ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

سلووینیا کا قابض اسرائیلی بستیوں کی مصنوعات پر پابندی کا فیصلہ، فلسطینیوں سے اظہار یکجہتی ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.32 , Friday 08 August, 2025, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۳۲)، بروز جمعہ، ۸/ اگست، ۲۰۲۵ء، ۱۳/ صفر المظفر، ۱۴۴۷ھ، ۸ صفحات

حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے کا حکومتی فیصلہ مسترد

حکومت نے لبنان کو دشمن اسرائیل کے خلاف مزاحمت کے ہتھیاروں سے محروم کرنے کا فیصلہ کر کے سنگین گناہ کیا ہے: مزاحمتی تنظیم

بیروت، (ایجنسیاں): لبنان کی اسلامی مزاحمتی تنظیم حزب اللہ نے تنظیم کو غیر مسلح کرنے کے فیصلے پر حکومت کو 'سنگین گناہ' کا مرتکب قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ لبنانی حکومت کے اس فیصلے کو ایسا سمجھے گی جیسے یہ فیصلہ ہوا ہی نہیں۔ خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکہ کی جانب سے شدید دباؤ اور اسرائیل کی جانب سے لبنان پر حملوں میں توسیع کے خدشات بڑھ گئے ہیں۔ وزیر اعظم نواف سلام نے منگل کو اعلان کیا تھا کہ حکومت نے سال کے اختتام تک اسلحہ صرف سرکاری فورسز تک محدود کرنے کیلئے فوج کو منصوبہ تیار کرنے کا ٹاسک دیا ہے۔ یہ منصوبہ اگست کے آخر تک حکومت کو منظوری کے لیے پیش کیا جائے گا، جبکہ جمعرات کو کابینہ کا ایک اور اجلاس ہوا جس میں امریکہ کی جانب سے پیش کیے گئے غیر مسلح کرنے کے ٹائم فریم پر بھی بات چیت ہوئی۔ حزب اللہ نے کہا کہ 'حکومت نے لبنان کو دشمن اسرائیل کے خلاف مزاحمت کے ہتھیاروں سے محروم کرنے کا فیصلہ کر کے ایک سنگین گناہ کیا ہے'، یہ فیصلہ ایک حساس معاملے پر ہے جو اس سے قبل کبھی نہیں ہوا، کیونکہ لبنان کی خانہ جنگی کے دھڑوں نے ساڑھے 3 دہائیاں قبل اپنے ہتھیار رکھ دیے تھے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ 'یہ فیصلہ لبنان کی خودمختاری کو پامال کرتا ہے اور اسرائیل کو اس کے امن، جغرافیہ، سیاست اور مستقبل کے ساتھ کھیلنے کا موقع فراہم کرتا ہے، لہٰذا ہم اس فیصلے کو ایسا تصور کریں گے جیسے یہ سرے سے موجود ہی نہیں'۔ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ نومبر کے جنگ بندی معاہدے پر عمل درآمد کا حصہ ہے، جس کا مقصد حزب اللہ اور اسرائیل کے درمیان سال بھر سے جاری کشیدگی اور 2 ماہ کی کھلی جنگ کا خاتمہ تھا۔ حزب اللہ کا کہنا ہے کہ حکومت کا یہ اقدام امریکی ایلچی ٹام بارک کی 'ڈکٹیشن' کا نتیجہ ہے اور اسرائیل کے مفادات کو مکمل طور پر تقویت دیتا ہے اور لبنان کو دشمن کے سامنے غیر محفوظ کر دیتا ہے۔ یاد رہے کہ 1975 سے 1990 تک جاری رہنے والی خانہ جنگی کے بعد لبنانی دھڑوں نے ہتھیار ڈال دیے تھے، لیکن حزب اللہ واحد گروپ تھا جس نے خود کو مسلح رکھا ہوا تھا، اسرائیل کیساتھ حالیہ جنگ میں حزب اللہ سیاسی اور عسکری طور پر مضبوط ہوئی ہے حالانکہ اس کا کچھ اسلحہ تباہ ہوا اور سینئر قیادت نشانہ بنی۔ اگرچہ نومبر کی جنگ بندی اب بھی نافذ ہے، اسرائیل نے حزب اللہ اور دیگر اہداف پر حملے جاری رکھے ہیں اور یہ دھمکی دی ہے کہ جب تک گروہ کو غیر مسلح نہیں کیا جاتا، کارروائیاں جاری رہیں گی۔ وزارت صحت نے تصدیق کی بدھ کو اسرائیلی حملے میں جنوبی قصبے طولین میں ایک شخص ہلاک اور دوسرا زخمی ہوگیا، حزب اللہ نے کہا کہ اسرائیل کو یہ حملے بند کرنا ہوں گے اس سے پہلے کہ اس کے ہتھیاروں یا دفاعی حکمتِ عملی پر کوئی اندرونی بحث ممکن ہو سکے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ ہم مذاکرات، اسرائیلی جارحیت کے خاتمے، مقبوضہ زمین کی آزادی، قیدیوں کی رہائی، ریاست کی تعمیر اور جارحیت سے تباہ ہونے والی چیزوں کی بحالی کے لیے تیار ہیں۔ حزب اللہ نے کہا کہ وہ قومی سلامتی کی حکمت عملی پر بات چیت کے لیے تیار ہے، مگر یہ مذاکرات اسرائیلی بمباری کے سائے میں ممکن نہیں، منگل کے اجلاس سے حزب اللہ اور اس کی اتحادی تحریک امل سے تعلق رکھنے والے 2 وزرا واک آؤٹ کر گئے تھے۔

'حکومت سے مذاکرات اسرائیلی بمباری کے سائے میں ممکن نہیں'

حزب اللہ نے کہا کہ وہ قومی سلامتی کی حکمت عملی پر بات چیت کے لیے تیار ہے، مگر یہ مذاکرات اسرائیلی بمباری کے سائے میں ممکن نہیں، منگل کے اجلاس سے حزب اللہ اور اس کی اتحادی تحریک امل سے تعلق رکھنے والے 2 وزرا واک آؤٹ کر گئے تھے۔

گھانا میں ہیلی کاپٹر حادثہ، 8 افراد ہلاک

متوفیوں میں وزیر دفاع ایڈورڈ اومانے بواما اور وزیر ماحولیات، سائنس و ٹیکنالوجی ابراہیم مرتضیٰ محمد شامل

اکرا، (ایجنسیاں) کیریبین ملک گھانا کے وزرائے دفاع اور ماحولیات بدھ کو ایک ہیلی کاپٹر حادثے میں ہلاک ہوگئے۔ صدارتی دفتر نے اس حادثے کی تصدیق کی ہے۔ یہ اعلان اس وقت کیا گیا جب ملک کی مسلح افواج نے اطلاع دی کہ عملے کے 3 ارکان اور 5 مسافروں کو لے جانے والا ہیلی کاپٹر ریڈار سے غائب ہوگیا ہے۔ خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق مقامی ٹی وی چینل 'جوائے نیوز' نے حادثے کی جگہ کی موبائل فوٹیج نشر کی، جس میں گھنے جنگلات میں ملبے سے دھواں اٹھتا دکھائی دے رہا تھا۔ بعدازاں معلوم ہوا کہ مرنے والوں میں وزیر دفاع ایڈورڈ اومانے بواما اور وزیر ماحولیات، سائنس و ٹیکنالوجی ابراہیم مرتضیٰ محمد شامل ہیں۔ ایڈورڈ بواما کو رواں سال کے اوائل میں صدر جان مہاما کے اقتدار سنبھالنے کے بعد وزیر دفاع مقرر کیا گیا تھا جبکہ محمد مرتضیٰ وزارت ماحولیات، سائنس اور ٹیکنالوجی کا قلمدان سنبھالے ہوئے تھے۔

حکام کے مطابق ہیلی کاپٹر میں سوار تمام افراد ہلاک ہوگئے، گھانا کے میڈیا کا کہنا ہے کہ یہ ہیلی کاپٹر غیر قانونی کان کنی سے متعلق ایک تقریب کی جانب جا رہا تھا، جو مغربی افریقی ملک کے لیے ایک سنگین ماحولیاتی مسئلہ بن چکی ہے۔ صدر مہاما کے چیف آف اسٹاف جولیس دیبراہ نے بیان میں کہا کہ صدر اور حکومت اپنے ساتھیوں اور اُن سروس مینز کے اہل خانہ سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتی ہے، جنہوں نے ملک کی خدمت کے دوران جان دی۔ ایڈورڈ بواما ایسے وقت میں گھانا کی وزارتِ دفاع کی سربراہی کر رہے تھے جب شمالی ہمسایہ ملک برکینا فاسو میں شدت پسندوں کی سرگرمیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔

'ایکس' کی پالیسیوں نے مسلمان اور تارکین وطن مخالف فسادات کو ہوا دی'

ساؤتھ پورٹ میں ہونیوالے مہلک حملے کے بعد ایمنسٹی انٹرنیشنل کی تجزیاتی رپورٹ کا انکشاف

لندن، (ایجنسیاں): برطانیہ کے علاقے ساؤتھ پورٹ میں گزشتہ سال ہونیوالے مہلک حملے کے بعد سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' کے ڈیزائن اور پالیسیوں نے مسلمانوں اور تارکین وطن کے خلاف اشتعال انگیز اور نسل پرستانہ بیانیوں کے فروغ کیلئے سازگار ماحول فراہم کیا۔ ترک خبر رساں ادارے انادولو کی رپورٹ کے مطابق ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اس حوالے سے اپنی تجزیاتی رپورٹ شائع کی ہے، جس کی تحقیقات میں یہ انکشاف کیا گیا ہے سماجی رابطے کی سائٹ ایکس نے برطانیہ میں مسلم اور تارکین وطن برادریوں کے خلاف ہونے والے فسادات میں جھوٹے بیانیے اور نقصان دہ مواد کے پھیلاؤ میں مرکزی کردار ادا کیا۔ رپورٹ میں 'ایکس' کے اوپن سورس کوڈ اور عوامی طور پر دستیاب سافٹ ویئر کا تکنیکی تجزیہ کرتے ہوئے انکشاف کیا گیا کہ اس کا ری کمنڈیشن سسٹم (جسے کنٹینٹ رینکنگ الگورتھم بھی کہا جاتا ہے) بغیر کسی روک تھام اور نقصان سے بچاؤ کے خاطر خواہ حفاظتی اقدامات کے ایسے مواد کو ترجیح دیتا ہے جو اشتعال پیدا کرے، سخت ردِعمل، بحث و تکرار اور زیادہ انگیجمنٹ کا سبب بنے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ٹیک اکاؤنٹیبلیٹی شعبے کے سربراہ پیٹ ڈی بڑن نے اس حوالے سے کہا ہے کہ ہمارا تجزیہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایکس کے الگورتھم اور پالیسی فیصلوں نے گزشتہ برس برطانیہ بھر میں مسلم اور تارکین وطن مخالف تشدد کی لہر کے دوران خطرات میں اضافہ کیا، جو آج بھی انسانی حقوق کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے۔ 29 جولائی 2024 کو ساؤتھ پورٹ میں ایکسل روداکوبانا کی جانب سے ہونے والے چاقو حملے کے بعد، برطانیہ میں دائیں بازو کے انتہاپسندوں کے فسادات پھوٹ پڑے تھے، جھوٹی آن لائن اطلاعات کے مطابق دعویٰ کیا گیا تھا کہ حملہ آور کارڈف ویلز میں پیدا ہونے والا برطانوی شہری اور مسلمان پناہ گزین ہے۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والے ان جھوٹے دعوؤں کے نتیجے میں، ملک بھر میں کئی مساجد، اسلامی عمارات اور مہاجرین کو رہائش فراہم کرنیوالے ہوٹلوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ تحقیق میں بتایا گیا کہ ساؤتھ پورٹ کا سانحہ ایکس میں اہم پالیسی اور عملے کی تبدیلیوں کے دوران پیش آیا، ایلون مسک کے اکتوبر 2022 میں ایکس کا کنٹرول سنبھالنے کے بعد مواد کی نگرانی کرنے والا عملہ فارغ کر دیا گیا تھا، پہلے سے معطل شدہ اکاؤنٹس بحال کیے گئے، ٹوئٹ کی ٹرسٹ اینڈ سیفٹی ایڈوائزری کاؤنسل ختم اور اعتماد و حفاظت پر کام کرنیوالے انجینئرز کو بھی نوکریوں سے نکال دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ نفرت انگیز یا ہراسانی کے سبب معطل کیے گئے کئی اکاؤنٹس، جن میں دائیں بازو کے انتہاپسند اسٹیفن یاکسلے-لینن (جسے ٹومی رابنسن کے نام سے بھی جانا جاتا ہے) کے اکاؤنٹ کو بھی دوبارہ فعال کر دیا گیا۔

اسلام مخالف ایکس اکاؤنٹ 'یورپ انویڑن' نے حملے کے فوراً بعد دعویٰ کیا تھا کہ حملہ آور مسلمان تارک وطن ہے

تحقیق کے مطابق جب تک کوئی پوسٹ زیادہ انگیجمنٹ حاصل کر رہی ہو، ایکس کا الگورتھم یہ اندازہ لگانے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا کہ وہ پوسٹ کس قدر نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے، کم از کم اُس وقت تک جب تک کئی صارفین خود اس کی رپورٹ نہ کریں۔ ان ڈیزائن کی حامل خصوصیات، ساؤتھ پورٹ حملے کے بعد نسل پرستانہ، اشتعال انگیز بیانیے کیلئے زرخیز زمین ثابت ہوئیں۔ رپورٹ کے مطابق ایکس اکاؤنٹ 'یورپ انویڑن' جو تارک وطن اور اسلام مخالف مواد شائع کرنے کے لیے اپنی پہچان رکھتا ہے، اس نے حملے کی خبر سامنے آنے کے فوراً بعد یہ دعویٰ کیا تھا کہ حملہ آور مسلمان تارکین وطن ہے۔ یہ پوسٹ 40 لاکھ سے زائد بار دیکھی گئی اور رپورٹ کے مطابق 24 گھنٹوں کے اندر ایکس پر وہ تمام پوسٹس جن میں یہ قیاس آرائیاں کی جارہی تھیں کہ حملہ آور مسلمان تھا، ایک پناہ گزین تھا، ایک غیر ملکی شہری تھا، یا کشتی کے ذریعے آیا تھا، اندازے کے مطابق ایسی پوسٹوں نے تقریباً 2 کروڑ 70 لاکھ سے زائد امپریشن حاصل کیے۔

غزہ میں شدید غذائی قلت کا شکار بچوں کی تعداد 28 ہزار سے تجاوز کر گئی

غزہ، (ایجنسیاں): فلسطینی وزارت صحت نے انکشاف کیا ہے کہ غزہ میں شدید غذائی قلت کا شکار بچوں کی تعداد 28 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے، جب کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران غذائی قلت اور بھوک سے مزید 5 افراد جاں بحق ہوگئے۔ اب تک بھوک اور غذائی قلت کے باعث 193 فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں، جن میں 96 بچے بھی شامل ہیں۔ وزارت صحت کے مطابق خوراک کے حصول کی کوششوں کے دوران 1500 سے زائد فلسطینی اسرائیلی فائرنگ کا نشانہ بھی بن چکے ہیں۔ دوسری جانب یونیسیف کا کہنا ہے کہ اسرائیلی بمباری، جبری قحط اور محاصرے کے باعث یومیہ 28 بچے

مارے جا رہے ہیں اور 22 ماہ کی جنگ میں 18 ہزار سے زائد بچوں کی جانیں جا چکی ہیں۔ یونیسیف نے خبردار کیا کہ غزہ میں بچوں کیلئے خوراک، صاف پانی، ادویات اور سب سے بڑھ کر فوری جنگ بندی کی ضرورت ہے، ورنہ انسانی بحران مزید شدت اختیار کر جائے گا۔ ریڈ کراس نے بھی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ غزہ میں زندگیاں بچانے کا وقت تیزی سے ختم ہو رہا ہے۔ اسپتال مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں، اور طبی مشینری کی مرمت کیلئے ضروری آلات دستیاب نہیں۔ دوسری طرف یورومیڈ ہیومن رائٹس مانیٹر کا کہنا ہے کہ اسرائیل کو حاصل عالمی استثنیٰ اور بے خوفی کی وجہ سے غزہ میں اجتماعی قتل عام کا خطرہ بڑھ چکا ہے، اور یہ سب قبضے کی پالیسی کا حصہ ہے۔

ٹرمپ انتظامیہ نے فلسطینی حمایت پر یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کا وفاقی فنڈ منجمد کر دیا

کیلیفورنیا: یونیورسٹی آف کیلیفورنیا لاس اینجلس نے انکشاف کیا ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے فلسطینیوں کے حق میں جاری احتجاجات کی پاداش میں ادارے کو دی جانے والی وفاقی مالی معاونت میں سے 584 ملین ڈالر منجمد کر دیے ہیں۔

گذشتہ برس یونیورسٹی میں فلسطینی کاز کی حمایت میں بڑے پیمانے پر مظاہرے ہوئے تھے۔ احتجاج کرنے والوں میں یہودی طلبہ تنظیمیں بھی شامل تھیں جن کا کہنا تھا کہ امریکی حکومت غزہ پر جاری قابض اسرائیلی حملوں، فلسطینی زمینوں پر قبضے اور انسانی حقوق کی سنگین پامالیوں پر تنقید کو جان بوجھ کر یہودی دشمنی سے تعبیر کر رہی ہے، حالانکہ ان کا مؤقف محض فلسطینیوں کے بنیادی حقوق کا دفاع ہے جسے شدت پسندی قرار دینا انتہائی غلط ہے۔

روزنامہ لاس اینجلس ٹائمز کے مطابق یونیورسٹی انتظامیہ اس مالیاتی منجمدی پر حکومت سے مذاکرات کی تیاری کر رہی ہے، تاہم تاحال وائٹ ہاؤس کی طرف سے اس بارے میں کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔

یاد رہے کہ گزشتہ ہفتے یونیورسٹی نے یہودی مخالف نفرت پر مبنی ایک مقدمہ نمٹانے کے لیے طلبہ اور ایک پروفیسر کو 60 لاکھ ڈالر کا تصفیہ ادا کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی۔

اس سے قبل رواں سال ایک اور مقدمہ بھی دائر کیا گیا تھا، جو سنہ 2023ء میں فلسطینی حمایت میں ہونے والے مظاہروں پر حملے سے متعلق تھا۔ مظاہرین پر یہ حملہ اس وقت ہوا جب امریکہ بھر کی یونیورسٹیوں میں فلسطین کے حق میں عوامی بیداری کی ایک لہر اٹھی تھی۔

انسانی حقوق کے علمبرداروں نے اس صورتحال پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اقدامات تعلیمی آزادی اور اظہار رائے کی آزادی پر سنگین حملہ ہیں۔

ٹرمپ انتظامیہ نے نہ صرف فنڈ زروکنے کی دھمکی دی بلکہ فلسطینی کاز کے حق میں احتجاج کرنے والے غیر ملکی طلبہ کو ملک بدر کرنے کی کوششیں بھی کیں، تاہم انہیں قانونی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا۔

قابض اسرائیل کے غزہ پر سفاکانہ حملوں کے خلاف ہونے والے احتجاجات کو روکنے کے لیے امریکہ کی ٹرمپ انتظامیہ نے بارہا دھمکیاں دیں کہ وہ ان اداروں کا مالی تعاون روک دے گی جو ان مظاہروں کی اجازت دیتے ہیں۔ حکومت کا دعویٰ تھا کہ ان مظاہروں کے دوران یہودیوں کے خلاف نفرت کو ہوا دی گئی، حالانکہ زمینی حقائق اس کے برعکس ہیں۔

ٹرمپ انتظامیہ کے خلاف مقدمہ

اسی تناظر میں بدھ کے روز اسٹینفورڈ یونیورسٹی کے طلبہ کے زیر انتظام شائع ہونے والے اخبار اسٹینفورڈ ڈیلی نے ایک وفاقی عدالت میں مقدمہ دائر کیا ہے، جس میں ٹرمپ انتظامیہ پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ وہ غیر ملکی طلبہ کو صرف اس بنا پر ملک بدر کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ انہوں نے ایسی تحریریں لکھی ہیں جنہیں حکومت نے امریکہ یا قابض اسرائیل کے خلاف قرار دیا۔

مقدمے میں اخبار اور دو گمنام طلبہ کی جانب سے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو اور وزیر داخلہ کرسٹی نوم کو فریق بنایا گیا ہے۔ ان طلبہ کا کہنا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ کے تنازع پر کوئی بھی رائے لکھنے سے گریز کر رہے ہیں کیونکہ انہیں گرفتاری، حراست اور ملک بدری کا خوف لاحق ہے۔

عدالت میں دائر درخواست میں کہا گیا ہے کہ "یہ خوف امریکی آزادیوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔ ہمارا آئین حکومتی جبر کے خلاف سوچنے اور اظہار رائے کی ناقابل تنسیخ آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔" اسٹینفورڈ یونیورسٹی کے ترجمان نے وضاحت کی کہ اخبار ایک آزاد ادارہ ہے اور یونیورسٹی خود اس مقدمے کا حصہ نہیں۔

اسٹینفورڈ ڈیلی نے عدالت سے استدعا کی ہے کہ وہ فیصلہ دے کہ امریکی آئین حکومت کو اس بات سے باز رکھتا ہے کہ وہ کسی بھی غیر ملکی کو محض اظہار رائے کی بنیاد پر ملک بدر کرے۔ اخبار نے موقف اپنایا کہ ٹرمپ انتظامیہ کے ان اقدامات نے ان کے غیر ملکی لکھاریوں کو خود پر سنسر شپ مسلط کرنے پر مجبور کر دیا ہے تاکہ وہ نشانے پر نہ آ جائیں۔ ان کے بقول، "حکومتی دھمکیاں ہمیں قانونی طور پر محفوظ اظہار رائے جیسے احتجاج میں شرکت، مخصوص نعرے لگانے، اور امریکہ، قابض اسرائیل یا فلسطین سے متعلق اپنی سچی رائے دینے سے باز رکھتی ہیں۔"

قابض اسرائیل کی امریکی سرپرستی میں جاری نسل کشی: یاد رہے کہ 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے قابض اسرائیل نے امریکہ کی سرپرستی میں غزہ میں قتل عام، قحط، تباہی اور جبری بے دخلی کی ہولناک مہم جاری رکھی ہوئی ہے۔ عالمی عدالت انصاف کے احکامات اور عالمی برادری کی اپیلوں کو یکسر نظرانداز کرتے ہوئے جاری اس نسل کشی میں اب تک 61 ہزار 158 فلسطینی شہید اور 1 لاکھ 51 ہزار 442 زخمی ہو چکے ہیں۔ شہداء و زخمیوں کی بڑی تعداد بچوں اور خواتین پر مشتمل ہے جبکہ 9 ہزار سے زائد افراد تاحال لاپتہ ہیں۔ لاکھوں فلسطینی اپنے گھروں سے محروم ہو چکے ہیں اور قحط کی وجہ سے بے شمار جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ یہ سب کچھ دنیا کے طاقتور ترین ملک امریکہ کی مکمل سرپرستی میں ہو رہا ہے، جو انسانی حقوق، جمہوریت اور آزادی اظہار کا سب سے بڑا دعویدار بھی ہے۔ لیکن جب بات فلسطین کی آتی ہے تو وہ خود جبر، خاموشی اور نسل کشی کا آلہ کار بن جاتا ہے۔

غزہ: بھوک سے فوت ہونے والے افراد کی تعداد 197 ہوگئی

وزارت صحت کا کہنا ہے کہ غزہ کے باشندے خوراک، پانی اور طبی نگہداشت کے شدید بحران کا سامنا کر رہے ہیں

گزشتہ: فلسطینی وزارتِ صحت نے اعلان کیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں گذشتہ 24 گھنٹوں کے دوران بھوک اور غذائی قلت کے باعث مزید 4 افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔ وزارت نے آج جمعرات کے روز اپنی فیس بک پوسٹ میں مزید لکھا "اس طرح قحط سے جاں بحق ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 197 ہوگئی ہے، جن میں 96 بچے بھی شامل ہیں"۔ وزارت نے ایک بار پھر اس بات پر زور دیا کہ غزہ کی پٹی میں انسانی بحران مسلسل شدت اختیار کر رہا ہے، کیونکہ محاصرے اور غذائی و طبی امداد کی شدید کمی کا سامنا ہے۔ اس حوالے سے وزارت کی جانب سے عالمی برادری اور امدادی اداروں سے فوری اور ہنگامی مداخلت کی اپیل دہرائی گئی ہے۔

اس علاقے میں جہاں تقریباً 24 لاکھ افراد آباد ہیں، خوراک، پانی اور طبی نگہداشت کی شدید قلت ہے۔ مارچ کے اوائل میں غزہ کے زمینی راستے تقریباً مکمل بند کیے جانے کے بعد سے انسانی امداد کے داخلے پر سخت پابندیاں جاری ہیں۔

فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی (انروا) نے حال ہی میں خبردار کیا ہے کہ مارچ سے جون کے درمیان پانچ سال سے کم عمر بچوں میں غذائی قلت کے کیسز دوگنا ہو چکے ہیں، اور اس کی بنیادی وجہ امدادی سامان کی شدید کمی ہے۔

عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ غزہ شہر میں ہر پانچ میں سے تقریباً ایک بچہ شدید غذائی قلت کا شکار ہے۔ ادارے کے مطابق محاصرہ جاری رہنے اور امداد کی ترسیل میں رکاوٹیں غزہ میں صحت کے حالات کو مزید ابتر کر رہی ہیں اور جانوں کے ضیاع کا باعث بن رہی ہیں۔

غزہ اس وقت اپنی تاریخ کے بدترین انسانی بحران سے گزر رہا ہے، جس کی وجہ بڑے پیمانے پر جاری اسرائیلی فوجی کارروائیاں ہیں۔ فلسطینی اعداد و شمار کے مطابق ان حملوں میں اب تک 2 لاکھ 9 ہزار سے زائد افراد ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں، جن میں بڑی تعداد عورتوں اور بچوں کی ہے۔

بین الاقوامی تنظیموں نے خبردار کیا ہے کہ بنیادی ضروریات کی ترسیل میں شدید کمی اور امداد کی راہ میں رکاوٹیں لاکھوں افراد کی زندگیوں کو خطرے میں ڈال رہی ہیں۔ ان تنظیموں نے بارہا جنگ بندی اور محفوظ انسانی راہداریوں کے قیام کا مطالبہ کیا ہے۔

یورپی یونین کے ایک اعلیٰ اہل کار نے رائٹرز کو بتایا کہ غزہ میں انسانی صورتِ حال اب بھی "انتہائی خطرناک" ہے۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب یورپی یونین کی خارجہ پالیسی اور انسانی امداد کے شعبے نے بدھ کی شام رکن ممالک کو اسرائیل کے ساتھ گزشتہ ماہ طے پانے والے اس معاہدے کی تفصیلات سے آگاہ کیا، جس کا مقصد غزہ میں امداد کی رسائی کو بہتر بنانا ہے۔ اہل کار نے جمعرات کو کہا کہ کچھ مثبت پیش رفت ضرور ہوئی ہے، جیسے ایندھن کی فراہمی، بعض گزرگاہوں کا دوبارہ کھلنا، روزانہ کی بنیاد پر زیادہ ٹرکوں کا داخل ہونا اور اہم انفرا اسٹرکچر کی مرمت، لیکن اس کے باوجود بڑے چیلنج بدستور موجود ہیں۔

اہل کار نے مزید کہا "کئی ایسے عوامل ہیں جو انسانی امدادی کارروائیوں کو سخت متاثر کر رہے ہیں، جن میں سب سے اہم چیز کام کرنے کے محفوظ ماحول کا فقدان ہے، جو امداد کی بڑے پیمانے پر تقسیم کو ممکن بنائے۔" اقوام متحدہ کی ایجنسی انروا نے بدھ کو بیان میں کہا کہ غزہ میں فلسطینی "اپنے خاندانوں کے لیے خوراک تلاش کرنے کی کوشش کے دوران گولیوں کا نشانہ بن رہے ہیں"۔ ادارے نے خبردار کیا کہ انسانی صورتِ حال اس انداز میں جاری نہیں رہ سکتی۔

انروا نے "ایکس" پلیٹ فارم پر جاری بیان میں کہا "اقوامِ متحدہ کئی ماہ سے غزہ میں بگڑتی ہوئی صورتِ حال سے خبردار کر رہی ہے، جہاں لوگ بھوک سے نڈھال ہیں اور خوراک کی تلاش میں قتل ہو رہے ہیں۔" بیان میں اقوام متحدہ نے مطالبہ کیا کہ "سیاسی سطح پر ایسا فیصلہ کیا جائے جس کے تحت تمام گزرگاہیں بغیر کسی شرط کے کھولی جائیں، اور اقوام متحدہ اور اس کے شراکت داروں کو اپنا انسانی کردار ادا کرنے کی اجازت دی جائے۔"

غزہ میں اسرائیلی نسل کشی جاری، 24 گھنٹوں میں 100 فلسطینی شہید، 603 زخمی

غزہ: قابض اسرائیل کی طرف سے فلسطینی عوام کے خلاف جاری نسل کشی اور وحشیانہ جارحیت کا خونی سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا۔ آج جمعرات کو غزہ کی وزارت صحت نے تصدیق کی ہے کہ صرف گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران صہیونی درندگی کے نتیجے میں 100 فلسطینی شہید اور 603 زخمی ہوئے، جنہیں شدید زخمی حالت میں غزہ کے تباہ حال ہسپتالوں میں منتقل کیا گیا۔

وزارت صحت کی جانب سے جاری کردہ روزانہ اعداد و شمار پر مبنی رپورٹ میں بتایا گیا کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والی اسرائیلی نسل کشی کے نتیجے میں اب تک شہید ہونے والے فلسطینیوں کی مجموعی تعداد 258,61 ہو چکی ہے، جب کہ زخمیوں کی تعداد 045,152 سے تجاوز کر چکی ہے۔

رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ قابض اسرائیل کی طرف سے نام نہاد انسانی امداد کے مراکز کے قریب فائرنگ سے "روزی کے متلاشی" بھوک زدہ شہریوں کے قتل عام میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسے معصوم فلسطینی شہری جو صرف خوراک حاصل کرنے کی کوشش میں تھے، انہیں بھی بے رحمی سے نشانہ بنایا گیا۔ صرف گزشتہ 24 گھنٹوں میں 51 فلسطینیوں کو ان مقامات پر شہید کیا گیا اور 230 زخمی ہوئے۔

قابض اسرائیل کے ان جرائم کے نتیجے میں اب تک ایسے شہداء کی تعداد 706,1 ہو چکی ہے، جب کہ 030,12 سے زائد فلسطینی شہری شدید زخمی ہوئے ہیں جو صرف اپنی بنیادی ضرورت یعنی خوراک لینے نکلے تھے۔

وزارت صحت نے واضح کیا کہ 18 مارچ سنہ 2025ء سے اب تک 752,9 فلسطینی شہری شہید اور 004,40 زخمی ہو چکے ہیں۔ یوں 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے لے کر اب تک اسرائیلی نسل کشی کے متاثرین کی مجموعی تعداد 303,213 ہو چکی ہے، جن میں شہداء اور زخمی دونوں شامل ہیں۔ رپورٹ میں قحط اور خوراک کی شدید قلت کے باعث ہونے والی اموات کا بھی ذکر کیا گیا۔ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران بھوک اور بدترین غذائی قلت کے باعث مزید چار فلسطینی شہید ہوئے، جن میں بچے بھی شامل ہیں۔ اس طرح قحط سے شہید ہونے والوں کی مجموعی تعداد 197 ہو گئی ہے، جن میں 96 معصوم بچے شامل ہیں۔

وزارت صحت نے بتایا کہ اب بھی درجنوں زخمی اور شہداء ملبے تلے اور سڑکوں پر پڑے ہوئے ہیں، جہاں امدادی ٹیمیں اور سول ڈیفنس کے اہلکار صہیونی بمباری اور سکیورٹی خطرات کے باعث نہیں پہنچ پا رہے۔

مرکز اطلاعات فلسطین ان سنگین اور دردناک حقائق کو عالمی برادری کے سامنے رکھتا ہے کہ قابض اسرائیل کی مسلسل بمباری، خوراک و دوا کی بندش، اور فلسطینی عوام کو اجتماعی سزا دینے کی پالیسی ایک کھلی نسل کشی ہے۔ معصوم بچوں، خواتین اور بزرگوں کا اس درندگی کا نشانہ بننا انسانیت کی پیشانی پر بدنما داغ ہے۔

غزہ میں خیمے پر صہیونی بمباری، ماں، باپ اور تین بچے شہید

غزہ: قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ کی مظلوم اور نہتی آبادی پر مسلط کی گئی نسل کش جنگ آج بھی بے گناہ فلسطینیوں کی زندگیوں کو نگل رہی ہے۔ جمعرات کی شام شمالی غزہ کے علاقے الشیخ رضوان میں بے گھر فلسطینیوں کے ایک خیمے پر ہونے والی صہیونی بمباری نے ایک اور خاندان کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔

طبی ذرائع نے مرکز اطلاعات فلسطین کو اطلاع دی ہے کہ صہیونی افواج کی جانب سے ایک خیمے کو نشانہ بنانے کے نتیجے میں ایک ہی خاندان کے 6 افراد شہید ہو گئے، جن میں عبد اللہ ابو الجبین، ان کی اہلیہ اور ان کے تین معصوم بچے شامل ہیں۔ حملے میں دیگر افراد بھی زخمی ہوئے ہیں جن کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔

یہ دل دہلا دینے والا سانحہ اس وقت پیش آیا جب متاثرہ خاندان اپنے عارضی خیمے میں قیام پذیر تھا۔ قابض اسرائیل کی جانب سے ایسی جگہوں کو نشانہ بنانا نہ صرف بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے بلکہ ایک دانستہ نسل کشی کی عکاسی کرتا ہے، جہاں بچوں اور عورتوں کو بھی معاف نہیں کیا جا رہا۔

اسی روز قابض اسرائیل نے مشرقی غزہ کے علاقے التفاح میں مسجد ایکی کے اطراف میں تین گھروں کو بھی نشانہ بنایا۔ ان گھروں کا تعلق خلف، دہدار اور عبد العال خاندانوں سے تھا، جنہیں بمباری سے قبل نام نہاد تنبیہ جاری کی گئی تھی، مگر اس تنبیہ کا مقصد بھی صرف درندگی کو چھپانے کی کوشش ہوتا ہے، نہ کہ شہری جانوں کی حفاظت۔

غزہ کی پٹی پر جاری اس خوفناک نسل کشی کو آج 23 ماہ مکمل ہو چکے ہیں۔ یہ جنگ اب تک ہزاروں معصوم جانیں نگل چکی ہے، ہزاروں گھر تباہ ہو چکے ہیں، عورتیں بیوہ ہو چکی ہیں اور بچے یتیم۔ غزہ پر جاری ظالمانہ اور مکمل محاصرہ نے حالات کو اس قدر سنگین بنا دیا ہے کہ بنیادی انسانی ضروریات تک رسائی ممکن نہیں رہی۔

قابض اسرائیل کی جانب سے مسلسل بمباری، محاصرہ، بھوک، دوا کی قلت اور اجتماعی سزا کے نتیجے میں غزہ ایک مکمل انسانی المیے میں تبدیل ہو چکا ہے، مگر عالمی ضمیر کی خاموشی مزید شہادتوں کا راستہ ہموار کر رہی ہے۔

ٹرمپ کا بڑا فیصلہ: روسی صدر پوتن سے براہ راست ملاقات کرینگے

واشنگٹن، (ایجنسی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے روسی صدر ولادیمیر پوتن سے آئندہ ہفتے ذاتی ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اس ملاقات کا مقصد یوکرین تنازع کے حل کیلئے براہ راست بات چیت کرنا ہے۔ ٹرمپ کی جانب سے یہ عندیہ بھی دیا گیا ہے کہ اگر 8 اگست تک یوکرین کے حوالے سے امن معاہدہ نہ ہوا تو روس پر مزید سخت پابندیاں عائد کر دی جائیں گی۔ امریکی اخبار کے مطابق پیوٹن سے ملاقات کے بعد صدر ٹرمپ یوکرینی صدر سے بھی براہ راست ملاقات کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ کشیدگی کو کم کیا جا سکے۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کا کہنا ہے کہ ٹرمپ اور پیوٹن کی مجوزہ ملاقات میں کئی سفارتی رکاوٹیں دور کی جائیں گی اور یہ ملاقات خطے کے لیے اہم پیش رفت ثابت ہو سکتی ہے۔

اطالوی اراکین پارلیمنٹ کا فلسطینیوں سے انوکھا اظہار یکجہتی

'فلسطینی پرچم اب صرف ایک قوم کا پرچم نہیں، بلکہ دنیا بھر میں انسانیت، مزاحمت اور آزادی کے لیے لڑنے والوں کی علامت بن چکا ہے'

روم، (ایجنسیاں): اطالوی پارلیمنٹ میں فلسطینی عوام سے یکجہتی کا انوکھا اور جرات مندانہ مظاہرہ دیکھنے میں آیا، جب فائیو اسٹار موومنٹ جماعت کے اراکین نے فلسطینی پرچم کے رنگوں والے لباس پہن کر اجلاس میں شرکت کی۔ پارٹی کے ارکان کا کہنا تھا کہ ہم آج یہ پرچم نہیں لہرا رہے کیونکہ آپ ہم سے چھین لیں گے، اس لیے ہم نے اسے اپنے جسم پر پہن لیا ہے۔ مزید کہا گیا کہ فلسطینی پرچم اب صرف ایک قوم کا پرچم نہیں، بلکہ دنیا بھر میں انسانیت، مزاحمت اور آزادی کیلئے لڑنے والوں کی علامت بن چکا ہے۔ یہ علامتی اقدام اسرائیلی حملوں کے خلاف عالمی سطح پر جاری احتجاج کا حصہ ہے، جس کا مقصد فلسطینی عوام سے ہمدردی ظاہر کرنا ہے۔ واضح رہے کہ اسرائیل کے حملوں میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران 150 سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔

انڈونیشیا کا غزہ کے زخمیوں کیلئے جزیرہ گالانگ پر طبی سہولت قائم کرنے کا اعلان

'یہ عمل زخمیوں کے علاج اور ان کے اہل خانہ کے عارضی قیام کے لیے ہوگا اور یہ کسی قسم کی نقل مکانی یا مستقل ہجرت نہیں ہے'

جکارتہ، (ایجنسیاں): انڈونیشیا نے اعلان کیا ہے کہ وہ غزہ کے 2,000 زخمی شہریوں کے علاج کے لیے اپنے غیر آباد جزیرے 'گالانگ' پر قائم ایک میڈیکل سینٹر کو فعال کرے گا۔ انڈونیشیائی صدر کے ترجمان حسن ناصبی کے مطابق یہ عمل زخمیوں کے علاج اور ان کے اہل خانہ کے عارضی قیام کے لیے ہوگا اور یہ کسی قسم کی نقل مکانی یا مستقل ہجرت نہیں ہے۔ حسن ناصبی کا کہنا ہے کہ ان زخمیوں کو علاج کے بعد دوبارہ غزہ واپس بھیج دیا جائے گا۔ اس میڈیکل سینٹر کی تعمیر دراصل کووڈ-19 کے مریضوں کے لیے 2020 میں کی گئی تھی، جبکہ ماضی میں یہ جزیرہ اقوام متحدہ کے تحت ویتنام جنگ سے متاثرہ پناہ گزینوں کا کیمپ بھی رہا ہے۔ انڈونیشیا، جو کہ ایک مسلم اکثریتی ملک ہے، نے 2023 میں اسرائیلی حملوں کے بعد غزہ کو انسانی امداد بھی فراہم کی تھی۔ ان حملوں میں اب تک 60,000 سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔

اس منصوبے کا اعلان اس وقت سامنے آیا ہے جب ماضی میں انڈونیشی صدر پر یہ تنقید ہوئی تھی کہ وہ فلسطینیوں کو عارضی پناہ کی پیشکش کر کے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے مؤقف کے قریب ہو رہے ہیں، جس میں فلسطینیوں کو غزہ سے مستقل بے دخل کرنے کی تجویز دی گئی تھی۔ انڈونیشیا نے اس تجویز کو واضح طور پر مسترد کر دیا تھا اور فلسطینی ریاست کے قیام کی حمایت کا اعادہ کیا تھا۔

غزہ پر مکمل قبضے کا منصوبہ؛ ہزاروں صیہونی نیتن یاہو کے خلاف سڑکوں پر

تل ابیب، (ایجنسیاں): اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کی جانب سے غزہ پر مکمل قبضے کے اعلان کے بعد ہزاروں صہیونیوں نے تل ابیب میں اس فیصلے کے خلاف احتجاج کیا۔ غزہ پر قبضے کا منصوبہ انکشاف ہونے کے بعد اسرائیل کے اندر بھی نیتن یاہو کیخلاف مظاہرے شروع ہو گئے ہیں۔ مظاہرین نے تل ابیب کی مرکزی شاہراہ بند کر کے زوردار نعرے لگائے اور نیتن یاہو کے خلاف اپنے غصے کا اظہار کیا۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ ہم تمہیں یہ اجازت نہیں دینگے کہ اپنے پاگل پن سے بھرے وہموں کی بنیاد پر غزہ پر قبضہ کر کے مزید اسرائیلی فوجیوں اور قیدیوں کا خون بہاؤ!۔ یہ احتجاج ایسے وقت میں ہوا ہے جب نتن یاہو نے اعلان کیا تھا کہ وہ غزہ کے پورے علاقے پر، بشمول ان مقامات کے جہاں اسرائیلی قیدیوں کو رکھا گیا ہے، مکمل قبضے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ترکمانستان میں 'جہنم کا گڑھے' کی آگ ٹھنڈی پڑ گئی، سیاح مایوس لوٹنے لگے

اشک آباد، (ایجنسیاں): ترکمانستان کے وسطی صحرائے 'قراقم' میں موجود مشہور 'گیٹ وے ٹو ہیل' (جہنم کا دروازہ) گیس کے دہکتے گڑھے کی جانب آنے والے سیاح اب مایوس لوٹ رہے ہیں۔

اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق کبھی آگ کے شعلوں اور دہکتے انگاروں سے بھرے اس 70 میٹر (230 فٹ) چوڑے گڑھے کو دیکھنے آنے والے لوگ اب صرف ایک سیاہ گڑھا دیکھ پاتے ہیں، جس میں چند مقامات پر معمولی شعلے باقی ہیں۔ 50 برس تک شعلوں کی لپیٹ میں رہنے کے بعد ترکمانستان کی حکومت نے اب آخر کار اس آگ کو بجھانے کی کوششیں تیز کر دی ہیں، جو فضا میں میتھین گیس کی بڑی مقدار خارج کرتی رہی ہے۔ اشک آباد سے 5 گھنٹے کا سفر طے کر کے آنے والی 35 سالہ خاتون ارینا نے کہا کہ میں کچھ مایوس ہوئی ہوں، انٹرنیٹ پر ہم نے جو تصاویر دیکھی تھیں وہ بہت شاندار تھیں، بڑے بڑے لپکتے شعلے دکھائے گئے تھے، اب اندازہ ہوا کہ وہ پرانی تصاویر تھیں، حقیقت مختلف ہے۔ آگ کو کم کرنا ترکمانستان کے ماحولیاتی اہداف کا اہم حصہ ہے، بین الاقوامی توانائی ایجنسی کے مطابق ترکمانستان گیس کے اخراج کے باعث دنیا کا سب سے بڑا میتھین خارج کرنے والا ملک ہے، اور اب اس نے گرین ہاؤس گیسز کے اخراج میں کمی کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن اس اقدام کا ایک منفی پہلو یہ ہے کہ یہ گڑھا، جو برسوں سے ملک کی سب سے مشہور سیاحتی کشش رہا ہے، اب اپنی شناخت کھو رہا ہے، گیس کے بہاؤ کو کم کرنے کیلئے اس کے آس پاس کئی نئے کنویں بھی کھودے گئے ہیں۔ ریاستی توانائی کمپنی ترکمان گیس کی ایک ڈائریکٹر ارینا لوریئوا، نے جون میں ایک کانفرنس میں بتایا تھا کہ 'پہلے اس گڑھے کی آگ کا دہکتا ہوا شعلہ کئی کلومیٹر دور سے دکھائی دیتا تھا، اسی وجہ سے اسے 'دوزخ کا دروازہ' کہا جاتا تھا، مگر اب صرف ایک مدھم سی چمک باقی رہ گئی ہے'۔ اشک آباد سے گڑھے تک جانے والا راستہ بھی خراب حالت میں ہے، جگہ جگہ دراڑیں اور گڑھے ہیں جو سیاحوں کے لیے اس سفر کو مزید دشوار بنا دیتے ہیں۔

ٹرمپ کی ڈیڈ لائن ختم ہونے سے دو دن پہلے امریکی ایلچی کی روسی صدر سے ملاقات

ماسکو، (ایجنسیاں): امریکی ایلچی اسٹیو وٹکوف نے کریملن میں روسی صدر ولادیمیر پوتن سے ملاقات کی، یہ ملاقات اس ڈیڈ لائن سے دو دن قبل ہوئی جو ڈونلڈ ٹرمپ نے روس کو یوکرین میں امن کیلئے رضامند ہونے یا نئی پابندیوں کا سامنا کرنے کیلئے دی تھی۔ 'رائٹرز' کے مطابق اسٹیو وٹکوف ماسکو میں ایک ہنگامی مشن پر پہنچے تھے تاکہ 2022 میں روس کے حملے سے شروع ہونے والی ساڑھے تین سالہ جنگ میں کوئی پیش رفت حاصل کی جا سکے۔ روسی خبر رساں اداروں کے مطابق مذاکرات تقریباً 3 گھنٹے بعد ختم ہوئے اور اسٹیو وٹکوف کا قافلہ کریملن سے روانہ ہوتے دیکھا گیا۔ روسی سرمایہ کاری کے ایلچی کیرل دمتریف، جنہوں نے اسٹیو وٹکوف کا استقبال کیا اور کریملن کے قریب ایک پارک میں ان کیساتھ چہل قدمی کی، نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ 'مکالمہ غالب آئے گا' دونوں فریقوں کی طرف سے بات چیت کے مواد پر کوئی فوری بیان جاری نہیں کیا گیا۔ ٹرمپ، جو امن کی سمت پیش رفت کی کمی پر پوتن سے مایوس ہیں، نے روسی برآمدات خریدنے والے ممالک پر بھاری محصولات عائد کرنے کی دھمکی دی ہے۔ وہ خاص طور پر بھارت پر دباؤ ڈال رہے ہیں، جو چین کے ساتھ روسی تیل کا ایک بڑا خریدار ہے، کریملن کا کہنا ہے کہ روس کے ساتھ تجارت کرنے والے ممالک کو سزا دینے کی دھمکیاں غیر قانونی ہیں۔ یہ واضح نہیں کہ روس ٹرمپ کی دھمکی کو ٹالنے کے لیے اسٹیو وٹکوف کو کیا پیشکش کر سکتا ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ پلاسٹک پیدا کرنیوالے امریکہ کا پیداوار پر پابندی کی تجاویز مسترد کرنے کا مطالبہ

اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے! 100 سے زائد ممالک کی رائے سے متصادم امریکی دستاویز متعدد ممالک کو ارسال، عالمی معاہدے کے ہدف کو مسترد کرنے پر زور

جنیوا، (ایجنسیاں): امریکہ نے اقوام متحدہ کے تحت جنیوا میں جاری پلاسٹک معاہدے کی ابتدائی بات چیت سے قبل متعدد ممالک کو خطوط ارسال کیے ہیں جن میں انہیں خبردار کیا گیا ہے کہ وہ اس عالمی معاہدے کے ہدف کو مسترد کریں، جس میں پلاسٹک کی پیداوار اور کیمیائی اجزا پر پابندی شامل ہے، یہ بات ایک یادداشت اور دیگر سفارتی رابطوں سے سامنے آئی ہے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق پیر سے شروع ہونے والے مذاکرات کے آغاز پر شریک ممالک کے مابین یہ خطوط گردش کر رہے تھے، 25 جولائی کو جاری کردہ ان دستاویزات میں امریکہ نے اپنی 'ریڈ لائنز' واضح کر دیں جو 100 سے زائد ان ممالک کی رائے سے متصادم ہیں جو ان پابندیوں کی حمایت کر رہے ہیں۔ پلاسٹک کی آلودگی کے مکمل سائیکل (خام مال سے لے کر فضلے کی تلفی تک) پر قابو پانے کے لیے ایک جامع اور سخت عالمی معاہدے کی امیدیں مدھم پڑ گئی ہیں، کیونکہ مذاکرات کے اس آخری مرحلے میں بھی گہرے اختلافات برقرار ہیں۔

تیل پیدا کرنے والے ممالک اور ان ممالک کے درمیان اب بھی نمایاں اختلافات موجود ہیں جو پلاسٹک کی پیداوار پر پابندیوں کے حامی ہیں، تیل، کوئلے اور گیس سے بننے والے ورجن پلاسٹک کی پیداوار پر حد مقرر کرنے کی مخالفت کرنے والے ممالک کا موقف ہے کہ ایسی پابندیاں ان کی معیشت کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ دوسری جانب، یورپی یونین اور چھوٹے جزیرہ نما ممالک جیسے فریقین نہ صرف ورجن پلاسٹک کی پیداوار پر حدود کے حامی ہیں بلکہ وہ پلاسٹک مصنوعات اور خطرناک کیمیکلز کے مؤثر نظم و نسق پر بھی زور دیتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ ماحولیاتی تباہی کو روکنے اور ماحولیاتی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے سخت عالمی اقدامات کی ضرورت ہے۔ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے تجربہ کار اہلکار کی زیر قیادت امریکی وفد نے شریک ممالک کو یادداشتیں بھیجی ہیں جن میں واضح کیا گیا ہے کہ امریکا ایسا کوئی معاہدہ قبول نہیں کرے گا جو پلاسٹک کی آلودگی کے 'اوپری دھارے' یعنی پیداوار اور استعمال سے قبل کے مراحل سے نمٹنے کی کوشش کرے۔ ایک یادداشت کے مطابق 'ہم ایسے غیر عملی عالمی اقدامات کی حمایت نہیں کریں گے جیسے پلاسٹک کی پیداوار کے اہداف، پلاسٹک کی اشیا یا اضافی کیمیکلز پر پابندیاں، کیونکہ ان سے روزمرہ استعمال کی پلاسٹک مصنوعات کی قیمتیں بڑھ جائیں گی'۔ یہ یادداشت ان ممالک کو بھیجی گئی جن کے نام خفیہ رکھے گئے ہیں تاکہ سفارتی نزاکتوں سے بچا جا سکے۔

نیروبی سربراہی اجلاس

امریکہ نے اس یادداشت میں اس بات کا بھی ذکر کیا کہ 30 جون سے 2 جولائی تک نیروبی میں سربراہی اجلاس میں شرکت کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ 'پلاسٹک کی فراہمی، پیداوار، اضافی کیمیکلز اور عالمی سطح پر پابندیوں سے متعلق دفعات پر کوئی اتفاق رائے بنتا نظر نہیں آ رہا'۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ ہر ملک کو چاہیے کہ وہ اپنے قومی سیاق و سباق کے مطابق اقدامات کرے، کچھ ممالک ممکنہ طور پر پابندیاں نافذ کریں گے، جبکہ دیگر بہتر ری سائیکلنگ اور کچرے کے انتظام پر توجہ مرکوز کریں گے۔

سلووینیا کا قابض اسرائیلی بستیوں کی مصنوعات پر پابندی کا فیصلہ، فلسطینیوں سے اظہار یکجہتی

لیوبلیانا: قابض اسرائیل کی جانب سے فلسطینی سرزمین پر مسلط کیے گئے مظالم، غیر قانونی قبضے اور صہیونی بستیوں کے پھیلاؤ کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے یورپی ملک سلووینیا نے ایک اہم اور جرات مندانہ اقدام اٹھایا ہے۔ سلووینیا نے مقبوضہ مغربی کنارے میں قائم صہیونی بستیوں کی مصنوعات کی درآمد پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جسے قابض حکومت کی غاصبانہ پالیسیوں کے خلاف ایک مؤثر قدم قرار دیا جا رہا ہے۔

سلووینیا کی حکومت نے ایک سرکاری بیان میں کہا ہے کہ مغربی کنارے میں قابض اسرائیل مسلسل بین الاقوامی انسانی قوانین کی سنگین اور بار بار خلاف ورزیاں کر رہا ہے۔ ان جرائم میں غیر قانونی تعمیرات، زمینوں پر جبری قبضے، اور فلسطینیوں کی جبری بے دخلی شامل ہیں۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ 'سلووینیا اس سلسلہ کا حصہ نہیں بننا چاہتا جو ان غیر قانونی سرگرمیوں کو معاشی استحکام فراہم کرے'۔

اسی موقف کی بنیاد پر سلووینیا نے مغربی کنارے کی صہیونی بستیوں سے آنے والی تمام مصنوعات کی درآمد پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جو کہ اس واضح پیغام کی علامت ہے کہ امن کے امکانات کو نقصان پہنچانے والی اسرائیلی حکومت کی پالیسیوں کو اب مزید برداشت نہیں کیا جائے گا۔ سلووینیا کی حکومت نے مزید اعلان کیا ہے کہ وہ ان غیر قانونی صہیونی بستیوں کو برآمد کیے جانے والے سامان پر بھی پابندی عائد کرنے پر غور کر رہی ہے۔ اس حوالے سے آئندہ مزید اقدامات کیے جانے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ سلووینیا کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق، جنوری سنہ 2025ء میں جاری حکومتی اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ 2022ء اور سنہ 2024ء کے دوران سلووینیا نے قابض اسرائیل کے مغربی کنارے کی کسی بھی بستی سے کوئی مصنوعات درآمد نہیں کیں۔

سنہ 2023ء میں بھی ان درآمدات کی مالیت صرف دو ہزار یورو رہی، جو کہ نہایت معمولی ہے۔ سلووینیا نے مغربی کنارے کی بستیوں کو برآمد کی جانے والی اشیاء میں بنیادی طور پر پلاسٹک سازو سامان اور ادویات شامل تھیں۔

واضح رہے کہ جولائی سنہ 2025ء میں سلووینیا نے غزہ کی پٹی پر جاری اسرائیلی جنگ کے تناظر میں قابض ریاست کے ساتھ اسلحہ کی تجارت پر مکمل پابندی عائد کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اس اقدام کے بارے میں سلووینیا نے وضاحت کی تھی کہ یورپی یونین اس مسئلے پر کوئی مؤثر فیصلہ لینے میں ناکام رہا۔

قابض اسرائیل کے خلاف اپنی پالیسی کو مزید مضبوط بناتے ہوئے سلووینیا نے، جو یورپی یونین اور نیٹو کا رکن ملک ہے، دو انتہا پسند صہیونی وزراء کو اپنی سرزمین میں داخل ہونے سے روک دیا۔ ان وزراء پر الزام ہے کہ وہ فلسطینیوں کے خلاف نسل کشی کے مطالبات پر مبنی بیانات دیتے رہے ہیں۔ یاد رہے کہ جون سنہ 2024ء میں سلووینیا نے فلسطین کو ایک خودمختار ریاست کے طور پر باقاعدہ تسلیم کیا تھا، جس کے ساتھ اس نے اپنے تاریخی اور اصولی موقف کا عملی ثبوت دیا تھا۔

یہ تمام اقدامات اس حقیقت کا مظہر ہیں کہ دنیا کے باشعور اور انصاف پسند ممالک اب خاموش تماشائی بننے کے بجائے قابض اسرائیل کی نسل پرستانہ، غاصبانہ اور جنگی پالیسیوں کے خلاف عملی اقدام اٹھا رہے ہیں۔ سلووینیا کا یہ اقدام یقیناً دنیا کو یہ پیغام دے رہا ہے کہ فلسطین کے ساتھ کھڑے ہونا وقت کی سب سے بڑی اخلاقی ذمہ داری ہے۔

ڈاکٹر تقی عابدی کے اعزاز میں برمنگھم میں پرتکلف ظہرانہ، اقبال و فیض پر علمی نشست

برمنگھم (ایجنسی) کینیڈا سے تشریف لائے ہوئے معروف رائٹر، محقق، ریسرچر اور شاعر ڈاکٹر تقی عابدی کے اعزاز میں برمنگھم کی ممتاز پاکستانی شخصیت ڈاکٹر قمر لودی کی جانب سے ایک پروقار اور پرتکلف ظہرانے کا اہتمام کیا گیا، جو برمنگھم کے معروف ریسٹورنٹ نیو سلطان میں منعقد ہوا۔

اس خصوصی موقع پر علمی، ادبی اور صحافتی شخصیات نے شرکت کی، جن میں ممتاز ماہر تعلیم پروفیسر محمود رضا، روزنامہ صحافت آف انڈیا کے ایڈیٹر انچیف امیر مہدی، اور برطانیہ میں مقیم برٹش پاکستانی صحافی اور سابق صدر پاکستان پریس کلب مڈلینڈز سید عابد کاظمی شامل تھے۔ ظہرانے کے دوران ایک علمی نشست کا بھی اہتمام کیا گیا، جس میں شاعر مشرق علامہ اقبال اور انقلابی شاعر فیض احمد فیض کی حیات و خدمات پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ حاضرین نے مختلف سوالات کیے جن کے جوابات ڈاکٹر تقی عابدی نے نہایت علمی، تحقیقی اور بصیرت افروز انداز میں دیے۔

ڈاکٹر تقی عابدی نے اپنی گفتگو میں ایسے کئی واقعات اور حقائق پر روشنی ڈالی جن کا ذکر کتابوں اور روایتی ماخذ میں بہت کم یا نہ ہونے کے برابر ملتا ہے۔ ان کی تحقیق اور تجربے نے محفل کو ایک منفرد اور فکری رنگ دے دیا۔ محفل کے اختتام پر CNI اردو کی ٹیم نے یادگار گروپ فوٹو اور سیلفیاں بھی بنائیں، جنہیں شرکاء نے سوشل میڈیا پر شیئر کیا، اور یہ لمحات سب کے لیے یادگار بن گئے۔ ادبی حلقوں کی جانب سے اس ظہرانے اور علمی نشست کو ایک مثبت اور قابلِ تقلید روایت قرار دیا گیا ہے، جو علم و ادب سے وابستہ شخصیات کو قریب لانے کا ذریعہ بنتی ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

سی آر پی ایف گاڑی حادثے کا شکار، 2 جوان ہلاک

16 زخمی، 8 حالت نازک، 2 کو کمانڈ ہسپتال ایئر لفٹ کیا گیا

جموں: (یواین آئی) جموں و کشمیر کے ضلع اودھم پور کے بسنت گڑھ علاقے میں جمعرات کو سینٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کی ایک گاڑی حادثے کا شکار ہوگئی جس کے نتیجے میں دو جوان جاں بحق جبکہ کئی 16 زخمی ہوگئے۔ ایڈیشنل ایس پی اودھم پور سندیپ بٹ نے میڈیا کو بتایا: 'اودھم پور کے کنڈوا علاقے میں سی آر پی ایف کی ایک گاڑی کو حادثہ پیش آیا جو اپنی آپریشنل ڈیوٹی سے واپس آ رہی تھی'۔ انہوں نے کہا: 'اس حادثے میں بدقسمتی سے دو جوان جاں بحق ہوئے جبکہ 16 دیگر زخمی ہیں ان میں سے 8 کی حالت نازک ہے جن میں سے دو کو کمانڈ ہسپتال ایئر لفٹ کیا گیا ہے جبکہ 6 کو فوج کے بلی کا پٹر میں پہنچایا جا رہا ہے'۔ انہوں نے اس حادثے میں کسی بھی دوسرے زاویے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ یہ گاڑی نالے میں گری ہے اس میں کوئی دوسرا زاویہ نہیں ہے۔

قبل ازیں حکام نے بتایا کہ اودھم پور کے بسنت گڑھ علاقے میں کنڈوا کے نزدیک سی آر پی ایف کی ایک گاڑی ایک گہری کھائی میں جا گری جس کے نتیجے میں 2 جوانوں کی موت واقع ہوئی جبکہ کئی دیگر زخمی ہوگئے۔

انہوں نے بتایا کہ حادثہ پیش آنے کے فوراً بعد پولیس ایمبولنس کے ساتھ جائے موقع پر پہنچی اور وسیع پیمانے پر بچاؤ آپریشن شروع کر دیا۔ دریں اثنا مرکزی وزیر ڈاکٹر جیتندر سنگھ نے 'ایکس' پر اپنے ایک پوسٹ میں کہا: 'کنڈوا-بسنت گڑھ علاقے میں سی آر پی ایف کی گاڑی کو حادثہ پیش آنے کی پریشان کن خبر موصول ہوئی، اس گاڑی میں سی آر پی ایف کے کئی جوان سوار تھے'۔ انہوں نے کہا: 'ابھی ضلع مجسٹریٹ سلونی رائے کے ساتھ بات ہوئی جو ذاتی طور پر صورتحال کی نگرانی کر رہی ہیں اور مجھے اس حادثے کے متعلق اپ ڈیٹ فراہم کر رہی ہیں'۔ ان کا کہنا تھا: 'فوری طور پر بچاؤ آپریشن شروع کر دیا گیا ہے، مقامی رضا کار مدد کر رہے ہیں، ہر ممکن مدد کی فراہمی کو یقینی بنایا جا رہا ہے'۔

ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی یاد میں سائنس سٹی کا قیام

پٹنہ: (یو این آئی) بہار بلڈنگ کنسٹرکشن ڈپارٹمنٹ عظیم سائنسدان ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی یاد میں معین الحق اسٹیڈیم کے قریب 20.5 ایکڑ اراضی پر سائنس سٹی تعمیر کر رہا ہے۔ سائنس سٹی کی دو گیلریوں میں سائنس سے متعلق نمائشوں کا کام تیزی سے جاری ہے۔ یہاں مجموعی طور پر پانچ گیلری بی پی اے سائنٹسٹس گیلری، بیسک سائنس گیلری، سسٹین ایبل پلانیٹ گیلری، اسپیس اینڈ ایسٹرونومی گیلری، بابا ڈی اینڈ مائنڈ گیلری شامل ہیں۔

سائنس سٹی کی ان پانچوں گیلریوں کا مجموعی رقبہ تقریباً 7725 مربع میٹر ہے، جن میں 26 تھیمز پر مبنی 269 سائنسی نمائشیں لگائی جائیں گی۔ پہلے مرحلے میں بی اے سائنٹسٹس گیلری اور بیسک سائنس گیلری میں 47 نمائشوں کی تنصیب نیشنل کونسل آف سائنس میوزیم (این سی ایس ایم) کے تحت تخلیقی میوزیم ڈیزائنرز (سی ایم ڈی) کے ذریعے کی جا رہی ہے۔ پہلے مرحلے میں بی اے سائنٹسٹس گیلری میں 12 اور بیسک سائنس گیلری میں 35 نمائشیں لگائی جا رہی ہیں۔ بقیہ تین گیلریوں میں نمائشوں کی تنصیب کے لیے ایجنسی کے انتخاب کا عمل جاری ہے۔

کوسٹل شپنگ بل پر پارلیمنٹ کی مہر

نئی دہلی: (یواین آئی) راجیہ سبھا نے جمعرات کو اپوزیشن کے ہنگامے کے درمیان کوسٹل شپنگ بل 2025 منظور کر لیا، جس میں ساحلی علاقے میں جہاز رانی کی خدمات کی توسیع کے لیے ایک جامع قانونی نظام کا التزام ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسے پارلیمنٹ کی منظوری مل گئی۔ لوک سبھا اسے پہلے ہی پاس کر چکی ہے۔ بل کی منظوری کے بعد اپوزیشن ارکان کے ہنگامہ آرائی کے پیش نظر پریزائیڈنگ ڈپٹی چیئرمین گھنشیام تیواڑی نے ایوان کی کارروائی دن بھر کے لیے ملتوی کر دی۔ قبل ازیں اپوزیشن کی ہنگامہ آرائی کے باعث ایوان کی کارروائی صبح وقفہ صفر میں بھی دو بجے تک ملتوی کر دی گئی تھی۔ قبل ازیں، بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے وزیر سربانند سونووال نے ہنگامہ کے درمیان بل پر مختصر بحث کا جواب دیتے ہوئے اسے ایک اہم اصلاحی قدم قرار دیا۔ اپوزیشن اراکین کے ہنگامے کے درمیان، انہوں نے کہا کہ اس بل میں ساحلی جہاز رانی کے لیے ایک ڈیٹا بیس بنانے کی تجویز ہے، جس سے ہندوستانی سمندری سرحدی علاقے میں سیکورٹی کو فروغ ملے گا، سرمایہ کاروں کے لیے معلومات پر مبنی فیصلے میں آسانی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے تحت سمندری، بحری جہازوں کو ساحلی علاقے میں چلانے کے لیے لائسنس دینے اور غیر ملکی جہازوں کی رجسٹریشن کے بارے میں بھی التزام کیے گئے ہیں۔ وزیر شپنگ نے کہا کہ اس بل کے نفاذ سے ساحلی علاقے میں سرمایہ کاری اور روزگار میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ بل میں ہندوستانی ساحلی پانیوں میں تجارت میں مصروف بحری جہازوں کو ریگولیٹ کرنے کے نئے انتظامات کا التزام ہے۔

اس بل کے مطابق ساحلی پانی سے مراد ہندوستان کے علاقائی پانی اور آس پاس کے سمندری علاقے ہیں۔ علاقائی پانی ساحل سے 12 سمندری میل (تقریباً 22 کلومیٹر) تک پھیلا ہوا مانا جائے گا جبکہ ملحقہ سمندری رقبہ 200 سمندری میل (تقریباً 370 کلومیٹر) تک ہوگا۔ اس قانون کے نفاذ پر مرچنٹ شپنگ ایکٹ 1958 کا حصہ 14 منسوخ ہو جائے گا۔ راجیہ سبھا میں صبح کی کارروائی ملتوی ہونے کے بعد آج دوپہر دو بجے ایوان کی کارروائی شروع ہوئی تو اپوزیشن ارکان کا ہنگامہ جاری رہا۔ ہنگامہ آرائی کے درمیان پریزائیڈنگ ڈپٹی چیئرمین گھنشیام تیواڑی نے بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے وزیر سربانند سونووال سے لوک سبھا میں منظور اس بل کو اسی شکل میں بحث اور منظوری کے لیے پیش کرنے کو کہا۔ اپوزیشن اراکین کے ہنگامے کے درمیان مختصر بحث اور اس پر وزیر کے جواب کے بعد بل کو صوتی ووٹ سے منظور کر لیا گیا۔ اپوزیشن کے بعض ارکان نے بل میں کچھ ترامیم کی تجویز دی تھی لیکن ڈپٹی چیئرمین کی جانب سے ترامیم پیش کرنے کے لیے بلانے پر انہوں نے کوئی ترمیم پیش نہیں کی اور کہا کہ پہلے ووٹر لسٹ پر نظرثانی کے معاملے پر بحث کرائی جائے۔ بل پر بحث شروع کرتے ہوئے، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی درشنا سنگھ نے پچھلے دس سالوں میں جہاز رانی اور بندرگاہ کے شعبے میں تیز رفتار ترقی کے لیے حکومت کی تعریف کی۔ وائی ایس آر کانگریس پارٹی کے گولا بابوراؤ نے کہا کہ سمندری نقل و حمل کفایتی ہے۔ اس دوران ہنگامہ آرائی کرنے والے اپوزیشن ارکان کو مخاطب کرتے ہوئے پریزائیڈنگ ڈپٹی چیئرمین گھنشیام تیواڑی نے کہا کہ آپ ایوان کے وقار کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ آپ حقوق کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ بحث کے دوران اے آئی اے ڈی ایم کے کے ایم تھمبی درئی کے بیان پر تمل ناڈو کی حکمراں جماعت ڈی ایم کے کے ارکان نے زبردست ہنگامہ کیا۔

رتلام: موضع دھرولہ میں گھریلو تنازعہ میں ایک شخص نے اپنے 24 برس کے بیٹے سمرت کو گلا ریت کر قتل کر دیا۔

رکشا بندھن پر 'سودیشی' سامان ہی استعمال کریں: شیوراج سنگھ چوہان

نئی دہلی: (یواین آئی) دیہی ترقی، زراعت اور کسانوں کی بہبود کے مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے کہا ہے کہ آنے والے تہواروں کے موسم میں لوگوں کو ملک میں تیار کردہ مصنوعات کا استعمال کرنا چاہیے۔ یہ بات انہوں نے جمعرات کو قومی ہینڈلوم ڈے کے موقع پر سیلف ہیلپ گروپس کی دیدیوں سے آن لائن بات چیت کرتے ہوئے کہی۔

ان دیدیوں کی تعداد میں اضافے پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے مسٹر چوہان نے کہا کہ ملک میں اب تک 1.5 کروڑ سے زیادہ دیدیاں لکھ پتی بن چکی ہیں اور دو کروڑ لکھ پتی دیدیاں بنانے کا کام جاری ہے۔ جلد ہی تین کروڑ دیدیوں کو لکھ پتی بنانے کا ہدف پورا ہو جائے گا۔ انہوں نے سیلف ہیلپ گروپس کی دیدیوں سے کہا کہ وہ اپنی مصنوعات کا معیار ہمیشہ بلند رکھیں۔

اڈانی پاور کو بہار میں ملا 2400 میگاواٹ کا بڑا پاور پروجیکٹ

نئی دہلی: (یو این آئی) ہندوستان کی معروف بجلی کمپنی اڈانی پاور لمیٹڈ کو بہار کے بھاگلپور ضلع میں 2400 میگاواٹ کے ایک نئے سپر کریٹیکل پاور پروجیکٹ کا ٹھیکہ ملا ہے۔ کمپنی نے جمعرات کو کہا کہ اسے کھلے مقابلے میں بہار اسٹیٹ پاور جنریشن کمپنی لمیٹڈ (بی ایس پی جی سی ایل) سے بجلی کی فراہمی کے لیے لیٹر آف انٹینٹ (ایل او آئی) موصول ہوا ہے۔ کمپنی کی ریلیز کے مطابق، شمالی بہار پاور ڈسٹری بیوشن کمپنی لمیٹڈ (این بی پی سی ایل) اور جنوبی بہار پاور ڈسٹری بیوشن کمپنی لمیٹڈ (ایس بی پی ڈی سی ایل) اڈانی پاور کے بھاگلپور ضلع میں مجوزہ 2400 میگاواٹ نئے تھرمل پاور پروجیکٹ کو تیار کرے گی اور معاہدے کے مطابق وہاں سے بجلی فراہم کی جائے گی۔ بہار حکومت کی تقسیم کار کمپنی وہاں کے پیرپینتی پروجیکٹ سے 2274 میگاواٹ بجلی لے گی۔ اشتہار میں کہا گیا کہ سخت مسابقتی ٹینڈر کے عمل میں، اڈانی پاور کو سب سے کم شرح پر بجلی فراہم کرنے کے لیے بولی لگانے والی کمپنی قرار دیا گیا۔ کمپنی نے 6.075 روپے فی یونٹ کی بولی لگائی تھی۔

معاہدے کے تحت، کمپنی بھاگلپور ضلع میں تین ضرب 800 میگاواٹ صلاحیت کے اپنے نئے الٹرا سپر کریٹیکل پاور پلانٹ سے بجلی سپلائی کرے گی۔ اڈانی گروپ اس پروجیکٹ کو ڈیزائن، بلڈ، فائنانس، ملکیت اور آپریشن (ڈی بی ایف او او) ماڈل کے تحت ترتیب دے رہا ہے۔ پہلی یونٹ مقررہ تاریخ سے 48 ماہ کے اندر اور آخری یونٹ مقررہ تاریخ سے 60 ماہ کے اندر شروع ہو جائے گی۔ اڈانی پاور کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ایس بی خیالیا نے کہا "ہم تقریباً تین ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کے ساتھ ایک نیا گرین فیلڈ پلانٹ لگائیں گے، جس سے ریاست میں صنعت کاری کو مزید فروغ دینے کی امید ہے۔ ہمارا پلانٹ ایک جدید، کم اخراج والا الٹرا سپر کریٹیکل پلانٹ ہوگا اور ریاست کو قابل اعتماد، مسابقتی قیمت اور اعلیٰ معیار کی بجلی فراہم کرے گا۔"

وزیراعظم کی ہتھ کرگھا کے قومی دن کے موقع پر نیک خواہشات

نئی دہلی: (یواین آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے آج ہتھ کرگھا کے قومی دن کے موقع پر سبھی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ آج کا دن بنائی کے ہمارے مالا مال روایتی ورثے کا جشن منانے کا دن ہے، جو ہماری قوم کی تخلیقی صلاحیتوں کا مظہر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں بھارت کے ہینڈلوم کی گوناگونیت پر بے حد فخر ہے، جو روزگار کے فروغ اور خوشحالی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

مسٹر مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا: "ہتھ کرگھا کے قومی دن کی دلی مبارکباد! آج کا دن بنائی کے ہمارے مالا مال روایتی ورثے کا جشن منانے کا دن ہے، جو ہماری قوم کی تخلیقی صلاحیتوں کی عکاسی کرتا ہے۔ ہمیں ہندوستان کے ہینڈلوم کی گوناگونیت نیز روزگار اور خوشحالی کے فروغ میں اس کے رول پر بے حد فخر ہے۔"

گوپال گنج: بھورے میں اسکول انضمام کے خلاف طلباء مشتعل ہوگئے اور چرموہانی روڈ کو جام کر کے احتجاج کیا۔

دس پاکستانی پناہ گزینوں کو ہندوستانی شہریت کے سرٹیفکیٹ حوالے

جے پور: (یواین آئی) راجستھان کے پارلیمانی امور کے وزیر جوگارام پٹیل نے جمعرات کو یہاں 10 پاکستانی پناہ گزینوں کو ہندوستانی شہریت کے سرٹیفکیٹ حوالے کئے۔ سنگیتا، ہری چند، چمیلی بائی، مکیش کمار، کلیان دیوی، کنور لال، سنتوش کمار، سنیل کمار، راج کماری اور محترمہ کھیانہ مہیشوری کو شہریت کے سرٹیفکیٹ دیے گئے۔

جمعرات ان 10 پاکستانی مہاجرین کے لیے خوشی لایا جو برسوں سے ہندوستانی شہریت کا انتظار کر رہے تھے۔ ہندوستانی شہریت حاصل کرنے والے پاکستانی پناہ گزینوں کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے وزیر انچارج شری پٹیل نے کہا کہ آج کا دن ان تمام پاکستانی بے گھر بھائیوں اور بہنوں کے لیے ایک تاریخی اور جذباتی لمحہ ہے جنہوں نے برسوں سے اپنے حقوق اور شناخت کا انتظار کیا۔ ہندوستانی شہریت حاصل کر کے اب آپ باضابطہ طور پر اس عظیم قوم کا اٹوٹ انگ بن چکے ہیں۔ یہ شہریت صرف ایک دستاویز نہیں بلکہ یہ مادر ہند کی گود میں ملنے والی عزت، خود اعتمادی اور وقار ہے۔ ہماری حکومت 'سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس اور سب کا پریاس' کے بنیادی منتر کے ساتھ لگن سے کام کر رہی ہے۔ مجھے نہ صرف امید ہے بلکہ پورا یقین ہے کہ آپ بھی ہندوستان کی ترقی اور ہم آہنگی میں سرگرم حصہ دار بنیں گے۔ ساتھ ہی طویل عرصے بعد شہریت کا سرٹیفکیٹ ملنے پر پاکستانی پناہ گزینوں کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

انہوں نے وزیراعلیٰ بھجن لال شرما سے اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ برسوں کی بے وطن زندگی کے بعد اب ہمیں اپنی مٹی سے قانونی شناخت ملی ہے، آج کئی سالوں کا طویل انتظار ختم ہوا اور آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم ہندوستانی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شہریت کا ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سرکاری اسکیموں کے فوائد سے قاصر تھے لیکن اب ہندوستانی شہریت ملنے کے بعد انہیں نہ صرف پہچان مل گئی ہے بلکہ اب سرکاری اسکیموں کی مدد سے وہ اپنے خاندان کا پیٹ بھرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

راجستھان اینیمل ویلفیئر بورڈ کے چیئرمین جسونت سنگھ وشنوئی، ضلع کلکٹر ڈاکٹر جیتندر کمار سونی، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر (جنوبی) سنتوش مینا اور ضلع انتظامیہ کے دیگر افسران شہریت سرٹیفکیٹ تقسیم کی تقریب میں موجود تھے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اب تک مجموعی طور پر 340 پاکستانی مہاجرین کو جے پور ضلعی انتظامیہ نے ہندوستانی شہریت ایکٹ 1955 کی مختلف شقوں کے تحت اہلیت حاصل کرنے اور طے شدہ طریقہ کار کو مکمل کرنے کے بعد ہندوستانی شہریت کے سرٹیفکیٹ جاری کیے ہیں۔

جھارکھنڈ پیرا اولمپک کمیٹی کو پی سی آئی کی منظوری

رانچی: (یواین آئی) جھارکھنڈ کے لیے یہ نہایت فخر کا لمحہ ہے کہ پیرا اولمپک کمیٹی آف انڈیا (پی سی آئی) نے باقاعدہ طور پر جھارکھنڈ پیرا اولمپک کمیٹی (پی سی جے) کو تسلیم کر لیا ہے اور اس سے الحاق کر دیا ہے۔ نئی تشکیل شدہ کمیٹی کے صدر جٹا شنکر چودھری (ریٹائرڈ آئی اے ایس) نے پی سی آئی کے جنرل سیکرٹری جے ونت جی ایچ اور قومی کمیٹی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ منظوری ریاست کے معذور کھلاڑیوں کی زندگی میں نئی راہیں ہموار کرنے والی ایک تاریخی پیش رفت ہے۔ مسٹر چودھری نے بتایا کہ 2 اگست 2025 کو کھیل گاؤں، رانچی میں منعقدہ پہلی ریاستی سطح کی جونیئر و سب-جونیئر پیرا ایتھلیٹکس چیمپئن شپ نہایت کامیاب رہی، جس میں کئی ابھرتے ہوئے معذور کھلاڑیوں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ جھارکھنڈ کے دیہی، قبائلی اور پسماندہ علاقوں میں زبردست کھیلوں کی صلاحیت پوشیدہ ہے، جسے بیداری، تربیت اور مؤثر رابطہ کاری کے ذریعے نکھارا جا سکتا ہے۔

"بی جے پی کی توسیعی شاخ' کے طور پر کام کر رہا ہے الیکشن کمیشن: ابھیشیک بنرجی

کلکتہ: (یواین آئی) ترنمول کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی نے جمعرات کو ہندوستان کے الیکشن کمیشن پر شدید تنقید کی اور اس پر الزام عائد کیا کہ وہ "بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی توسیعی شاخ" کے طور پر کام کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی انتخابات کے اعلان سے بہت پہلے ہی کمیشن نے مغربی بنگال کی حکومت کے کام کاج میں مداخلت کر کے اپنے آئینی دائرہ اختیار کی سنگین خلاف ورزی کی ہے۔ آج یہاں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے مسٹر بنرجی نے کہا کہ الیکشن کمیشن تقریباً ایک سال پہلے سے ہی ریاستی حکومت کے امور میں مداخلت کر رہا ہے، جس کا مقصد منتخب حکومت کو کمزور کرنا اور مرکز میں برسرِ اقتدار جماعت کو فائدہ پہنچانا ہے۔ انہوں نے کہا، "الیکشن کمیشن اپنے اختیار سے تجاوز کر کے کام کر رہا ہے۔ اس کی ذمہ داری صرف اس وقت شروع ہوتی ہے جب انتخابی ضابطہ اخلاق نافذ کیا جائے۔ اسی کے بعد وہ ریاست کی دیوانی اور فوجداری/ پولیس انتظامیہ کو کنٹرول میں لے کر یہ یقینی بنا سکتا ہے کہ انتخابات آزاد اور منصفانہ ہوں۔ لیکن گزشتہ 3-4 ماہ سے، جب کہ انتخابات ابھی 10-11 ماہ دور ہیں، جو اقدامات کمیشن نے شروع کیے ہیں وہ صاف ظاہر کرتے ہیں

کہ وہ ایک منتخب حکومت کو کام کرنے نہیں دینا چاہتے۔ وہ یہ سب بی جے پی کو فائدہ پہنچانے کے لیے کر رہے ہیں۔ "مرکزی حکومت پر مغربی بنگال کو اس کے آئینی حقوق سے محروم کرنے اور عدلیہ کے غلط استعمال کا الزام عائد کرتے ہوئے انہوں نے کہا، "انہوں نے (مرکز) سندیش کھالی جیسے معاملات کو لے کر مغربی بنگال کو بدنام کرنے کے لیے میڈیا کے ایک حصے کا استعمال کیا ہے۔

اب وہ الیکشن کمیشن کا استعمال کر رہے ہیں تاکہ اصل بنگالی عوام اپنے ووٹ کے حق کا استعمال نہ کر سکیں۔ الیکشن کمیشن نے شرمناک طریقہ اپنایا ہے تاکہ ان لوگوں سے ان کا حق رائے دہی چھینا جا سکے۔ یہ اب کمیشن کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا۔ انہیں چاہیے تھا کہ اپنے اقدامات سے ریاست کو آگاہ کرتے، کیونکہ یہ ایک منتخب حکومت ہے۔ "مسٹر بنرجی نے کہا کہ لوگوں نے 2021 میں ترنمول کانگریس کو اقتدار میں لانے کے لیے ووٹ دیا تھا اور حکومت صرف ان کے تئیں جوابدہ ہے، کسی سیاسی جماعت یا مرکز کے تئیں نہیں۔ انہوں نے کہا، "ہم عدلیہ کا احترام کرتے ہیں، لیکن 2021 سے کلکتہ ہائی کورٹ کی مختلف بینچوں کے ذریعے 50 سے زائد سی بی آئی تحقیقات کی گئی ہیں، جن میں مرکز کے اثر و رسوخ کو بنگال کو کمزور کرنے اور ترنمول کانگریس پر دباؤ ڈالنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

متھرا میں ڈاک کا نوڑ لے کر لوٹ رہے بھرت پور ضلع کے تین نوجوانوں کی موت

جے پور: (یواین آئی) راجستھان میں بھرت پور ضلع کے بیانا کے تین نوجوانوں کی اتر پردیش کے متھرا میں سڑک حادثے میں موت ہوگئی اور ایک زخمی ہو گیا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق بیانا کے لاچھورا گاؤں کے چار نوجوان ڈاک کانوڑ لے کر ٹریکٹر ٹرالی سے بیانہ واپس آ رہے تھے۔ علی الصبح تقریباً تین بجے متھرا کے جمنا پار تھانہ علاقے کے نگلا سیریا گاؤں کے قریب جے پور بریلی بائی پاس پر وہاں سے گزرنے والے ایک ٹرک کا ٹائر پھٹ گیا جس کی وجہ سے وہ بے قابو ہو کر ٹریکٹر ٹرالی سے ٹکرا گیا۔ ٹریکٹر ٹرالی میں سوار بھیم، بھوپیندر اور بلی کی موقع پر ہی موت ہوگئی جبکہ سونو شدید زخمی ہو گیا۔ اسے متھرا کے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔

واقعہ کی اطلاع ملتے ہی متھرا کے پولیس سپرنٹنڈنٹ (سٹی) راجیو کمار پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچے اور زخمیوں کو ایمبولینس کی مدد سے اسپتال بھیجا۔ جاں بحق ہونے والے نوجوانوں کی لاشیں سرکاری اسپتال کے مردہ خانہ میں رکھوا دی گئیں۔ لاشوں کا پوسٹ مارٹم لواحقین کے آنے کے بعد کیا جائے گا۔

منی پور: سیکورٹی فورسز کا آپریشن جاری، مشتبہ افراد اسلحہ سمیت حراست میں

امپھال: (یواین آئی) منی پور میں سیکورٹی فورسز نے کئی اضلاع کے سرحدی اور حساس علاقوں میں اپنی سخت کارروائی جاری رکھی ہوئی ہے۔ یہ کارروائیاں ریاست میں امن و امان برقرار رکھنے اور غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے کی جا رہی ہیں۔ پولیس نے آج بتایا کہ بدھ کو چوراچاند پور تھانہ علاقہ کے تحت ایک گاؤں میں تلاشی مہم کے دوران ہتھیار اور دھماکہ خیز مواد برآمد کیا گیا۔ ضبط شدہ مواد میں ایک رائفل جس میں ایک خالی میگزین، دو جدید مارٹر، چار جدید راکٹ بم اور 19 جدید مارٹر گولے شامل ہیں۔ ریاست میں الگ الگ کارروائیوں میں سیکورٹی اہلکاروں نے غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے شبہ میں دو افراد کو گرفتار کیا ہے۔

امپھال مشرقی ضلع کے ایک علاقے سے ایک مشتبہ شخص کو گرفتار کیا گیا۔ اس کے پاس سے نقدی اور ایک ووٹر شناختی کارڈ برآمد ہوا۔ ایک اور مشتبہ شخص کو امپھال مغربی ضلع میں اس کی رہائش گاہ سے حراست میں لیا گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ عام لوگوں کو نشانہ بنانے اور جبراً وصولی جیسی سرگرمیوں میں ملوث ہے۔ اس کے پاس سے ایک موبائل فون اور ایک شناختی کارڈ بھی برآمد ہوا ہے۔ منی پور میں گزشتہ ہفتے سے چلائی جا رہی مہم کے آغاز سے اب تک کل 2412 افراد کی تصدیق کی جا چکی ہے۔ یہ مہم ضلعی سطح کی ٹاسک فورس کے ذریعے چلائی گئی ہے اور اس میں بازار کے علاقوں، قومی شاہراہیں اور مختلف گاؤں کے راستوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ تمام سرحدی داخلی راستوں پر وسیع پیمانے پر چیکنگ جاری ہے۔ عہدیداروں نے بتایا کہ خصوصی چیکنگ مہم آنے والے دنوں میں بھی جاری رہے گی۔

دہرادون: دھرالی میں بادل پھٹنے کے سبب تقریباً 6 کلومیٹر واٹر سپلائی کی لائن بہہ گئی یا دب گئی، تلاشنے پر ان کا پتہ نہیں چل رہا ہے۔

تریپورہ میں امدادی کارروائی میں تاخیر پر ٹرک ڈرائیور کی موت، ایس ڈی ایم معطل

اگرتلہ: (یواین آئی) تریپورہ حکومت نے 5 اگست کو نیشنل ہائی وے 8 پر ایک سڑک حادثے کے بعد تقریباً سات گھنٹے تک ٹرک کے کیبن میں پھنسے رہنے کے باعث ایک ٹرک ڈرائیور کی موت کے معاملے میں تلیامورا کے ایس ڈی ایم کو معطل کر دیا ہے، اور کھوائی کے ضلع مجسٹریٹ کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ڈاکٹر مانک ساہا نے تسلیم کیا کہ کھوائی ضلع کے چکم گھاٹ علاقے میں آدھی رات کے بعد 2:30 بجے پیش آئے حادثے کی ابتدائی تفتیش میں کئی انتظامی کوتاہیاں سامنے آئی ہیں۔ شمالی تریپورہ کے کنچن پور میں ایک سیمنٹ سے لدا ٹرک سڑک کنارے کھڑے دوسرے ٹرک سے ٹکرا گیا تھا، جس کے باعث 26 سالہ مہیر لال دیب ناتھ ٹرک کے کیبن میں پھنس گیا۔ اگرچہ ڈیزاسٹر ریسپانس ٹیم موقع پر موجود تھی، لیکن خراب ریسکیو آلات کی وجہ سے بچاؤ میں تاخیر ہوئی، جس کے سبب ڈرائیور کی موت ہو گئی۔

لیفٹیننٹ جنرل پراتیک شرما کا دورہ جنوبی کشمیر، سیکورٹی صورتحال کا لیا جائزہ

سری نگر: (یواین آئی) فوج کی شمالی کمان کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل پراتیک شرما نے جمعرات کی صبح جنوبی کشمیر میں انسداد دہشت گردی گرڈ کا جائزہ لیا جہاں انہیں سیکورٹی صورتحال، آپریشنل تیاریوں اور جاری آپریشنز کے بارے میں بریفنگ دی گئی۔ اس دوران انہوں نے خطے میں امن اور سلامتی کو یقینی بنانے میں فوج کے پختہ عزم کو قابل بنانے کے لیے ان کی ثابت قدمی اور لچک کے لیے تمام رینکز کی سراہنا کی۔ یہ جانکاری فوج کی شمالی کمان نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ کے ذریعے فراہم کی۔

پوسٹ میں کہا گیا: 'فوج کی شمالی کمان کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل پراتیک شرما نے جنوبی کشمیر میں انسداد دہشت گردی گرڈ کا جائزہ لیا، جہاں انہیں سیکورٹی صورتحال، آپریشنل تیاریوں اور جاری آپریشنز کے بارے میں بریفنگ دی گئی'۔ پوسٹ میں مزید کہا گیا: 'انہوں نے خطے میں امن اور سلامتی کو یقینی بنانے میں فوج کے پختہ عزم کو قابل بنانے کے لیے ان کی ثابت قدمی اور لچک کے لیے تمام رینکز کی سراہنا کی'۔ قابل ذکر ہے کہ فوجی سربراہ کا یہ دورہ اس وقت ہوا ہے جب جنوبی کشمیر کے ضلع کولگام کے اکھال دیوسر کے جنگلاتی علاقے میں سیکورٹی فورسز اور دہشت گردوں کے درمیان یکم اگست سے مڈبھیڑ چل رہی ہے۔

عزاداروں میں فقدانِ پیغامِ کربلا

ڈاکٹر شجاعت حسین

تاریخ میں نہ ایسا کوئی انسان ملے گا
نہ ایسا کوئی عاشق رحمٰن ملے گا
نہ ایسا کوئی شاہ شہیداں ملے گا
نہ ایسا کوئی صبر کا سلطان ملے گا
نہ ایسا کوئی لا اِلٰہ کا پاسباں ملے گا

پروردگار عالم نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا پیغام تاجدار انبیاء حضرت محمد مصطفیؐ کو حضرت جبریل امین کے ذریعے 4 ہجری میں بھیج دیا تھا۔ اپنے نواسہ کی شہادت کی خبر سن کر بے اختیار وانتہا گریہ وزاری کیا۔ رسول اکرمؐ کا غم وعزا برپا کرنا خدا کو اتنا پسند آیا کہ آپ کے اس عمل کو مقبول اور عام کر دیا۔ 14 سو سال سے یہ عزاداری اپنے آب وتاب سے جاری وساری ہے اور قیامت تک شہادت سید الشہداء عزاداری کی شکل میں منایا جاتا رہے گا۔

راقم الحروف قارئین، عزادار اور امت مسلمہ کا توجہ صورہ محمد کی ساتویں آیت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے۔ ''اے ایمان والو! اگر تم دینِ خدا کی مدد کروگے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمھارے قدم میں ثبات پیدا کرے گا یعنی تم کو ثابت قدم رکھے گا۔'' اس آیت کے تسلسل میں امام حسین علیہ السلام کی وہ صدا جو زمانے میں گونج رہا ہے ''ھل من ناصر ینصرنا'' کوئی ہے جو ہماری مدد کرے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور میں آپ ع کی صدا پر لبیک کہنے والے ملتے ہیں۔

مذکورہ بالا آیت اور فقرے میں ہم آہنگی اور مقصد ایک ہی ہے۔

اللہ رب العزت، خالق کائنات ہے اور وہ جو خود قادر مطلق ہے، کن فیکون کا مالک ہے، اپنی مخلوق سے مدد کا مطالبہ کر رہا۔ یہ مطالبہ عام انسانوں سے نہیں بلکہ ایمان والوں سے ہے۔ اگر معرفت الٰہی میسر ہے تب مطالبہ کا حقیقی معنی سمجھ میں آئے گا۔ اللہ سبحان وتعالی کے مطالبہ کا مطلب ہے اس کی مخلوقات کے کام آنا، خیر کے لیے کام کرنا۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو عملی شکل دینا۔ امام حسین علیہ السلام نے اپنی نوعمری سے لیکر 57 سال کی عمر تک رب ذوالجلال کی مخلوقات کے کام آتے رہے اور قرآن ناطق نے اپنے فقرۂ مقصد کوئی ہے جو میری مدد کرے، قرآن صامت سے ملا دیا۔ اس آواز استغاثہ پر حضرت اصغر نے اپنے آپ کو جھولے سے گرادیا اور یہ آفاقی عمل سے کل یوم عاشورا وکل ارض کربلا بنادیا اور قیامت تک کے لیے راہ دکھایا کہ اللہ، اس کے رسولؐ اور امامؑ کی نصرت کے لیے سن وسال اور اسلحہ کی کوئی قید نہیں۔ یہ آیت اور فقرہ ایمان والوں کے لئے آئینہ ہے۔ امام حسینؑ نے اپنی زندگی، دوست واحباب کی قربانی دیکر دین کو لہو سے سینچا، اور صبح قیامت تک کے لیے چراغ ہدایت وکشتی نجات بن گئے:

پڑھ کے قرآن کو نیزے پر کہا شبیر نے
ہم رہے یا نہ رہیں ذکر خدا آباد رہے

عزادار سید الشہداء یہ پڑھ کر تعجب میں پڑ جائیں گے کہ عزاداری نہ تو اصول دین میں ہے اور نہ فروع دین میں اور نہ ہی شریعت کے ارکان میں ہے۔ عزاداری کا تعلق نہ عقیدے سے ہے اور نہ عمل سے بلکہ ان دونوں سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے یعنی عقیدہ اور عمل کی آبیاری، مضبوط ومستحکم، ہدایت ونجات کا ذریعہ ہے۔ آپ کے عقیدے اور عمل کے لیے آب حیات ہے۔ عزاداری کے ذریعے عقیدے یعنی اصول دین کو جتنا مضبوط کیا جائے دین کی شاخیں اتنی ہی مستحکم اور خوبصورت ہوگی۔ اور اس کے ذریعے دنیا وآخرت میں کامیابی و کامرانی نصیب بن جائے گی۔

عزاداران شہدائے کربلا یعنی علماء کرام، ذاکرین، واعظین، مبلغین، شعراء کرام، نوحہ خواں، مرثیہ خواں، انجمن ماتمی دستہ، مجالس و محافل برپا کرنے والی انجمنیں اور بانیان مجالس نے علم، آگہی، دانش، حکمت، معرفت، توحید، اصول دین، فروع دین، قرآن، نہج البلاغہ، صحیفۂ کاملہ، پیغام کربلا، صدائے کربلا، مقصد کربلا، عمل، عقیدت، حاجت، مجتہد، مرجع، تقلید اور کردار شہدائے کربلا سے واقفیت ہوء ہے یا نہیں؟ ان کے علم و واقفیت کے عدم موجودگی میں کوئی فائدہ نہیں چاہے آپ جتنی عمر مجلس ماتم میں شرکت کریں اور وقت صرف کردیں۔ علماء کرام وذاکرین شہدائے کربلا نے لبنانیوں کی ایک عشرۂ محرم الحرام میں فرش عزا کو واقعی میں درسگاہ ثابت کردیا اور ان لوگوں کی یزیدی کردار سے حسینی کردار میں تبدیل کردیا۔

مذکورہ بالا مفاہیم سے روشناس ہونے کے لیے تلاوت قرآن پاک ومطالعہ تفسیر، علم حدیث، علم رجال، علم رسولؐ، علم فقہ، علم منطق، ادبیات عرب، روضۃ الشہداء، ریاض الاحزان، ریاض القدس، مصائب آل محمدؐ، الشہداء، ریاض المصائب، مقتل مخنف، مقتل حسین، مہموالاحزان، مقتل لھوف، نفس المہموم وغیرہ۔ ان کتابوں کے علاوہ، شیخ کلینی رحہ، شیخ صدوق رحہ، شیخ مفید رحہ، شیخ طوسی رحہ، اور علامہ مجلسی کی کتابوں کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

اب جائزہ وتجزیہ ضروری ہے کہ سورہ محمد کی ساتویں آیت اور امام حسین علیہ السلام کے فقرے کی پاسداری کرتا ہوا کون نظر آرہا ہے؟ امام خمینی رحہ نے شاہ پہلوی جس کو امریکہ اور مغربی ممالک کی سرپرستی حاصل تھی کے خلاف انقلاب برپا کیا، بے پناہ اذیتیں برداشت کیں، قربانیاں دیں جس میں مائیں اپنے شیر خوار بچوں کی بھی قربانی دینے میں گریز نہیں کی اور آخرکار اسلامی نظام قائم کرنے میں فتحیاب ہوئے۔ یہ قابل غور بات ہے کہ جس طرح امام حسین علیہ السلام نے اپنے اور اسلام دشمن عناصر کی شناخت کی ٹھیک اسی طرح امام خمینی رحہ نے اسلام اور انسان دشمن کی پہچان کیا اور اعلان کردیا 'امریکہ شیطان بزرگ است'۔ دشمن کو شکست دینے کے لیے دشمن شناسی ضروری ہے۔

قارئین وعزاداران شہدائے کربلا کا ذہن ایک مرتبہ پھر سورہ محمد کی ساتویں آیت اور امام حسین علیہ السلام کے فقرے کی جانب متوجہ کرنا چاہیے کہ ایمان والوں پروردگار عالم اور امام حسین علیہ السلام کے فقرے کو پورا کرتا ہوا کون نظر آرہا ہے؟ آپ دیکھیں کہ ایران کے رہبر معظم انقلاب اسلامی جمہوریہ ایران، آیت اللہ سید علی خامنہ ای دام ظلہ العالی نے فلسطینی، عراقی، یمنی، شامی اور لبنانی کی کس طرح مدد کی۔ آج حالات کچھ اس طرح ہیں کہ دشمن کے چھکے چھڑا دیے ہیں۔ 07 اکتوبر 2023 سے مسلسل جنگ جاری ہے، بھوک و پیاس، شب و روز صہیونی حکومت کی طرف سے بمباری لیکن راہ خدا وپیغام کربلا پر عمل پیراں۔

حالات کو بد سے خوبی اور کامیابی میں تبدیل کرنے میں کربلا اور عزاداری نے ہی اہم کردار ادا کیا ہے۔ لبنان کے حزب اللہ کون ہیں؟ ایک وقت ایسا بھی تھا جب یہ بدترین، ہر میدان میں شکستہ تھے۔ علماء کرام وذاکرین نے موجود حالات کا جائزہ لیا۔ صرف ایک محرم الحرام کی عزاداری میں ایسی تقریریں کیں کہ شکست فتحیابی میں، جہالت علم ودانش میں، بد بختی خوش نصیبی میں، بدعملی زہد وتقوی میں اور بد فعلی عبادات گزاری میں تبدیل ہوگئی۔ یہاں تک کہ تہجد کی نماز کے پابند ہوگئے۔ اللہ نے قدم میں ثبات بخشی۔ رب العزت نے ایسی مائیں بنادیں کہ جب فرزند شہید ہوکر آیا تو ماں نے کہا امام حسین علیہ السلام کے کام آیا، اسلام کے کام آیا۔ اللہ کا جو مطالبہ ہے وہ پورا کیا۔ اب حالات یہ ہے کہ سوپر پاور کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا۔ آج اپنی قوت کا لوہا منوالیا۔ یہ خوش آئند نتیجہ مقصد شہدائے کربلا، پیغام کربلا اور احترام عزاداری کو اپنا کر حاصل کیا گیا۔

ایک دفعہ پھر وہی آیت وفقرے کی یاد دہانی کرتے ہوئے رہبر معظم آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای حفظ اللہ کی تعریف وتوصیف میں شب عاشور جس طرح امام حسین علیہ السلام نے چراغ گل کر پیغام دیا:

دنیا تو چراغ جلاتا ہے روشنی کے لیے
حسینؑ چراغ بجھاتے ہیں روشنی کے

رہبر معظم، امام خامنہ ای دام ظلہ العالی سورہ محمد کی ساتویں آیت اور امام حسین علیہ السلام کے فقرے پر اپنا ایمان اور عمل پیرا نظر آتے ہیں۔

ایک وقت ایسا تھا جب فلسطینی غلیل اور پتھر سے دشمنوں کا مقابلہ کرتے تھے۔ اب وہ میزائل اور راکٹ سے اسرائیلی فوج پر حملے کرتے ہیں۔ کمزور و ناتواں ملک، یمن جس کے پاس بنیادی سہولتیں میسر نہیں وہ ایک دولت مند اور مضبوط ملک سعودی عرب سے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اب اسرائیل کو عالمی سطح پر بے آبرو کریا۔ سوپر پاور، امریکہ کو بھی شکست خوردہ قرار دیا۔ یہ ممکن کیسے ہوسکا؟ امام خامنہ ای نے سورہ محمد کی ساتویں آیت اور امام حسین علیہ السلام کے فقرے کو اپنا شعار زندگی بنا کر اللہ کی مدد اور خوشنودی حاصل کی۔ یہ واقعہ قابل ذکر ہے کہ مشرق وسطیٰ کے امریکہ کے Air Bases پر ایران نے میزائلوں سے حملہ کروہ تباہی مچائی کہ مومنین ومظلوموں کے دلوں کو ٹھنڈک پہنچی اور دشمنان اللہ، اسلام، انسان اور امن مایوس وابتر نظر آیا۔

پروردگار نے ان کے قدموں میں ثبات بخشی ہے۔ تمام پابندیوں کے باوجود جمہوریہ اسلامی ایران اپنی قوت اور کامیابی کے ساتھ امام زمانہ عجل فرجک الشریف کے ظہور سے متصل کرنے کے لیے کمربستہ ہیں۔

ہندوستانی مومنین ومومنات ہی نہیں بلکہ عام لوگ بھی احترام، ادب، اور مقصد و پیغام کربلا وعزاداری کو لیکر فکرمند نظر آرہے ہیں۔ سوالیہ چہرہ سے علماء کرام وذاکرین کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ وارث رسولؐ کی عبادت، علم، عقل، اخلاص اور معرفت کی طرف متوجہ دکھائی دے رہے ہیں۔ منبرومحراب سے کربلا کے پیغام ومقصد قربانی نواسۂ رسول کو فروغ دینا ہوگا۔ اگر سورہ محمد کی ساتویں آیت اور فقرۂ سید الشہداء، حضرت امام حسین علیہ السلام کی صدق دل سے پیروی ہوگی تو یقینا مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔ عزاداران شہدائے کربلا سمجھ سکیں یا نہیں لیکن اللہ تبارک تعالی آپ کے دل کو جان رہا ہے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے پارۂ جگر کے مقصد قربانی کی تبلیغ وتشہیر کر رہے ہیں یا نہیں؟

فنا ہوجائے گی دنیا
لیکن خدا کا ہے وعدہ
جب تک یہ عزا رہے گی
زہرا کی دعا رہے گی
نہ تم رہوگے نہ ہم رہیں گے
سن لے یہ سارا زمانہ
عزا رہے گی، عزا رہے گی

کربلا کی عزاداری 1386 سال سے مسلسل ہورہی ہے اور جب تک شمس وقمر، فرش وعرش، کوہ واقیانوس برقرار ہے یہ سلسلہ آب و تاب سے گریہ وزاری، آہ وبکا کے ساتھ مقصد شہدائے کربلا کو عام کیا جاتا رہے گا۔

دنیا کی تاریخ، ادب، مذہب یا کسی موضوع پر سب سے زیادہ تذکرہ ہوا ہے تو وہ لفظ 'کربلا' ہے۔ کربلا، اسلام، انسانیت، اخلاق اور محبت کی روح ہے۔ کربلا ضمیر کو زندہ رکھنے کا عنصر ہے، یہاں سے سبق حاصل ہوتا ہے کہ موت شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ کربلا ہونٹوں پر تبسم کے ساتھ شہید ہونے کی مثال ہے۔ کربلا حیات علم حاصل کرنے کا حوزہ ہے۔ یہ آہنی عزم پیدا کرتی ہے۔ کربلا ایک ایسا معرکہ ہے جہاں جنگ وجدل میں سن وسال کا کوئی لحاظ نہیں، بشریٰ کمال کا مظہر ہے۔ کربلا سجدہ گاہ وعبادت گاہ ہے۔ کربلا خود بینی وآگہی ہے۔ کربلا خیر خواہی اور خیر سگالی ہے۔ کربلا انسانی رشتوں کی پاسداری کا منبع ہے۔ حقیقتِ ابدی، توقیرِ ایمان اور تفسیرِ قرآن ہے۔ کربلا انسانی آزادی، ظلم سے مقابلہ، صبر وتحمل، شکرِ معبود، وفاداری اور بندگی پروردگار کی درسگاہ ہے۔

سب سے اہم کردار علماء کرام وذاکرین کا ہے۔ وہ حاضرین عزادار کو منبر سے قرآن کی تلاوت وتفسیر، حدیث رسول اکرمؐ، اور ائمہ اطہار کے اقوال وبیان کی روشنی میں کربلا کے شہدا کے فضائل ومصائب بیان کرتے ہیں۔ علماء کرام وارث رسولؐ ہیں، مبلغین دیں ہیں۔ بانیان مجلس، شعراء کرام، مرثیہ خواں، سوز خواں، نوحہ خواں اور ماتمی دستوں کا بھی عزاداری برپا کرنے، اسے فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

اب تک کے دوران سفر، نشیب وفراز، فروغ وعروج میں عزاداروں کے کردار کو جاننا ہوگا۔ بانیان مجالس، علماء کرام، ذاکرین، مرثیہ خواں، سوز خواں، نوحہ خواں، ماتمی دستہ اور بالخصوص شعراء کرام کے کردار کا جائزہ لینا اہم ہے۔ خود کا محاسبہ لازمی ہے۔ عزادار انہیں کس طرح دیکھتے ہیں۔ سماج، مذہب وملت میں کردار، ذہن وفکر سازی میں کیا کردار انجام دے رہے ہیں؟ خود میں حریت پسندی، جذبۂ قربانی، حوصلہ، ظلم وستم شکنی کے علمبردار، صبر وشکر کے مظہر ہیں یا نہیں؟

بہرحال، چند ایسے دل سوز سوال ہیں جو ذہن میں کچوکے مارتے ہیں جسے ہرگز نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

بیشک تاریخ شاہد ہے کہ ہر صدی میں کچھ ایسی شخصیتیں نظر آتی ہیں جنہوں نے کربلا کے پیغام کو اپنایا۔ اپنے آپ میں پنہاں کیا اور اثرات وخوبیوں کو دوسرے کی حیاتیات میں بھی منتقل کیا۔ آج بھی ایسی شخصیتیں دنیا میں بے مثال اور درخشندہ تاریخ رقم کر رہی ہیں۔

کربلا کو سمجھنے کے لئے ان کے مختلف پہلوؤں کو بغور مطالعہ کی ضرورت ہے جیسے آپ کی سخاوت، ایفائے عہد، جرآت وصداقت، تحفظ شریعت، انسانی ہمدردی، صبر، کردار وعمل، عصبیت کی نفی، اسلام کے خلاف ملوکیت کی بہیمانہ شازش کو بے نقاب کرنا، ہدف قربانی، حسین علیہ السلام کے بغیر نوع انسانی تباہی، سیرت حسین علیہ السلام قرآن کی روشنی میں، معروف مفکرین، فلسفی، محدثین، محققین، مصنفین، مدبرین، اکابرین ودانشوران کی نظر میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی عظمت کو پڑھنا اور سمجھنا لازمی ہے۔

آج دنیا میں ظلم وستم وبربریت کا غلبہ ہے ایسی صورت حال میں امام حسین علیہ السلام کی سیرت کو اپنی شعار زندگی بنانا ہوگی۔ جیسے معرفت خداوندی، شریعت محمدؐ، اخلاقی اقدار کی بحالی، دنیا پر دیں کی حکمرانی، ملوکیت کی نیست و نابودی، انسانیت کی برتری، پاکیزگیِ نفس، امر بالمعروف ونہیں عن المنکر، عصمتِ فکر ونظر، احقاق اور ابطال باطل، جذبۂ حریت کی بیداری، ایثار، صبر وخداری، دنیا میں وآشتی، رنگ ونسل وعلاقائیت وفرقہ واریت کی نفی، سچے اصول کی فتح، مظلوموں کی دادرسی، جہل پر علم کی حکمرانی، استبداد، شاہی نظام، آمریت و اشتراکیت، سامراجی، صیہونی اور استعماری قوتوں کے خاتمہ کے لیے حسینی اور کربلاء کا مجسمہ بننا لازمی ہے:

گھر دیا حسین نے، سر دیا حسین نے
جو کوئی نہ کر سکا وہ کر دیا حسین نے

سب سے بہتر معاشرہ ہی مظہر کردار وعمل ہے۔ ظلم وحق کے خلاف آواز بلند نہ کرنا یہ بتاتا ہے کہ ہم میں فقدان پیغام کربلا ہے۔ جب اہل منبر ومحراب خاموش تو اہل فرش وقلم بھی خاموش!

□□□

> کربلا کی عزاداری 1386 سال سے مسلسل ہورہی ہے اور جب تک شمس وقمر، فرش وعرش، کوہ واقیانوس برقرار ہے یہ سلسلہ آب وتاب سے گریہ وزاری، آہ وبکا کے ساتھ مقصد شہدائے کربلا کو عام کیا جاتا رہے گا۔ دنیا کی تاریخ، ادب، مذہب یا کسی موضوع پر سب سے زیادہ تذکرہ ہوا ہے تو وہ لفظ 'کربلا' ہے۔ کربلا، اسلام، انسانیت، اخلاق اور محبت کی روح ہے۔ کربلا ضمیر کو زندہ رکھنے کا عنصر ہے، یہاں سے سبق حاصل ہوتا ہے کہ موت شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ کربلا ہونٹوں پر تبسم کے ساتھ شہید ہونے کی مثال ہے۔ کربلا حیات علم حاصل کرنے کا حوزہ ہے۔ یہ آہنی عزم پیدا کرتی ہے۔ کربلا ایک ایسا معرکہ ہے جہاں جنگ وجدل میں سن وسال کا کوئی لحاظ نہیں، بشریٰ کمال کا مظہر ہے۔ کربلا سجدہ گاہ وعبادت گاہ ہے۔ کربلا خود بینی وآگہی ہے۔ کربلا خیر خواہی اور خیر سگالی ہے۔ کربلا انسانی رشتوں کی پاسداری کا منبع ہے۔ حقیقتِ ابدی، توقیرِ ایمان اور تفسیرِ قرآن ہے۔ کربلا انسانی آزادی، ظلم سے مقابلہ، صبر وتحمل، شکرِ معبود، وفاداری اور بندگی پروردگار کی درسگاہ ہے۔

اسرائیلی فوج اور حکومت کے درمیان اختلافات عیاں

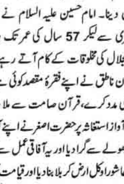

سید شاہ واصف حسن واعظی

دنیا میں کوئی ظلم مستقل نہیں رہتا۔ جب ظلم اپنی انتہا کو پہنچتا ہے تو خود ظالم کی زمین بھی اس کے خلاف بول اٹھتی ہے۔ آج یہی کچھ اسرائیل کے ساتھ ہورہا ہے۔ غزہ پر جاری اسرائیلی جارحیت، انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں، اور معصوم فلسطینی بچوں، عورتوں، اور بے گناہ شہریوں پر کی جانے والی فوجی یلغار نے وہ طوفان کھڑا کر دیا ہے جو نہ صرف عالمی سطح پر اسرائیل کی مخالفت کا سبب بن رہا ہے بلکہ خود اسرائیل کے اندر سے اٹھنے والی صداؤں نے اس جارح نظام کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ جس اسرائیل میں اپنی حکومت کے خلاف آواز اٹھانا غداری تصور کیا جاتا تھا، وہاں کے سب سے معتبر اخبار ہارٹز کے سینئر صحافی گیڈیون لیوی جب وزیر اعظم نتن یاہو کو ''ڈی'' اور ''پاگل'' لکھتے ہیں تو یہ ایک معمولی جملہ نہیں بلکہ ایک زخمی ضمیر کی پکار ہے، جسے اب دبایا نہیں جاسکتا۔

اسرائیلی عوام کا یہ اجتماعی شعور، جو اب سڑکوں پر اتر آیا ہے، کسی بیرونی سازش یا دشمن کی کارستانی نہیں بلکہ ظلم کے خلاف ایک فطری، انسانی اور اخلاقی ردعمل ہے۔ ہر روز تل ابیب، حیفہ، اور دیگر بڑے شہروں میں ہزاروں لوگ مظاہرے کر رہے ہیں۔ یہ صرف یرغمالوں کے اہل خانہ نہیں بلکہ وہ عام شہری ہیں جنہوں نے جنگ کو کبھی قومی فخر سمجھا تھا۔ آج وہی شہری، وہی سابق فوجی کمانڈر، وہی یہودی دانشور، نتن یاہو حکومت کے خلاف بول رہے ہیں، احتجاج کر رہے ہیں، اور فوج سے اپیل کر رہے ہیں کہ غزہ میں لڑنے سے انکار کردو۔ سچ پوچھئے تو یہ مناظر اسرائیل کی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کر رہے ہیں—ایسا باب جو شاید جلد ہی اسرائیلی فسطائیت کا خاتمہ ثابت ہوگا۔ یہ احتجاج محض جذباتی نہیں، بلکہ مدلل، منظم اور اخلاقی بنیادوں پر مبنی ہے۔ اپوزیشن لیڈر یائر لیپڈ نے خود اپنی ہی حکومت کو ''فاشسٹ'' قرار دے کر یہ واضح پیغام دیا ہے کہ اب بات سیاسی اختلاف سے بڑھ کر قومی نجات کی ہوچکی ہے۔ اسرائیل میں وہ قانون موجود ہے جو ملک کے خلاف بین الاقوامی مدد طلب کرنے کو غداری قرار دیتا ہے، لیکن جب خود اہل وطن عالمی برادری سے اپیل کرنے لگیں تو حکومت کو چاہیے کہ وہ آئینہ دیکھے، قانون کی آڑ میں مظالم چھپانے کے بجائے انصاف کا راستہ اپنائے۔

عالمی منظر نامہ بھی اب تیزی سے بدل رہا ہے۔ دنیا وہ نہیں رہی جو 2014 یا 2021 میں خاموشی سے اسرائیلی ظلم برداشت کرتی تھی۔ اب دنیا بھر کے میڈیا، انسانی حقوق کی تنظیمیں، اور سب سے اہم، خود عام انسان، اسرائیل کے خلاف صف آراء ہورہے ہیں۔ اٹلی کے شہر میلان میں جگہ جگہ پوسٹرز لگے ہیں جن پر لکھا ہے: ''اسرائیلیوں کا خیر مقدم نہیں''۔ نیدرلینڈ نے اسرائیلی وزراء اسموتریچ اور بن گویر کو اپنے ملک میں داخل ہونے سے روک دیا ہے، ان کے بیانات کو ''نفرت انگیز'' اور ''انسانیت دشمن'' قرار دیا گیا ہے۔ یہ معمولی سفارتی اقدامات نہیں بلکہ ایک واضح اشارہ ہیں کہ دنیا اب اسرائیلی جارحیت کو قبول نہیں کر رہی۔ امریکہ، جو اسرائیل کا سب سے بڑا حامی رہا ہے، اب خود اندر سے تقسیم کا شکار ہو چکا ہے۔ سابق صدر ڈونالڈ ٹرمپ، جو کل تک اسرائیلی پالیسیوں کی اندھی حمایت کرتے تھے، اب یہ کہنے پر مجبور ہوگئے ہیں کہ ''میرے لوگ اسرائیل سے نفرت کرنے لگے ہیں''۔ یہ بیان اس وقت آیا جب غزہ سے آنے والی تصویریں—جن میں نحیف ونڈھال فلسطینی بچے، زخمی عورتیں، تباہ حال اسپتال اور برباد بستیاں شامل تھیں—نے امریکی عوام کی آنکھیں کھول دیں۔ عالمی برادری اب صرف دیکھ نہیں رہی، بلکہ حرکت میں آرہی ہے۔ امریکہ کے مشرق وسطیٰ کے لیے خصوصی ایلچی نے حال ہی میں غزہ کے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور اسرائیلی رویے پر شدید تشویش ظاہر کی۔ یہ بھی ایک سچ ہے کہ اسرائیلی حکومت نے امدادی سامان کو سیاسی ہتھیار بنا دیا ہے۔ غزہ میں راشن لائنوں میں کھڑے بھوکے اور پیاسے لوگوں پر گولیاں چلانا کوئی افسانہ نہیں بلکہ دستاویزی حقیقت ہے۔ اسرائیلی فوجیوں کی بربریت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ وہ بھوک مٹانے کے لیے قطار میں کھڑے معصوم لوگوں کو بھی نشانہ بنانے سے گریز نہیں کرتے۔ یہ عمل انسانیت کے خلاف جرم کے زمرے میں آتا ہے، جس کی سزا بین الاقوامی عدالت انصاف کے چارٹر میں درج ہے۔

> دنیا کے بڑے ممالک بھی اب اسرائیل سے فاصلہ اختیار کر رہے ہیں۔ فرانس، جس نے سب سے پہلے ہمت دکھائی، اس نے اسرائیلی مظالم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی، اور آج اس کی پیروی کرتے ہوئے کینیڈا، پرتگال، مالٹا، اور دیگر یورپی ممالک بھی دو ریاستی حل کے لیے فعال ہو چکے ہیں۔ برطانیہ، جس نے 1948 میں اسرائیل کی پیدائش میں اہم کردار ادا کیا تھا، اب اسرائیل اور امریکہ کی ظالم جوڑی سے ہاتھ کھینچ چکا ہے۔ سعودی عرب نے بھی واضح کیا ہے کہ فلسطینی ریاست کے قیام تک کسی قسم کی معمول کی سفارتی بحالی ممکن نہیں۔ یہ سب کچھ ایک نئی تاریخ رقم کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ کی رکنیت پر بھی سوال اٹھنے لگے ہیں۔

دنیا کے بڑے ممالک بھی اب اسرائیل سے فاصلہ اختیار کر رہے ہیں۔ فرانس، جس نے سب سے پہلے ہمت دکھائی، اس نے اسرائیلی مظالم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی، اور آج اس کی پیروی کرتے ہوئے کینیڈا، پرتگال، مالٹا، اور دیگر یورپی ممالک بھی دو ریاستی حل کے لیے فعال ہوچکے ہیں۔ برطانیہ، جس نے 1948 میں اسرائیل کی پیدائش میں اہم کردار ادا کیا تھا، اب اسرائیل اور امریکہ کی ظالم جوڑی سے ہاتھ کھینچ چکا ہے۔ سعودی عرب نے بھی واضح کیا ہے کہ فلسطینی ریاست کے قیام تک کسی قسم کی معمول کی سفارتی بحالی ممکن نہیں۔ یہ سب کچھ ایک نئی تاریخ رقم کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ کی رکنیت پر بھی سوال اٹھنے لگے ہیں۔ اگر اسرائیل نے فلسطین میں اپنی دراندازی بند نہ کی اور دوریاستی حل پر عمل درآمد نہ کیا تو اس کی عالمی تنظیموں سے رکنیت ختم ہونے کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔ فرانس، سعودی عرب اور متعدد یورپی ممالک اس پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ بین الاقوامی قوانین کے تحت اگر کوئی ریاست مسلسل انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرے، اقوام متحدہ کی قراردادوں کو روندے، اور جنگی جرائم کا ارتکاب کرے، تو اسے اقوام متحدہ سے خارج بھی کیا جاسکتا ہے۔

اسرائیل کے اندر بھی ایک فکری بغاوت شروع ہو چکی ہے۔ دانشور طبقہ، سابق فوجی اہلکار، حتیٰ کہ کچھ مذہبی رہنما بھی اب نتن یاہو کے خلاف صف آراء ہیں۔ اس وقت فوج اور حکومت کے درمیان شدید اختلافات کی خبریں عام ہو چکی ہیں۔ حالیہ ایک میٹنگ میں فوجی افسران نے غزہ کو ملیامیٹ کرنے کے منصوبے پر نتن یاہو سے اختلاف کرتے ہوئے اسے غیر انسانی اور ناقابل عمل قرار دیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اب اسرائیلی قیادت نہ صرف عالمی برادری بلکہ اپنے اداروں کی حمایت بھی کھو رہی ہے۔ یہ سب اس جانب اشارہ ہے کہ اسرائیلی فسطائیت اپنے انجام کے قریب پہنچ چکی ہے۔ ظلم جب حد سے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے۔ نتن یاہو اور ان کی کابینہ نے جو خونی کھیل کھیلا، اس کی قیمت وہ اب اندرون ملک تنہائی، عالمی سطح پر نفرت، اور تاریخ میں ذلت کے ساتھ چکائیں گے۔ دنیا بدل رہی ہے، اور شاید پہلی بار ایک مظلوم قوم کی آہیں حقیقت میں انصاف کے دروازے کھٹکھٹا رہی ہیں۔

ہمیں، بطور انسان، بطور مسلمان، اور بطور عالمی شہری یہ سمجھنا ہوگا کہ خاموش رہنا اب جرم ہے۔ فلسطینیوں کی جدوجہد صرف زمین کی نہیں بلکہ انصاف، وقار، اور انسانیت کی بقا کی جدوجہد ہے۔ اگر آج ہم نے یہ آواز نہیں اٹھائی تو کل ہمیں تاریخ معاف نہیں کرے گی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی دنیا کے ان جری اقوام کی صف میں شامل ہوں جو ظلم کے خلاف کھڑے ہو رہے ہیں۔ ہماری خاموشی کہیں فلسطین کے بچوں کی قبر نہ بن جائے۔ OOO

روزنامہ صحافت

اعتماد کا بحران

سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن سے بہار کی ووٹر لسٹ سے نکالے گئے 65 لاکھ لوگوں کی تفصیلات مانگی ہیں، جو مر چکے ہیں اور مستقل طور پر ہجرت کر چکے ہیں۔ سپریم کورٹ نے یہ ہدایات ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمز (اے ڈی آر) کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے دی ہیں۔ عدالت نے کہا کہ الیکشن کمیشن کی جانب سے اپنائے گئے اسٹینڈرڈ آپریٹنگ طریقہ کار (ایس او پی) کے مطابق یہ معلومات ہر سیاسی جماعت کے نمائندوں کو دی جائیں گی۔ اے ڈی آر نے عدالت میں اپنی درخواست میں کہا تھا کہ 25 جولائی کو الیکشن کمیشن نے ایک پریس ریلیز جاری کی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ تقریباً 65 لاکھ ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹا دیے گئے ہیں۔ اے ڈی آر کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں 65 لاکھ ووٹروں کے ناموں کا ذکر ہے، لیکن ان ناموں کی کوئی فہرست نہیں دی گئی ہے۔ کمیشن خود بتائے کہ یہ 65 لاکھ لوگ کون ہیں؟ جنہوں نے ہجرت کی اور کون لوگ فوت ہوگئے۔ الیکشن کمیشن کو تین دن میں نکالے گئے ناموں کی تفصیلات جمع کرانا ہوں گی۔ جو نام نکالے گئے ہیں ان کی چھان بین کی جائے تو پتہ چلے گا کہ نظرثانی کا کام کس حد تک درست طریقے سے ہوا ہے۔ اگر نظرثانی میں کوئی تضاد پایا جاتا ہے تو سپریم کورٹ نئی ووٹر لسٹ کو مسترد کرسکتی ہے۔ ایسے میں بہار اسمبلی انتخابات پرانی ووٹر لسٹ کی بنیاد پر ہوں گے۔ قابل ذکر ہے کہ اپوزیشن پارٹیاں ووٹر لسٹ کی نظرثانی پر پارلیمنٹ میں بحث کرانے کا مطالبہ کر رہی ہیں جبکہ حکومت اس کے حق میں نہیں ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کی تشویش فطری ہے۔ تاہم جب اس معاملے کی سپریم کورٹ میں سماعت جاری ہے اور نظرثانی میں کوئی تضاد پایا جاتا ہے تو نظرثانی کو مسترد کیے جانے کے امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ اپوزیشن 12 اگست تک اگلی سماعت کا انتظار کرے، نئی فہرست کا مسودہ یکم اگست کو ہی شائع ہو چکا ہے اور کمیشن کے مطابق یہ فہرست تمام سیاسی جماعتوں کو فراہم کردی گئی ہے، جس کی بنیاد پر سیاسی کارکن نظرثانی کے کام کا معیار بھی چیک کر سکتے ہیں۔ دراصل تنازعہ کی سب سے بڑی وجہ الیکشن کمیشن کی جلد بازی ہے۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ بہار میں ووٹر لسٹ کی نظرثانی کا کام پہلے ہی ایک بار ہو چکا ہے۔ لیکن الیکشن کمیشن ایک بار پھر مکمل نظرثانی کر رہا ہے۔ اگر کافی وقت لگا کر نظرثانی کی جاتی تو شاید تنازعہ کی گنجائش نہ رہتی یا بہت کم ہوتی۔ ویسے بھی اب الیکشن کمیشن کو تفصیلات بتانا ہوں گی اور بتانا ہوگا کہ ووٹر لسٹ سے کس کے نام اور کیوں نکالے گئے ہیں۔ دراصل اس سارے تنازع کی بڑی وجہ الیکشن کمیشن پر اعتماد کا فقدان ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے کمیشن کی غیر جانبداری پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ اب نظرثانی پر اٹھنے والے تنازعہ نے کمیشن کو ایک بار پھر شکوک و شبہات میں ڈال دیا ہے۔ اس شک کو دور کرنا الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے۔ تاہم ووٹر لسٹوں میں بے ضابطگی کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس بارے میں شکایات تقریباً ہر الیکشن میں سامنے آتی ہیں۔ بہت سے ووٹروں کے نام فہرست سے حذف ہونے کی وجہ سے ووٹنگ سے محروم ہونے کی شکایت کرتے دیکھا اور سنا جاتا ہے۔ لیکن آج کے ڈیجیٹل دور میں انسانی غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔

شیواجی نگر میں بچوں کی اسمگلنگ کا ریکیٹ بے نقاب

6دن کے بچے کو 5.5لاکھ روپے میں فروخت کرنے کی کوشش کرنے والے 5افراد پر مقدمہ

ممبئی: بچوں کی اسمگلنگ کے ایک چونکا دینے والے معاملے میں، گوونڈی کی شیواجی نگر پولیس نے چھ دن کے بچے کو 5.5 لاکھ روپے میں بیچنے کی کوشش میں ملوث ایک ریکٹ کا پردہ فاش کیا ہے۔ ایک منصوبہ بند کارروائی میں، پولیس نے پانچ افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے، جن میں بچے کی ماں، باپ اور دیگر ملزمین شامل ہیں۔ ایف آئی آر کے مطابق یہ کارروائی تھانے (مغربی) کے یورگاؤں کی رہنے والی 29 سالہ میوری لکشمی نارائن ونم کی شکایت کے بعد کی گئی۔ مئی 2025 میں، سماجی کارکن ڈاکٹر بنوورگیز کو ایک مخبر نے اطلاع دی کہ سمیر نامی ایک شخص شیواجی نگر علاقے میں شیر خوار بچے کی فروخت میں ملوث ہے۔ ڈاکٹر بنوورگیز نے میوری کے شوہر لکشمی نارائن ونم کو مطلع کیا اور سمیر کا موبائل نمبر شیئر کیا، اس سے دعووں کی تصدیق کرنے کو کہا۔ لکشمی نارائن نے سمیر سے رابطہ کیا، جس نے تصدیق کی کہ وہ نوزائیدہ بچے کو فروخت کرنے کا بندوبست کر سکتا ہے۔ اس کے بعد میوری، لکشمی نارائن اور ڈاکٹر ورگیز نے شیواجی نگر کے لوٹس جنکشن پر سمیر کے ساتھ میٹنگ طے کی۔ میٹنگ کے دوران، سمیر نے ابتدائی طور پر نوزائدہ بچے کی قیمت 4 لاکھ روپے بتائی، جس کی پیدائش ایک ماہ کے اندر ہوئی ہے، اور 50 ہزار روپے ایڈوانس کا مطالبہ کیا۔ لکشمی نارائن نے رقم پر بات چیت کی اور سودے کو طے کرنے کے لیے 10 ہزار روپے ادا کیے، جبکہ مزید تفصیلات کے لیے سمیر سے رابطے میں رہے۔ 6 اگست کو سمیر نے میوری کو بتایا کہ اب ایک لڑکا بچہ فروخت کے لیے دستیاب ہے، اور اس کی قیمت بڑھ کر 5.5 لاکھ روپے ہوگئی ہے۔ انہوں نے اصرار کیا کہ معاہدہ اسی دن مکمل ہونا چاہئے۔ ڈاکٹر ورگیز نے فوری طور پر اے ڈی سی پی ڈاکٹر مہیش پاٹل کو مطلع کیا، جس کے بعد ڈی سی پی سمیر شیخ نے زون 6 سے ایک ٹیم تعینات کی جس کی قیادت پولیس انسپکٹر دھننجے شندے، شیواجی نگر پولس اسٹیشن کے پی ایس آئی جے شری سالوکھے اور چونا بھٹی پولیس اسٹیشن کے اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر نوناتھ کالے کی قیادت میں کی گئی۔ پولیس نے تیزی سے کام کیا اور ڈاکٹر ورگیز، میوری اور لکشمی نارائن کی مدد سے لوٹس جنکشن پر جال بچھایا۔

پولیس کے مطابق سمیر نے ناسرین نامی خاتون (بعد میں جس کی شناخت ناظمہ اسلم شیخ، 35) کے نام سے کی گئی، کے ساتھ مل کر بچے کو خریداروں تک پہنچایا۔ تھوڑی دیر بعد ناسرین اور اس کی والدہ 72 سالہ فاطمہ محمود علی شیخ ایک شیر خوار بچے کے ساتھ موقع پر پہنچیں۔ انہوں نے بچے کو میوری کے حوالے کیا اور اسپتال کے دستاویزات بھی پیش کیے جس میں بتایا گیا تھا کہ بچے کی والدہ سمایا عرفان خان تھیں جنہوں نے یکم اگست کو شیواجی نگر کے ایس این اسپتال میں بچے کو جنم دیا تھا۔ پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے پانچ ملزمین کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے اور اس کی تحقیقات کررہی ہے۔

ریلائنس نے سرکاری خزانے میں 2.19 لاکھ کروڑ روپے جمع کیے

ممبئی: ملک کے معروف صنعت کار مکیش امبانی کی کمپنی ریلائنس انڈسٹریز نے مالی سال 2024-25 کے دوران مختلف ٹیکسوں، لیویز، اسپیکٹرم چارجز اور دیگر اشیاء کے تحت سرکاری خزانے میں 2,10,269 کروڑ روپے کا حصہ دیا ہے۔ جو گزشتہ مالی سال کے 1,86,440 کروڑ روپے سے 12.8 فیصد زیادہ ہے۔ یہ پہلا موقع ہے جب قومی خزانے میں ریلائنس کا حصہ 2 لاکھ کروڑ روپے سے تجاوز کر گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مالی سال 2020 سے مالی سال 2025 تک یعنی پچھلے چھ برس میں ریلائنس نے 10 لاکھ کروڑ سے زیادہ جمع کیے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ریلائنس وہ کمپنی ہے جو ملک کے خزانے میں سب سے زیادہ حصہ ادا کرتی ہے۔ ریلائنس انڈسٹریز کی سالانہ رپورٹ میں کمپنی نے پچھلے 10 سال کا حساب بھی دیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کمپنی نے گزشتہ 10 سالوں میں اپنے شیئر ہولڈرز کو 5 گنا قیمت دی ہے۔

پرتھوی راج چوان کو سناتن سنستھا کا 10 کروڑ کا ہتک عزت نوٹس

مالیگاؤں بم دھماکہ کیس کے حالیہ عدالتی فیصلے کے بعد ’سناتنی دہشت گردی‘ کے بیان پر کارروائی

کولہاپور: سناتن سنستھا کے ٹرسٹی کی جانب سے مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس کے سینئر رہنما پرتھوی راج چوان کو مالیگاؤں بم دھماکہ کیس کے حالیہ عدالتی فیصلے کے بعد ”سناتنی دہشت گردی“ کے بیان پر 10 کروڑ روپے کا ہتک عزت کا نوٹس ارسال کیا گیا ہے۔ یہ اقدام چوان کے اس بیان کے تناظر میں سامنے آیا ہے جس میں انہوں نے مالیگاؤں دھماکہ کیس کے فیصلے کے بعد سناتن دھرم کو مبینہ طور پر دہشت گردی سے جوڑا تھا۔ سناتن سنستھا کے ترجمان ابھے ورتک نے بدھ کو جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں دعویٰ کیا کہ مالیگاؤں کیس کے عدالتی فیصلے نے کانگریس کے زیر قیادت نام نہاد زعفرانی دہشت گردی کے بیانیے کی سازش کو بے نقاب کردیا ہے۔ ان کے مطابق، اس سازش کی حقیقت آشکار ہونے کے بعد چوان نے سناتن دھرم کو نشانہ بنا کر اصل توجہ ہٹانے کی کوشش کی۔

اگرچہ چوان نے بعد میں اپنے بیان کی وضاحت دیتے ہوئے کہا کہ ان کا اشارہ سناتن دھرم نہیں بلکہ سناتن سنستھا کی طرف تھا، جسے انہوں نے ایک دہشت گرد تنظیم" قرار دیا، لیکن ورتک نے اس وضاحتی بیان کو بھی بے بنیاد، گمراہ کن اور جھوٹا قرار دیا۔ ورتک کے مطابق اس سلسلے میں سناتن سنستھا کے ٹرسٹی ویریندر مراٹھے کی جانب سے چوان کو 10 کروڑ روپے کا ہتک عزت کا قانونی نوٹس بھیجا گیا ہے اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ غیر مشروط معافی مانگیں، بصورت دیگر انہیں قانونی کارروائی کا سامنا کرنا ہوگا۔ نوٹس میں چوان سے کہا گیا ہے کہ وہ 15 دن کے اندر اندر تحریری معافی نامہ جاری کریں، جسے اسی اہمیت کے ساتھ شائع کیا جائے جس طرح اصل بیان کو میڈیا میں جگہ ملی تھی۔ مزید یہ کہ وہ آئندہ کسی قسم کا ہتک آمیز بیان دینے سے گریز کریں اور قانونی کارروائی کے اخراجات کے طور پر 10,000 روپے کی ادائیگی کریں۔

اس قانونی نوٹس میں سنستھا کے اعزازی قانونی مشیر اور بامبے ہائی کورٹ کے وکیل رام داس کیسرکر نے کہا ہے کہ چوان کے ریمارکس نے سنستھا کی ساکھ کو نقصان پہنچایا ہے اور اس کے ہزاروں ماننے والوں کے جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے۔ نوٹس میں تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر مقررہ مدت میں جواب نہ دیا گیا تو سناتن سنستھا کی جانب سے چوان کے خلاف فوجداری اور دیوانی دونوں طرح کے مقدمات دائر کیے جائیں گے۔

نمستے ابھیان: نظم وضبط اور وقار کے ساتھ ٹکٹ کی جانچ کی نئی تعریف

”مٹھی میں صرف پانچ انگلیاں نہیں، بلکہ نمستے میں دس انگلیاں - طاقتور، بامقصد اور باوقار“

ممبئی: ویسٹرن ریلوے کے ممبئی سینٹرل ڈویژن نے ایک سوچی سمجھی اور اخلاقی بنیادوں پر مبنی پہل شروع کی ہے: نمستے ابھیان، مختصراً عاجزی اور مضبوط ٹکٹ امتحان“۔ مہم ایک ایسا فلسفہ ہے جو عاجزی کو ضم کرتا ہے، وقار اور ہمدردی کے ساتھ حکمرانی کے نفاذ کو یقینی بناتا ہے۔ اس اقدام کے مرکز میں وقار، تحفظ، مفاد عامہ، ہمدردی اور جوابدہی جیسی اقدار کے لیے گہری وابستگی ہے۔ ابھیان کا مقصد ٹکٹ چیک کرنے والے عملے کے درمیان اعتماد بحال کرنا، ان کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مسافروں کے مجموعی تجربے کو بڑھانا ہے۔ اس اقدام کے تحت، بوریولی اسٹیشن پر 06 اگست 2025 کو ایک بڑے پیمانے پر قلعہ ٹکٹ چیکنگ آپریشن کیا گیا تھا۔ ریلوے پروٹیکشن فورس اور سرکاری ریلوے پولیس کے تعاون کے ساتھ 300 سے زیادہ ٹکٹ چیکنگ عملہ اس مہم کا حصہ تھا۔ نتیجے کے طور پر، تقریباً 5,200 بغیر ٹکٹ کے مسافروں کا پتہ چلا اور جرمانہ کی رقم روپے 13.50 لاکھ روپے جمع ہوئے۔ حفاظت اور شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے، خصوصی طور پر ڈیزائن کردہ حفاظتی جیکٹ ٹی ٹی ای کو دی گئی ہیں۔ ان جیکٹ میں باڈی کیمرا، ہینڈ ہیلڈ ٹرمینل (HHT)، اضافی کرایہ ٹکٹ (EFT) بک اور عوامی اعلانات کے لیے منی اسپیکر ہوتے ہیں۔ یہ تکنیکی انضمام ٹکٹ کی جانچ کرنے والے عملے کو جسمانی اور قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے، جبکہ ساتھ ہی ساتھ مسافروں کی بات چیت میں شفافیت اور جوابدہی کو تقویت دیتا ہے۔ ابھیان کا ایک اور اہم جزو اسٹیشن کے احاطے میں قبل از حراست علاقوں کی تشکیل ہے۔ یہ CCTV نگرانی کے تحت مقامی زونز ہیں، جو بغیر ٹکٹ کے مسافروں کے ساتھ کنٹرول اور احترام کے ساتھ نمٹنے کے لیے نامزد کیے گئے ہیں۔ یہ اقدام سرکاری دفاتر میں ممکنہ تنازعات اور غیر ضروری تصادم سے بچنے میں مدد کرتا ہے، مسافروں اور عملے دونوں کے ساتھ منصفانہ سلوک کو یقینی بناتا ہے۔ کمرشل ڈپارٹمنٹ کے افسران نے موثر مواصلات اور پیشہ ور مسافروں کو سنبھالنے پر مرکوز ورکشاپس کا انعقاد کیا۔ نمستے ابھیان اس بات کی ایک طاقتور مثال ہے کہ کس طرح حکمرانی مضبوط اور حساس دونوں ہوسکتی ہے۔ یہ اخلاقی عوامی انتظامیہ کے نمونے کے طور پر کھڑا ہے جو نظم وضبط کی قدر کرتا ہے۔ ردعمل کے اقدامات پر انحصار کرنے کے بجائے، یہ ایک فعال اور منظم انداز اپناتا ہے، جو انصاف کو برقرار رکھتا ہے، اعتماد کو فروغ دیتا ہے، عوامی املاک کی حفاظت کرتا ہے اور فرنٹ لائن اہلکاروں کے حوصلے کو محفوظ رکھتا ہے۔

اسکولوں میں نجی اداروں کے ذریعے اساتذہ کی بھرتی کر کے میونسپل اسکولوں کی نجکاری کی سازش؟

★ کروڑوں روپے خرچ کر کے اسکولوں کی عمارتیں بنانے والی میونسپل کارپوریشن کے پاس اساتذہ کی بھرتی کے لیے پیسے نہیں؟★ رُکن اسمبلی اسلم شیخ کا سنگین الزام اور ریاستی حکومت سے سوال

ممبئی: رُکن اسمبلی اسلم شیخ نے آج مالونی ٹاؤن شپ اسکول میں منعقدہ اساتذہ–والدین میٹنگ میں سخت موقف اپناتے ہوئے کہا کہ مالونی ٹاؤن شپ اسکول (ممبئی پبلک اسکول) کسی بھی قیمت پر کسی نجی ادارے کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔ اگر اس کے لیے جدوجہد بھی کرنی پڑی تو ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے، لیکن طلباء کے مستقبل سے کوئی سمجھوتہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ بتایا جا رہا ہے کہ بی ایم سی (بریہن ممبئی مہانگر پالیکا) کے تعلیم محکمہ نے حال ہی میں مالونی ٹاؤن شپ اسکول کی چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کی کلاسز نجی ادارے کو دینے کا فیصلہ کیا ہے، جس کے خلاف والدین میں شدید غصہ ہے۔ اس فیصلے سے بی ایم سی کے اساتذہ کو بے روزگاری کا سامنا کرنے کا خدشہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے اسلم شیخ نے کہا کہ ایک طرف میونسپل کارپوریشن کروڑوں روپے خرچ کر کے اسکولوں کی شاندار عمارتیں تعمیر کر رہی ہے، تو دوسری طرف نجی اداروں کے ذریعے اساتذہ کی بھرتی کا عمل چلایا جا رہا ہے۔ کیا یہ بی ایم سی اسکولوں کی نجکاری کی سازش نہیں ہے؟ والدین اور عوام کے ذہنوں میں یہی سوال اور خدشہ پیدا ہو رہا ہے، اور اسے بے بنیاد کہنا بھی ممکن نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسی اسکول یعنی مالونی ٹاؤن شپ انگلش اسکول میں نویں اور دسویں جماعت کے لیے بھی نجی ادارے کے ذریعے اساتذہ کی تقرری کی گئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان جماعتوں کو نجی ادارے کے حوالے کس بنیاد پر کیا گیا؟ اور اب اطلاع ملی ہے کہ سی بی ایس ای بورڈ کی کلاسز بھی نجی ادارے کو سونپنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اگر واقعی نویں و دسویں کے لیے اساتذہ موجود نہیں تھے، تو پھر میونسپل کارپوریشن نے کروڑوں کی عمارت بنانے کے باوجود اساتذہ کی بھرتی کیوں نہیں کی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ محکمہ تعلیم کے کچھ افسران مخصوص نجی اداروں کو فائدہ پہنچانے کے ارادے سے بھرتی نہیں کر رہے؟ اس پوری معاملے کی مکمل تحقیقات ہونی چاہیے اور ذمہ دار افسروں کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہیے۔ واضح رہے کہ مالونی ٹاؤن شپ اسکول کی چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کی کلاسز نجی ادارے کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، جس کی مخالفت والدین، عوام اور اسکول مینجمنٹ کمیٹی کے اراکین بھی کر رہے ہیں۔ اسکول میں پہلی سے آٹھویں تک تمام کلاسوں کے لیے بی ایم سی کے اساتذہ موجود ہیں، ایک بھی کلاس روم خالی نہیں ہے۔ ایسے میں نجی ادارے کے ذریعے اساتذہ کی تقرری کیوں کی جا رہی ہے؟

اسلم شیخ نے سوال کیا کہ نجی ادارے کے اساتذہ تعلیم کے معیار کو یقینی بنا پائیں گے؟ جب حکومت نے لازمی اور مفت تعلیم کا قانون دیا ہے، تو ایسے میں نجی ادارے کی جانب سے داخلے نہ دینا کیا تعلیم کے حق پر حملہ نہیں؟ اگر نجی ادارے کے اساتذہ نوکری چھوڑ دیں تو بچوں کے تعلیمی نقصان کی تلافی کون کرے گا؟ ان تمام سوالات کے ساتھ رُکن اسمبلی اسلم شیخ نے اس نجی ادارے کے ذریعے تقرری کی سخت مخالفت کی ہے۔

پربھنی کے سابق ایم ایل اے بابا جانی درانی کانگریس میں شامل

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس (شرد پوار گروپ) سے وابستہ سابق رکن اسمبلی بابا جانی درانی نے 7 اگست کو ممبئی میں منعقدہ ایک اہم سیاسی پروگرام کے دوران کانگریس پارٹی میں باضابطہ شمولیت اختیار کر لی۔ ان کے ہمراہ متعدد کارکنان نے بھی پارٹی کا ساتھ دیا۔ یہ شمولیت ریاستی کانگریس صدر ہرش وردھن سپکل اور سابق وزیر و موجودہ ایم ایل اے امیت ولاس راؤ دیشمکھ کی موجودگی میں عمل میں آئی، جس سے اس واقعے کو خصوصی اہمیت حاصل ہوگئی۔ یہ پارٹی داخلہ تقریب ممبئی میں واقع ریاستی دفتر میں منعقد کی گئی، جہاں پربھنی ضلع کے موجودہ و سابق عہدیداران اور مختلف عوامی نمائندوں نے بھی کانگریس میں شمولیت اختیار کی۔ اس موقع پر ونچیت بہوجن اگھاڑی کے فعال رکن عالمگیر خان نے بھی کانگریس میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ تقریب میں سابق رکن پارلیمان تکارام رینگے پاٹل، سٹی ضلع صدر ندیم انعامدار، سابق ڈپٹی میئر بھگوان واگھمارے، یوتھ ضلع صدر امول جادھو، ریاستی نائب صدر سدھارتھ ہٹیامبیرے، بالا صاحب دیشمکھ، روی راج دیشمکھ سمیت پربھنی ضلع سے تعلق رکھنے والے کانگریس کے کئی اہم عہدیدار موجود تھے، جن کی موجودگی نے اس سیاسی تبدیلی کو اور زیادہ تقویت بخشی۔

ٹرمپ کے درآمدی ڈیوٹی میں اضافے سے شیئر بازار میں گراوٹ

ممبئی: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی طرف سے ہندوستانی مصنوعات پر درآمدی ڈیوٹی 25 فیصد بڑھا کر 50 فیصد کرنے کے بعد جمعرات کو مقامی شیئر بازاروں میں فروخت کا رجحان رہا۔

تادم تحریر بی ایس ای کا حساس انڈیکس سینسیکس 399.46 پوائنٹس گر کر 80,144.53 پوائنٹس اور نیشنل اسٹاک ایکسچینج (این ایس ای) کا نفٹی 130.60 50 پوائنٹس گر کر 24,443.60 پوائنٹس پر آ گیا۔ نفٹی 24,387.55 پوائنٹس اور 24,464.20 پوائنٹس تک نیچے چلا گیا۔ سینسیکس بھی ایک وقت میں 79,979.05 پوائنٹس کو چھونے کے بعد 80,421.84 پوائنٹس تک چلا گیا۔ ایچ ڈی ایف سی بینک اور آئی ٹی سی کو چھوڑ کر سینسیکس میں دیگر کمپنیوں کے شیئر گرے۔ میٹل، فارما اور آئل اینڈ گیس گروپس کی کمپنیاں سب سے زیادہ دباؤ میں رہیں۔ سینسیکس میں اڈانی پورٹس 3 فیصد سے زیادہ گراوٹ کے ساتھ کاروبار کر رہا تھا۔

سڑکوں پر تجاوزات پر میونسپل کارپوریشن کا بلڈوزر چلا

بھادواڑ سے پائپ لائن کلیان روڈ تک کارروائی تیز

بھیونڈی: بھیونڈی- نظام پور سٹی مہانگر پالیکا نے شہر میں تجاوزات کے خلاف سخت رویہ اپنایا اور آج ایک بڑی انہدامی مہم شروع کی۔ میونسپل کمشنر انمول ساگر، ایڈیشنل کمشنر وٹھل ڈاکے، ڈپٹی کمشنر انکروچمنٹ وکرم دراڈے کی ہدایات کے مطابق میونسپل کارپوریشن کی اینٹی انکروچمنٹ ٹیم نے ڈویژن نمبر 2 کے تحت بھادواڑ سے تیمگھر کلیان روڈ کے راستے غیر قانونی تجاوزات کے خلاف کارروائی کی۔ اس دوران اسسٹنٹ کمشنر مانک جادھو، بیٹ انسپکٹر رماکانت مہاترے، محکمہ انکروچمنٹ کے مقامی پولیس فورس کے اہلکار بھی موجود تھے۔ ٹیم نے علاقے میں فٹ پاتھوں، سڑکوں کے کنارے اور عوامی مقامات پر قائم تجاوزات کو ہٹا دیا۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ یہ کارروائی نہ صرف ٹریفک کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے کی جا رہی ہے بلکہ مجوزہ میٹرو منصوبے کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری ہے۔ غور طلب ہے کہ اس راستے سے میٹرو کی انڈر گراؤنڈ لائن تجویز کی گئی ہے، جس کے لیے اس جگہ کو خالی کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ اسی طرح ڈویژن کمیٹی نمبر 1 کے تحت گایتری نگر سے بھیونڈی ایس ٹی بس ڈپو تک بینر پوسٹروں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ ڈویژن کمیٹی نمبر 5 کے تحت شیواجی چوک، بنجر پٹی ناکہ، بازار پیٹھ وغیرہ علاقوں میں غیر قانونی طور پر لگائے گئے بینر پوسٹروں کو ہٹا دیا گیا ہے۔ ڈویژن کمیٹی نمبر 4 کے تحت بھنڈاری کمپاؤنڈ، نارپولی، گولڈن ہوٹل وغیرہ مقامات پر بینر پوسٹرز کے خلاف کارروائی کی گئی۔ میونسپل کارپوریشن ذرائع کے مطابق آئندہ بھی ایسی تجاوزات کے خلاف سخت کارروائی جاری رہے گی۔ شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ سرکاری املاک پر ناجائز قبضہ نہ کریں بصورت دیگر قانونی کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

بابا صدیقی قتل کیس: فوٹو گرافر چیتن پرادھی کی ضمانت مسترد

ممبئی: خصوصی مکوکا عدالت نے نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے رہنما بابا صدیقی کے قتل کے معاملے میں گرفتار 27 سالہ فوٹو گرافر چیتن پرادھی کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ ملزم پر الزام ہے کہ اس نے شوٹر کو پناہ دینے کے ساتھ ساتھ فائرنگ کی مشق کے لیے جگہ تلاش کرنے میں بھی اعانت فراہم کی۔ عدالت نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ فی الحال جو شواہد استغاثہ کی جانب سے پیش کیے گئے ہیں، ان سے بظاہر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پرادھی جرم میں ملوث ہے۔ عدالت نے اس بنیاد پر بھی ضمانت دینے سے انکار کیا کہ ملزم کے دوبارہ اسی نوعیت کے جرم میں ملوث ہونے کا امکان رد نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ وہ مبینہ طور پر ایک مجرمانہ گروہ کا رکن ہے۔ چیتن پرادھی نے اپنی ضمانت کی درخواست میں تمام الزامات کی تردید کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اسے جھوٹے طور پر پھنسایا گیا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ کسی منظم جرائم کے نیٹ ورک کا رکن نہیں ہے اور نہ ہی کسی سازش یا مجرمانہ سرگرمی میں اس کا کردار ہے۔ اس نے مزید کہا کہ اس پر کسی مالی فائدے کے حصول کا بھی الزام ثابت نہیں ہوتا۔ درخواست گزار نے دلیل دی کہ اگرچہ کال ڈیٹا ریکارڈ کے ذریعے اس کا رابطہ شریک ملزمین پردیپ ڈمبرے، سمبھاجی پارادی اور چیتن اسپئیر سے ثابت ہوا ہے، لیکن محض بات چیت کسی سازش کا ثبوت نہیں بن سکتی اور اس بنیاد پر مجرمانہ سازش کا دعویٰ درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔ دوسری جانب خصوصی سرکاری وکیل مہیش مولے نے ضمانت کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ شریک ملزمین کے اعترافات اگر مکمل طور پر دیکھے جائیں تو ابتدائی طور پر یہ واضح ہوتا ہے کہ چیتن پرادھی نے اس جرم میں اہم کردار ادا کیا۔ مولے نے بتایا کہ چونکہ وہ کرائم سنڈیکیٹ کا رکن تھا، اس لیے اس نے نہ صرف شوٹر کو پناہ دی بلکہ شوٹنگ کی مشق کے لیے جگہ فراہم کرنے میں بھی تعاون کیا، جس سے اس کے ملوث ہونے کی تصدیق ہوتی ہے۔

قابل ذکر ہے کہ بابا صدیقی، جو کہ تین مرتبہ کانگریس کے رکن اسمبلی رہ چکے تھے اور بعد میں اجیت پوار کی قیادت والی این سی پی میں شامل ہوئے تھے، 12 اکتوبر 2024 کو گولی مار کر قتل کر دیے گئے تھے۔ یہ واقعہ باندرہ میں اس وقت کے ایم ایل اے ذیشان صدیقی کے دفتر کے باہر پیش آیا۔ پولیس کے مطابق، اس واردات میں شامل دو شوٹرز اور ایک مفرور ملزم نے فائرنگ سے پہلے کئی دنوں تک جائے واردات کا مشاہدہ کیا تھا۔ پولیس نے اب تک اس کیس میں 19 افراد کو گرفتار کیا ہے، جن کا تعلق مبینہ طور پر لارنس بشنوئی گینگ سے ہے۔

چندریان-4 مشن مخصوص تکنیکی ترقی کو بروئے کار لائے گا: جتیندر سنگھ

نئی دہلی: سائنس اور ٹیکنالوجی، ارضیاتی سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج)، وزیر اعظم کے دفتر کے وزیر مملکت نیز عملہ، عوامی شکایات اور پنشن کے وزیر مملکت، ایٹمی توانائی اور خلائی محکمے کے وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج راجیہ سبھا میں ایک سوال کے تحریری جواب میں بتایا کہ چندرایان-4 مشن چاند سے حاصل کردہ نمونوں کو آلودگی سے محفوظ رکھنے اور ان کے محفوظ انتظام وذخیرہ کو یقینی بنائے گا۔ اس مقصد کے لیے لیک پروف سیمپل کینسٹرز کو ایک ایسے سیمپل کیوریشن مرکز میں منتقل کیا جائے گا۔

گراوٹ کے بعد اسٹاک مارکیٹ سنبھل گیا

ممبئی: بیرون ملک سے ملنے والے مثبت اشاروں کے درمیان، آخری دو گھنٹے میں ہوئی خریداری کی وجہ سے جمعرات کو گھریلو اسٹاک مارکیٹوں میں تیزی لوٹ آئی اور اہم انڈیکس سبز نشان میں بند ہوئے۔ بی ایس ای کا 30 حصص کا حساس انڈیکس سینسیکس 79.27 پوائنٹس یعنی 0.10 فیصد بڑھ کر 80623.26 پوائنٹس پر اور نیشنل اسٹاک ایکسچینج (این ایس ای) کا نفٹی 21.95 پوائنٹ (0.09 فیصد) بڑھ کر 24596.15 پوائنٹس پر بند ہوا۔

آسٹریلیا کے آرمی چیف اس ماہ ہندوستان کا دورہ کریں گے

نئی دہلی: آسٹریلوی فوج کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل سائمن اسٹیورٹ 10 سے 14 اگست تک بھارت کا دورہ کرنے والے ہیں، جس کے دوران وہ بھارتی آرمی چیف جنرل اوپیندر دویدی اور وزارت دفاع کے دیگر اعلیٰ حکام سے اعلیٰ سطحی بات چیت کریں گے۔ ان کا یہ دورہ ہندوستان کے چیف آف ڈیفنس اسٹاف کے آسٹریلیا کے سفر کے صرف چار ماہ بعد ہوا ہے۔

محکمہ موسمیات کی ممبئی میں ہلکی بارش کی پیش گوئی

ممبئی: ہندوستانی محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے جمعرات کو ممبئی اور مضافاتی علاقوں میں ہلکے سے اوسط درجے کی بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ یہ جنوب مغربی مانسون کی موجودہ سرگرمیوں کا حصہ ہے۔ اگست میں مانسون کے کمزور ہونے کا امکان ہے۔ ایک ہفتہ کے بعد آج صبح شہر کے کئی علاقوں میں ہلکی بارش ہوئی۔ گزشتہ روز بھی بعض علاقوں میں بارش کا سلسلہ رات بھر جاری رہا۔ شہر میں آج امس بھری گرمی رہنے کی توقع ہے اور دوپہر میں نمی اپنے عروج پر پہنچ سکتی ہے۔ ممبئی اور تھانے کے کچھ علاقوں میں اگلے چند گھنٹوں میں ہلکی بارش متوقع ہے۔

BRIHANMUMBAI MUNICIPAL CORPORATION

میونسپل کارپوریشن آف گریٹر ممبئی

ای ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر دستاویز آئی ڈی نمبر	بولی نمبر: 2025_ MCGM_1207548_1
موضوع	میونسپل پاور لانڈری میں تمام میونسپل ہیلتھ انسٹی ٹیوٹ کو لانڈری کی خدمات آسانی سے فراہم کرنے کے لیے نجی فرموں کے ذریعے لانڈری کی مختلف سرگرمیوں کا کام۔
ٹینڈر جاری کرنے اور فروخت کی تاریخ	06.08.2025 وقت 16.00 بجے سے
ٹینڈر کی فروخت کی آخری تاریخ اور وقت	14.08.2025 وقت 16.00 بجے سے
اے) نام	شری این ٹی جادھو
بی) موبائل نمبر	9769005647
ایم سی جی ایم ویب سائٹ	https://portal.mcgm.gov.in/ https://mahatenders.gov.in
ای میل ایڈریس	aempl.me@mcgm.gov.in

دستخط
ایگزیکٹو انجینئر میک (ساؤتھ)
PRO/1232/ADV/2025-26

اپنی مرضی سے اپنا علاج نہ کریں

WESTERN RAILWAY

الیکٹریکل پاور ورک

Sr. DEE/P/BCT، ممبئی سینٹرل، ممبئی، مدعو کرتے ہیں ٹینڈر نوٹس نمبر: EL-81-880-WA-72 (R-2). مورخہ 04.08.2025۔ کام اور مقام: جوراوان-سورت سیکشن: چار پرانے زنگ آلود اور خستہ حال اسٹیل اسٹیجنگ اور ایچ وائرنگ/آر سی ٹینکوں کو تبدیل کرنے کے سلسلے میں الیکٹریکل (پاور) کا کام۔ تقریباً کام کی قیمت: روپے -/61,39,625۔ ای ایم ڈی: روپے -/1,22,800۔ جمع کرانے کی تاریخ اور وقت: 02.09.2025، 15:00 بجے تک۔ کھلنے کی تاریخ اور وقت: 02.09.2025 کو 15:30 بجے۔ مزید تفصیلات کے لیے براہ کرم ہماری ویب سائٹ www.ireps.gov.in دیکھیں۔
0466
Like us on : facebook.com/WesternRly

BRIHANMUMBAI MUNICIPAL CORPORATION

میونسپل کارپوریشن آف گریٹر ممبئی

ایگزیکٹو انجینئر (ٹرانسپورٹ) مغربی مضافات

ای ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر دستاویز نمبر	2025_MCGM_1208098_1
تنظیم کا نام	برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن
موضوع	ایگزیکٹو انجینئر (ٹرانسپورٹ) مغربی مضافات کے تحت سانتا کروز گیراج میں پورٹیبل آفس کیبنٹ کنٹینر کی فراہمی، ڈیزائن اور تنصیب۔
اسکروٹنی فیس	روپے 1452.00+(18٪ جی ایس ٹی)
بڈ سیکیورٹی ڈپازٹ/ ای ایم ڈی	روپے -/16,100.00
ٹینڈر جاری کرنے اور فروخت کی تاریخ	07.08.2025 وقت 11.00 بجے سے
ٹینڈر کی فروخت کی آخری تاریخ اور وقت اور بڈ سیکیورٹی ڈپازٹ جمع کی رسید	14.08.2025 وقت 16:00 بجے تک
پیکٹ اے، بی اور پیکٹ سی جمع کروانا (آن لائن)	14.08.2025 وقت 16:00 بجے تک
پیکٹ اے اور بی کا کھلنا	15.08.2025 وقت 16.05 بجے کے بعد
پیکٹ سی کا کھلنا	بعد میں مطلع کریں گے۔
رابطے کے لیے پتہ	ایگزیکٹو انجینئر (ٹرانسپورٹ) مغربی مضافات کا دفتر، بالمقابل میلن مال، میلان سب وے روڈ۔ آف ایس وی روڈ، سانتا کروز (ویسٹ) ممبئی-400054۔ Ph.022-26182252/53/54
بولی کھولنے کا مقام	ایگزیکٹو انجینئر (ٹرانسپورٹ) مغربی مضافات کا دفتر

یہ ٹینڈر دستاویز قابل منتقلی نہیں ہے۔
اگر موضوع کے ای ٹینڈر کے لیے کوئی ضمیمہ اور/ یا تصحیح جاری کی جاتی ہے، تو اس کی تفصیلات حکومت مہاراشٹر (مہاٹینڈرز) (https://mahatenders.gov.in) کے ای پروکیورمنٹ سسٹم پر شائع/اپ لوڈ کی جائیں گی۔ ٹینڈر/ای ٹینڈرز کے تحت۔ ممکنہ بولی دہندگان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کا نوٹس لیں۔
بی ایم سی کسی بھی درخواست کو قبول کرنے یا مذکورہ مضمون کے لیے موصول ہونے والی کسی بھی یا تمام درخواست کو بغیر کوئی وجہ بتائے مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔

دستخط
ایگزیکٹو انجینئر (ٹرانسپورٹ) مغربی مضافات انچارج
PRO/1243/ADV/2025-26

ووٹنگ کریں۔۔۔جمہوریت کو مضبوط کریں۔

دو ہوٹل مالکان کیخلاف نابالغ لڑکوں کو ملازمت دینے اوران کا استحصال کرنے کا مقدمہ

پالگھر: نالاسوپارہ مشرق کے دو ہوٹل مالکان کے خلاف انڈین جسٹس کوڈ (بی این ایس) اور جووینائل جسٹس (بچوں کی دیکھ بھال اور تحفظ) ایکٹ کی کئی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ان پر اپنے اسٹیبلشمنٹ میں نابالغ لڑکوں کو ملازمت دینے اور ان کا استحصال کرنے کا الزام ہے۔ پالگھر پولیس نے بی این ایس کی دفعہ 146 اور جووینائل جسٹس ایکٹ کی دفعہ 75 اور 79 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے، جو بچوں کے ظلم اور غیر قانونی ملازمت سے متعلق ہے۔ ملزمان کی شناخت نالہ سوپارہ ایسٹ میں غازی دربار ہوٹل اور کیٹررس کے مالک اسلام علی غلام محمد (30) اور اسی مقام پر شین گازی کیٹررس سے وابستہ نالہ سوپارہ ایسٹ کے رہائشی محمد رفیق محمد نانو پٹھان (32) کے طور پر کی گئی ہے۔ پالگھر کے ایک سرکاری مزدور افسر گوپال ومن پاٹل نے شکایت درج کروائی تھی۔ 6 اگست کو کیے گئے ایک معائنہ کے دوران، افسر نے پایا کہ نابالغ لڑکوں کو استحصالی حالات میں بھاری کام کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ بچوں کو مبینہ طور پر ضرورت سے زیادہ کام کرنے پر مجبور کیا گیا جس میں معاشی، جسمانی اور ذہنی تشدد کے آثار ظاہر ہوئے۔ ہوٹل مالکان نے مبینہ طور پر اپنے معاشی فائدے کے لیے نابالغوں کو ملازمت پر رکھا، بچوں کے تحفظ کے قوانین کی خلاف ورزی کی اور بچوں کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے میں ناکام رہے۔ ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی اور دونوں ملزمان کا کوئی سابقہ مجرمانہ ریکارڈ نہیں ہے۔

مکھیہ منتری لاڈکی بہن اسکیم

مستحقین کی شناخت کی مکمل تصدیق کے لیے جسمانی سروے ناگزیر

مبینہ دھوکہ دہی کے بعد مستفید ہونے والوں کی درخواستوں کی گھر گھر جا کر ازسر نو تصدیق کرنے کا فیصلہ

ممبئی: مہاراشٹر میں لاڈکی بہن اسکیم کے تحت مبینہ دھوکہ دہی کے متعدد واقعات کے سامنے آنے کے بعد ریاستی حکومت نے اس اسکیم کے حقیقی استفادہ کنندگان کی شناخت کے لیے گھر گھر جا کر تصدیق کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس نئے اقدام کے تحت آنگن واڑی کارکنان ہر مستفیدہ خاتون کے گھر پہنچ کر ان کے کاغذات اور حقائق کی جانچ کریں گی، تاکہ ان اہل خواتین کی شناخت ممکن ہو سکے جنہیں واقعی مالی امداد کی ضرورت ہے۔ اس فیصلے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ متعدد خواتین نے اسکیم سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے جھوٹے کاغذات جمع کرائے، اور کئی کیسوں میں ایک ہی خاندان کی متعدد خواتین نے غیر قانونی طور پر امداد حاصل کی۔

جالنہ ضلع میں اس قسم کے دھوکہ دہی کے کیسز کی خاصی تعداد رپورٹ ہوئی ہے، جو اس اسکیم پر منفی اثر ڈالنے والی بات سمجھی جا رہی ہے۔ ان انکشافات کے بعد حکومت کی طرف سے سخت اور موثر کارروائی کا عندیہ دیا گیا ہے۔ اس سے قبل ایسے شواہد بھی ملے کہ کچھ سرکاری خواتین ملازمین نے، جو اس اسکیم کے معیار پر پورا نہیں اترتیں، اس کا فائدہ حاصل کیا۔ سب سے حیران کن انکشاف یہ تھا کہ 14 ہزار سے زائد مردوں کے نام پر غیر قانونی طور پر فنڈز منتقل ہوئے، حالانکہ یہ اسکیم صرف خواتین کے لیے مخصوص تھی۔

اگرچہ محکمہ اطلاعات و ٹیکنالوجی نے مستفید ہونے والوں کی درخواستوں کی ازسر نو جانچ شروع کردی ہے، لیکن حکام کا کہنا ہے کہ صرف ڈیجیٹل تصدیق سے شفافیت ممکن نہیں۔ اس لیے مستحقین کی شناخت کی مکمل تصدیق کے لیے جسمانی سروے ناگزیر سمجھا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اسمبلی انتخابات سے قبل لاڈکی بہن اسکیم نے مہاراشٹر کی حکمران مہاوکاس اگھاڑی حکومت کو سیاسی طور پر زبردست فائدہ پہنچایا تھا۔ تاہم، اپوزیشن نے مسلسل یہ الزام لگایا کہ یہ اسکیم انتخابات کے بعد ختم کر دی جائے گی کیونکہ یہ ریاست کے مالی وسائل پر بھاری پڑ رہی ہے۔ حالانکہ حکومت اب تک اس اسکیم کو جاری رکھے ہوئے ہے، لیکن افسران بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ اسکیم خزانے پر کافی بوجھ ڈال رہی ہے۔

ای ڈی کی شکایت پر ممبئی پولیس کی کارروائی: اقبال مرچی کے قریبی دوست عبدالقادر گرفتار

ممبئی: وی پی روڈ پولیس نے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی جانب سے درج کی گئی شکایت کی بنیاد پر بدھ کے روز منشیات اسمگلر مرحوم اقبال مرچی کے قریبی ساتھی اور پڑوسی عبدالقادر کو گرفتار کرلیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ قادر نے سرخ بتی والے علاقے پلے ہاؤس پر واقع نیوروشن ٹاکیز پر مبینہ قبضہ کیا، جو کہ مرچی سے منسلک اثاثہ تھا۔ اس نے اس جائیداد کو منہدم کرکے اسے 15 کروڑ روپے میں فروخت کرنے کی کوشش کی، باوجود اس کے کہ اسے معلوم تھا کہ 2020 میں ای ڈی نے منی لانڈرنگ کیس کی تحقیقات کے دوران یہ اثاثہ ضبط کرلیا تھا۔

ای ڈی کی جانب سے دی گئی شکایت کی بنیاد پر منگل کو ایف آئی آر درج کی گئی اور پولیس نے اسی رات عبدالقادر کو ممبئی سے گرفتار کرلیا۔ بدھ کے روز اسے عدالت میں پیش کیا گیا جہاں اسے 8 اگست تک پولیس تحویل میں بھیج دیا گیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق قادر نے چند برس قبل نیوروشن ٹاکیز کو اپنے نام منتقل کروالیا تھا، جبکہ اس سے قبل مرچی کا بہنوئی مختار پکا اس تھیٹر کا انتظام سنبھال رہا تھا، جو کووڈ-19 وبا کے دور تک جاری رہا۔ ایجنسی کے مطابق جائیداد کی مسماری کا انکشاف اس وقت ہوا جب مرچی کے بیٹے نے ایک ٹریبونل میں عرضی دائر کی جس میں احاطے سے غیر قانونی قبضے کو ہٹانے اور ای ڈی سے جائیداد پر قبضہ لینے کی درخواست کی گئی تھی۔ جب دسمبر 2023 میں ای ڈی کے افسران موقع پر پہنچے تو انہیں علم ہوا کہ نیوروشن ٹاکیز پہلے ہی مسمار کی جا چکی ہے۔

’چھاوا رائیڈ ایپ‘ کے ذریعہ ’اولا-اوبر‘ سے مقابلہ

ریاستی حکومت کے محکمہ ٹرانسپورٹ نے ایس ٹی مہامنڈل کے ایک نئے ایپ لانچ کرنے کا اعلان کیا

ممبئی: ریاستی حکومت ممبئی اور پورے مہاراشٹر میں اولا-اوبر کی ایپ پر مبنی خدمات کا مقابلہ کرے گی۔ ریاستی حکومت کے محکمہ ٹرانسپورٹ نے ایس ٹی مہامنڈل کے ایک نئے ایپ لانچ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس ایپ کا نام ’چھاوا‘ ہوگا۔ مہاراشٹر حکومت اب اولا، اوبر رائڈ کی طرح ’چھوا‘ سواری پر شرط لگائے گی۔ ٹرانسپورٹ کے وزیر پرتاپ سرنائک نے اشارہ دیا ہے کہ ریاستی حکومت جلد ہی اپنی سرکاری ایپ پر مبنی گاڑی کی سروس شروع کرنے جا رہی ہے، جو مسافروں کو ایک محفوظ، قابل اعتماد اور سستی سفر کا اختیار فراہم کرے گی۔

مہاراشٹر حکومت ایس ٹی مہامنڈل کے ذریعے ’چھاوا سواری‘ ایپ لانچ کرنے جا رہی ہے۔ یہ ایپ نہ صرف مسافروں کو بہتر سروس فراہم کرے گی بلکہ ہزاروں بے روزگار نوجوانوں کو روزگار کے نئے مواقع بھی فراہم کرے گی۔ وزیر ٹرانسپورٹ سرنائک کے مطابق اس وقت کئی نجی کمپنیاں غیر مجاز ایپس کے ذریعے مسافروں اور ڈرائیوروں سے زائد کرایہ وصول کر کے منافع کما رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نئے ایپ کے نام کے لیے جئے مہاراشٹرا، مہارائیڈ، مہایاتری، مہاگو جیسے آپشنز پر تبادلہ خیال کیا گیا، لیکن آخرکار سب نے ’چھاوا رائیڈ ایپ‘ کے نام پر اتفاق کیا۔ اب اس ایپ کو وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور نائب وزیر اعلیٰ کی حتمی منظوری کے بعد جلد ہی لانچ کیا جائے گا۔ ریاستی حکومت کا مقصد ایک ایسا ایپ لانا ہے جو جدید ٹیکنالوجی سے منسلک ہو، نوجوانوں کو روزگار فراہم کرے اور عام مسافروں کو سستی اور محفوظ خدمات فراہم کرے۔

اس ایپ کے ذریعے روزگار حاصل کرنے والے نوجوانوں کو گاڑیاں خریدنے کے لیے خصوصی مالی مدد ملے گی۔ ممبئی بینک 10 فیصد شرح سود پر قرض فراہم کرے گا۔ نیز، انا صاحب اکنامک ڈیولپمنٹ کارپوریشن، بھٹکے ویمکتا کارپوریشن، او بی سی کارپوریشن اور ایم ایس ڈی سی جیسے ادارے 11 فیصد سود پر سبسڈی فراہم کریں گے۔ اس طرح یہ قرض تقریباً سود سے پاک ہوگا۔ ایم ایل اے پروین دریکر نے یقین دلایا کہ ریاستی سطح پر اس اسکیم کو کامیاب بنانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔ وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ اس ایپ کو چلانے کی ذمہ داری ایس ٹی کو دی جائے گی، تاکہ مسافروں کو قابل بھروسہ سروس مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایپ مرکزی حکومت کی ایگریگیٹر پالیسی کے رہنما خطوط کے مطابق تیار کی جا رہی ہے۔ قوانین اپنے آخری مرحلے میں ہیں اور جلد ہی ان پر عمل درآمد کردیا جائے گا۔

ممبئی میں ہلکی پھلکی بارش؛ شہریوں نے گرمی سے راحت محسوس کی

ممبئی: ایک لمبے وقفے کے بعد ممبئی کے کچھ حصوں میں آج صبح سے جاری بارش کی وجہ سے لوگوں کو چلچلاتی اور چپچپا گرمی سے راحت ملی ہے۔ اس بارش سے ممبئی والوں کو راحت ملی ہے جو طویل عرصے سے نمی اور گرمی کا سامنا کر رہے تھے۔ مسلسل بارش کے سبب موسم خوشگوار ہوگیا اور لوگوں نے راحت کی سانس لی۔ تاہم بارش کے باوجود لوگ اپنے دفاتر اور ضروری کاموں سے باہر نکلتے رہے۔ معمولات زندگی برقرار رہے اور ٹریفک بھی کنٹرول میں دکھائی دی۔

ملک کو مضبوط وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کی ضرورت ہے

وزیر اعظم نریندر مودی کے مجوزہ چین دورے پر ادھو ٹھاکرے نے زبانی حملہ کیا

ممبئی: شیوسینا یو بی ٹی کے سربراہ ادھو ٹھاکرے نے وزیر اعظم نریندر مودی کے مجوزہ دورہ چین پر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ جب خود پی ایم مودی نے چین کا بائیکاٹ کرنے کی بات کی تھی تو اب وہ وہاں کیوں جا رہے ہیں؟ ادھو یہیں نہیں رکے، انہوں نے کہا کہ پی ایم مودی دس سال سے پوری دنیا کا سفر کر رہے ہیں۔ وہ گزشتہ 10 سالوں سے دنیا کے کونے کونے کا دورہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں شاید کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں پی ایم مودی نہ گئے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ ہمارا تنازع چل رہا ہے۔ اب یہ بات کھل کر سامنے آئی ہے کہ اس کے پیچھے چین بھی ہے جو پاکستان کی کھل کر مدد کر رہا ہے۔ چین ہو یا پاکستان، کون ہمارا دوست اور کون ہمارا دشمن۔ درمیان میں انہوں نے چین کے بائیکاٹ کی بات کی تھی لیکن اب وزیر اعظم چین کیوں جا رہے ہیں؟ پاکستان ہمارا دشمن ہے یا نہیں؟ پھر ہم اس سے کرکٹ کیوں کھیل رہے ہیں۔ اگر ہم پاکستان کے ساتھ کرکٹ کھیل رہے ہیں تو ہماری ماؤں بہنوں کے سندور کی تباہی پر پی ایم مودی کیا جواب دیں گے۔ امیت شاہ کیا جواب دیں گے؟

ادھو نے کہا کہ دن بدن ان کا اصل چہرہ سامنے آ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو اب نئے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کی ضرورت ہے۔ منی پور جل رہا ہے، لیکن وہاں کوئی نہیں جا رہے ہیں۔ وہ پارٹیاں توڑنے میں مصروف ہیں۔ خاندان توڑو، پارٹی توڑو، تمام کرپٹ لوگوں کو اپنی پارٹی میں لے لو۔ وہ صرف پارٹی کی بات کرتے ہیں ملک کی نہیں۔ ملک کو مضبوط حکومت، وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کی ضرورت ہے۔

مہاراشٹر کے بلدیاتی انتخابات میں ’وی وی پی ٹی اے‘ کا استعمال نہیں ہوگا

افرادی قوت کی کمی کے باعث تمام بلدیاتی انتخابات ایک ساتھ کرانا ممکن نہیں: الیکشن کمیشن کے اعلان پر اپوزیشن برہم

ممبئی: سپریم کورٹ کے گرین سگنل کے بعد مہاراشٹر میں دیوالی کے بعد بلدیاتی انتخابات ہوں گے۔ ریاستی الیکشن کمشنر دنیش واگھمارے نے کہا ہے کہ مہاراشٹر میں بیک وقت ووٹنگ نہیں ہوگی۔ آئندہ اکتوبر سے انتخابی عمل شروع کر دیا جائے گا۔ واگھمارے کے مطابق شہری انتخابات ای وی ایم پر کرائے جائیں گے، لیکن ووٹنگ کے دوران وی وی پی اے ٹی مشینوں کا استعمال نہیں کیا جائے گا۔ ریاستی الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ ہر وارڈ میں زیادہ امیدواروں کی وجہ سے ووٹروں کو ایک وقت میں چار ووٹ ڈالنے ہوں گے، اس لیے اس عمل میں وقت لگے گا۔ ایسے میں پولنگ اسٹیشن پر بھیڑ کا امکان ہے۔ اسی وجہ سے شہری انتخابات میں وی وی پی اے ٹی مشینوں کا پہلے ہی استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔ کمیشن کے بیان کے بعد بلدیاتی انتخابات تین مرحلوں میں ہونے کی امید ہے۔ ریاستی الیکشن کمیشن مرحلہ وار انتخابات کرائے گا۔ الیکشن کمشنر دنیش واگھمارے نے واضح کیا ہے کہ درج فہرست ذاتوں (ایس سی) اور درج فہرست قبائل (ایس ٹی) کے لیے ریزرویشن مستحکم رہے گا، جبکہ دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کے لیے ریزرویشن سپریم کورٹ کے رہنما خطوط کے مطابق لاٹری سسٹم کے ذریعے نافذ کیا جائے گا۔ واگھمارے کے مطابق، پچھلے انتخابات میں لاگو کیا گیا اصول اس بار بھی اپنایا جائے گا۔ یکم جولائی 2025 تک کی ووٹر لسٹ انتخابات کے لیے استعمال کی جائے گی۔ باقی عمل وارڈ کی حدود کا مسودہ تیار ہونے کے بعد آگے بڑھے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ افرادی قوت کی کمی کے باعث تمام بلدیاتی انتخابات ایک ساتھ کرانا ممکن نہیں ہوگا۔

الیکشن کمیشن کے اس اعلان پر ریاست میں سیاست بھی گرم ہوگئی ہے۔ اپوزیشن اتحاد مہاوکاس اگھاڑی میں شامل تمام بڑی جماعتوں کے قائدین بشمول نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندرا پوار) نے وی وی پی اے ٹی کے بغیر ووٹنگ کرانے کی صورت میں دھاندلی کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ این سی پی (ایس پی) اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ جانے کی تیاری کر رہی ہے۔ پارٹی ایک پٹیشن کے ذریعے اس فیصلے پر نظر ثانی کی درخواست کرے گی۔ ریاست میں گزشتہ تین سالوں سے بلدیاتی انتخابات نہیں ہوئے ہیں۔ ریاست میں آخری بلدیاتی انتخابات 2017 میں ہوئے تھے۔ منتظمین ممبئی کی بی ایم سی سمیت تمام کارپوریشنوں اور پنچایتوں میں کام چلا رہے ہیں۔ ممبئی بی ایم سی کے انتخابات آخری مرحلے میں ہونے کا امکان ہے۔

9ویں منزل سے گرنے پر مزدور ہلاک

پالگھر: وسئی کے نائگاؤں ایسٹ میں ایک زیر تعمیر عمارت کی نویں منزل سے گرنے پر المناک طور پر ایک 20 سالہ مزدور کی موت ہوگئی۔ متوفی، جس کی شناخت سونو کمار جیتن داس کے طور پر ہوئی ہے، جی پی کمپلیکس کے اندر واقع ایک تعمیراتی جگہ پر کام کر رہا تھا، جس کی ملکیت منسکھ پٹیل تھی۔ نائیگاؤں پولس اسٹیشن سے موصولہ اطلاع کے مطابق یہ واقعہ 6 اگست کی شام تقریباً 6:09 بجے پیش آیا۔ کمار، جو اصل میں بہار کا رہنے والا ہے، شائن کلب، نائگاؤں ایسٹ میں رہائش پذیر تھا، اور یومیہ اجرت پر کام کرتا تھا۔ پولیس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جائے وقوعہ پر کوئی حفاظتی سامان جیسے نیٹ، ہیلمٹ یا حفاظتی بیلٹ فراہم نہیں کیے گئے تھے۔ نویں منزل پر کام کرتے ہوئے، کمار مبینہ طور پر توازن کھو بیٹھا اور گر گیا، اسے شدید چوٹیں آئیں۔ اسے فوری طور پر جنرل اسپتال لے جایا گیا جہاں پہنچنے پر اسے مردہ قرار دے دیا گیا۔

سابق ساتھی کے خلاف ریپ کا جھوٹا مقدمہ، ڈولی کوٹک گرفتار

نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ کے بدلے ایک کروڑ روپے ہفتہ وصول کرنے کا بھی الزام

ممبئی: ممبئی کی چارکوپ پولیس نے بینک کی ایک سابق ملازمہ ڈولی کوٹک کو اپنے سابق ساتھی کے خلاف، جو کہ ایک آئی ٹی پروفیشنل ہے، عصمت دری کا جھوٹا مقدمہ درج کرنے پر گرفتار کیا۔ بتایا جاتا ہے کہ اس نے مبینہ طور پر نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ کے بدلے میں اس سے ایک کروڑ روپے ہفتہ وصول کیا۔ ڈولی کوٹک نے اپنے تین دیگر ساتھیوں کی مدد سے غیر قانونی طور پر متاثرہ کی ذاتی معلومات حاصل کیں، اس کے خاندان کو دھمکیاں دیں، اسے جیل بھیجا اور اس کی نوکری بھی چھین لی۔ چارکوپ پولیس کے مطابق، عدالت کی ہدایت کردہ ایف آئی آر میں اس کیس میں ملوث چھ لوگوں کے نام درج کیے گئے ہیں، جن میں اس کا بھائی ساگر کوٹک بھی شامل ہے، جو فی الحال ایک الگ پوکسو کیس میں ضمانت پر رہا ہے۔

ایک دوسری خبر میں ملاڈ پولیس نے ممبئی کے مضافاتی علاقے میں ایک اسپا کی آڑ میں چلنے والے سیکس ریکیٹ کا پردہ فاش کیا ہے۔ آئی اے این ایس کی ایک رپورٹ کے مطابق یہ کارروائی ایک خفیہ اطلاع کی بنیاد پر کی گئی اور دو افراد کو گرفتار کیا گیا اور چار خواتین کو بچایا گیا جن کا مبینہ طور پر استحصال کیا جا رہا تھا۔

راج اور ادھو بیسٹ پت پیڑھی‘ کا انتخاب متحد ہو کر لڑیں گے

شیوسینا یو بی ٹی اور ایم این ایس کے ایک ساتھ آنے پر سیاسی ماحول گرم

ممبئی: مہاراشٹر میں بلدیاتی انتخابات کا عمل اکتوبر کے آخر سے شروع ہوگا۔ اس میں ممبئی کے باوقار بی ایم سی انتخابات بھی شامل ہیں۔ بلدیاتی انتخابات میں ٹھاکرے برادران کے درمیان اتحاد کا امکان ہے۔ دونوں بھائیوں نے اس سمت میں پہلا قدم اٹھایا ہے۔ ممبئی میں، ادھو ٹھاکرے کی زیر قیادت یو بی ٹی اور راج ٹھاکرے کی ایم این ایس بیسٹ پت پیڑھی (کریڈٹ سوسائٹی) کے انتخابات ایک ساتھ لڑیں گی۔ بیسٹ پت پیڑھی الیکشن 18 اگست کو ہونا ہے۔ اس الیکشن میں ادھو ٹھاکرے کی قیادت والی یو بی ٹی کی بیسٹ کامگار سینا اور ایم این ایس کرمچاری سینا مل کر الیکشن لڑنے کی تیاری کر رہی ہیں۔ اس کے لیے امیدواروں کا ایک متحدہ اتکرش پینل قائم کیا گیا ہے۔ دونوں جماعتوں کے رہنماؤں کا کہنا ہے کہ اتحاد کے باضابطہ اعلان تک ایسا کیا گیا ہے۔ تیسرے اور آخری مرحلے میں ممبئی میں بی ایم سی کے انتخابات ہونے کا امکان ہے۔

گزشتہ ماہ 5 جولائی کو دونوں بھائی دو دہائیوں کے بعد ایک اسٹیج پر نظر آئے تھے۔ اس میں دونوں بھائیوں نے مہاراشٹر اور مراٹھی شناخت کا حوالہ دیا تھا۔ اس کے بعد دونوں کے درمیان فاصلے کم ہو گئے۔ راج ٹھاکرے خود ماتوشری پہنچے اور ادھو کو ان کی سالگرہ کی مبارکباد دی۔ کانگریس پہلے ہی اشارہ کر چکی ہے کہ اگر ادھو ٹھاکرے انڈیا الائنس میں رہتے ہوئے ذیلی اتحاد کرتا ہے تو اسے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ شیوسینک ان دونوں بھائیوں کے 19 سال بعد عوامی اسٹیج پر آنا اور پھر 13 سال بعد ماتوشری جانا ایک اچھی علامت سمجھ رہے ہیں۔ ادھو ٹھاکرے کے قریب آنے کے بعد راج ٹھاکرے کی ایم این ایس بھی سرگرم نظر آ رہی ہے۔ بیسٹ کامگار سینا کے صدر سوہاس سامنت نے پمفلٹ کے ذریعے اس اتحاد کو فروغ دیا ہے۔ فی الحال، ٹھاکرے کی قیادت میں بیسٹ کامگار سینا کا غلبہ ہے۔

کلیان: وجے ونڈر پاٹل قتل کیس کے 3 مجرمین کو عمر قید کی سزا

عدالت نے شیوسینا لیڈر مہیش پاٹل سمیت 10 لوگوں کو ثبوتوں کی کمی کی بنا پر رہا کر دیا

کلیم شیخ

کلیان: اٹھارہ سال بعد کلیان ڈسٹرکٹ سیشن کورٹ نے جمعرات کو کلیان اے پی ایم سی مارکیٹ کے سابق چیئرمین اور این سی پی لیڈر ونڈر شیٹھ پاٹل کے بیٹے وجے ونڈر پاٹل کے قتل کیس میں 3 لوگوں کو عمر قید کی سزا سنائی، جبکہ شیو سینا کے رہنما مہیش پاٹل سمیت 10 لوگوں کو ثبوتوں کی کمی کی وجہ سے رہا کر دیا گیا۔ اس معاملے میں، سرکاری وکیل ایڈوکیٹ سچن کلکرنی نے کہا کہ عدالت نے ڈومبیولی کے 18 سال پرانے قتل کیس میں بڑا فیصلہ سنایا ہے۔ 10 اپریل 2007 کو این سی پی (شرد پوار) گٹ کے لیڈر ونڈر شیٹھ پاٹل کے بیٹے وجے پاٹل کا قتل کر دیا گیا تھا۔ اسی معاملے میں کلیان ڈسٹرکٹ سیشن کورٹ نے سنیل رام چندر بھوئیر، وجے بابو راؤ ماکڑے اور ساجد حامد شیخ نامی تین ملزمان کو عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ اس معاملے میں شیوسینا (شندے) تعلقہ پرمکھ اور سابق کارپوریٹر مہیش پاٹل سمیت 10 لوگوں کو ثبوت کی کمی کی وجہ سے بری کر دیا گیا ہے۔ دراصل، اس کیس میں کل 13 ملزمان تھے، جن میں سے 10 کو عدالت نے بے قصور قرار دیا، اور 3 کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ عیاں رہے کہ مقتول وجے پاٹل اے پی ایم سی مارکیٹ کے سابق چیئرمین اور این سی پی لیڈر ونڈر شیٹھ پاٹل کا بڑا بیٹا تھا اور اسے ذاتی دشمنی کی وجہ سے قتل کیا گیا تھا۔ جمعرات کو فیصلے کے موقع پر عدالت کے احاطے میں پولیس کے بھاری انتظامات کیے گئے تھے اور فیصلے کے وقت عدالت میں لوگوں کی بڑی بھیڑ موجود تھی۔

میاں بیوی نے ٹرین کے سامنے کود کر خودکشی کی

ناسک (یو این آئی) مہاراشٹر کے ناسک ضلع کے اگتپوری تعلقہ میں گھوٹی کے نزدیک ایک جوڑے نے کل دیر شام ناسک سے اگتپوری جانے والی ٹرین کے سامنے کود کر خودکشی کر لی۔ گھوٹی پولیس کے مطابق، مرنے والوں کی شناخت دنیش دیویداس ساونت (38) اور ان کی بیوی وشاکھا دنیش ساونت کے طور پر کی گئی ہے۔ یہ جوڑا گھوٹی شہر کے سدھانگر علاقے میں رہائش پذیر تھا۔

پونے جانے والی ایئر انڈیا کی پرواز کا ٹوائلٹ جام

مسافروں کو 5 گھنٹے تک کرنا پڑا انتظار، دوسری پرواز کے ذریعہ مسافروں کو پونے پہنچایا گیا

پونے: ایئر انڈیا کی دہلی-پونے فلائٹ منگل کی سہ پہر کو ٹوائلٹ جام ہونے کی وجہ سے تقریباً پانچ گھنٹے تاخیر کا شکار ہوئی۔ بورڈنگ مکمل ہونے کے بعد ہی اس مسئلے کا پتہ چلا۔ 150 سے زائد مسافر طیارے میں تقریباً دو گھنٹے تک بیٹھے رہے۔ پھر انہیں ڈی بورڈ کر دیا گیا۔ بعد ازاں مسافروں کو دوبارہ سیکورٹی چیک سمیت تمام رسمی کارروائیوں سے گزرنا پڑا۔ تمام مسافروں کو دوسری پرواز میں بھیجا گیا۔ ایئر انڈیا کی پرواز AI-2982 نے دوپہر 1.05 بجے دہلی سے اڑان بھرنی تھی۔ 3.20 بجے پونے پہنچنا تھا۔ اکھل گپتا ایک ساتھی کے ساتھ ایئر انڈیا کے اسی طیارے میں سفر کر رہے تھے۔

مسافروں کا کہنا تھا کہ پرواز شروع میں وقت پر تھی۔ 12.30 بجے تک بورڈنگ مکمل ہو گئی۔ تقریباً 1.15 بجے فلائٹ کے کپتان نے اعلان کیا کہ ٹوائلٹ میں تکنیکی خرابی ہے۔ شاید سیوریج کی صفائی نہیں ہو رہی تھی۔ اسے ٹھیک کرنے میں تقریباً 10-15 منٹ لگیں گے۔ پہلے تو تمام مسافروں نے سمجھا کہ یہ کوئی چھوٹا مسئلہ ہے لیکن انتظار طویل نکلا۔ مسافر اکھل گپتا نے بتایا کہ جب دوپہر 2 بجے کے بعد بھی کوئی اطلاع نہیں ملی تو کچھ مسافروں نے عملے سے پوچھ گچھ شروع کر دی۔ کیبن کرو کے ارکان صرف یہی کہتے رہے کہ کام چل رہا ہے۔

دوپہر 2.20 بجے، مسافروں سے درخواست کی گئی کہ وہ پرواز سے اتر جائیں کیونکہ مسئلہ برقرار ہے۔ اس کے بعد تمام مسافروں کو واپس ٹرمینل کی عمارت میں لے جایا گیا۔ ایئر لائن کے عملے نے کہا کہ مسافروں کے لیے ایک اور فلائٹ کا انتظام کیا جائے گا، جو شام 4.40 بجے پونے کے لیے روانہ ہوگی۔

دوسری پرواز کے انتظام کے بعد، تمام مسافروں کو دوبارہ تمام طریقہ کار سے گزرنا پڑا، بشمول سیکورٹی چیکس۔ اکھل گپتا نے کہا کہ انہیں بورڈنگ کے لیے دوبارہ لائن میں انتظار کرنا پڑا۔

ایئر لائن کے عملے کا کہنا تھا کہ دوسری پرواز دوحہ سے آئی ہے اس لیے صفائی اور انتظامات میں وقت لگے گا۔ متبادل پرواز شام 5.40 بجے روانہ ہوئی اور پونے 8 بجے کے قریب پہنچی۔ ایئر انڈیا کے ترجمان نے بتایا کہ فلائٹ AI2982 دہلی سے پونے جا رہی تھی۔ اس میں تاخیر ہوئی کیونکہ ٹیک آف سے پہلے دیکھ بھال کا کام کرنا تھا۔ اسے ٹھیک کرنے میں زیادہ وقت لگا۔ دہلی ہوائی اڈے پر ہمارے زمینی عملے نے مسافروں کو ہونے والی تکلیف کو کم کرنے کے لیے ہر ممکن طریقے سے مدد کی۔ مسافروں کو جلد از جلد ان کی منزل تک پہنچانے کے انتظامات کیے گئے۔

ویرار میں چوری کے 5.49 لاکھ روپے مالیت کا سونا ضبط، دو ملزمین گرفتار

ویرار: ویرار پولس اسٹیشن کے کرائم ڈیٹیکشن یونٹ نے ایک اہم پیش رفت میں ایک حالیہ گھر میں چوری کے معاملے کو کامیابی کے ساتھ حل کرنے کا دعویٰ کیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ پولیس نے دو ملزمین کو گرفتار کیا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ پولیس نے 5.49 لاکھ روپے کے مسروقہ سونے کے زیورات برآمد کیے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ کیس وشاکھا ولاس کاساوانگ (38) کی شکایت کے بعد درج کیا گیا تھا، جس نے بتایا تھا کہ 20 جون 2025 کو نامعلوم شخص اس کے فلیٹ میں گھس آیا تھا، اور جب وہ دور تھی تو طلائی زیورات اور نقدی چھین کر بھاگ گیا تھا۔ اس کی شکایت کی بنیاد پر 20 جولائی 2025 کو انڈین پینل کوڈ کی دفعہ 305(5) کے تحت ویرار پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ شکایت کے فوراً بعد سینئر افسران کی رہنمائی میں چار خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔ ٹیموں نے جائے وقوعہ کے آس پاس کے سی سی ٹی وی فوٹیج کا تجزیہ کیا اور مشتبہ افراد کی شناخت کے لیے تکنیکی نگرانی اور مقامی انٹیلی جنس کا استعمال کیا۔ خفیہ اطلاع کی بنیاد پر پولیس نے ویرار ایسٹ کے مانویل پاڑا اور نانا نانی پارک میں جال بچھایا، جہاں ملزمان چھپے ہوئے ہیں۔ پھر دونوں مشتبہ افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔

’بی جے پی سے ملکر ووٹوں کی چوری کروا رہا الیکشن کمیشن‘

سکرین پر ووٹر لسٹ دکھا کر دعویٰ، مہاراشٹر میں 40 لاکھ مشکوک نام، کرناٹک میں بھی دھوکہ دھڑی: راہل گاندھی

نئی دہلی، (صحافت بیورو): کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے سنگین الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ بی جے پی کے ساتھ مل کر الیکشن کمیشن ووٹوں کی چوری کروا رہا ہے اور اس سلسلے میں کرناٹک کی مہادیو پورہ اسمبلی سیٹ کے ووٹروں کی تفصیلات پیش کرتے ہوئے انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہاں ایک لاکھ سے زیادہ غلط ووٹ بنوائے گئے تھے۔ مسٹر گاندھی نے جمعرات کو یہاں پارٹی کے نئے ہیڈ کوارٹر اندرا بھون میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ان کے پاس غلط ووٹ بنائے جانے کے ثبوت موجود ہیں اور انہوں نے اس سلسلے میں وہاں پریزنٹیشن بھی دی۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ تمام شواہد تقابلی انداز میں اور کافی تحقیق کے بعد جمع کیے گئے ہیں۔ کانگریس لیڈر نے آج ووٹر لسٹ میں گڑبڑی پر 1 گھنٹہ 11 منٹ تک 22 صفحات پر مشتمل پریزنٹیشن دیا۔ اسکرین پر کرناٹک کی ووٹر لسٹ دکھاتے ہوئے راہل نے کہا کہ ووٹر لسٹ میں مشکوک ووٹر موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر کے نتائج دیکھنے کے بعد ہمارا شک پختہ ہوا کہ الیکشن میں چوری ہوئی ہے۔ مشین ریڈ ایبل ووٹر لسٹ نہ دینے سے ہمیں یقین ہوگیا کہ الیکشن کمیشن نے بی جے پی کے ساتھ ملی بھگت سے مہاراشٹر کے الیکشن کی چوری کی ہے۔ راہل نے کہا کہ ہم نے یہاں ووٹ چوری کا ایک ماڈل پیش کیا، مجھے لگتا ہے کہ اسی ماڈل کا استعمال ملک کی کئی لوک سبھا اور اسمبلیوں میں ہوا۔ راہل کی شکایت پر کرناٹک الیکشن کمیشن نے حلف نامہ طلب کیا ہے۔ کمیشن نے کہا کہ وہ تحریری شکایت کریں تاکہ مزید کارروائی کی جاسکے۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ مہادیو پورہ اسمبلی سیٹ پر الیکشن کمیشن کی جانب سے تیار کردہ ووٹر لسٹ میں ہر شخص کے نام پر چار چار ووٹر کارڈ بنے ہیں اور اس طرح اس سیٹ پر ایک لاکھ 250 ووٹ چوری ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ووٹ چوری کی بات کر رہا ہوں لیکن وہ (الیکشن کمیشن) مجھ پر حملہ نہیں کرتا۔ وہ مجھ پر حملہ کرنے سے بہت ڈرتے ہیں۔ انہوں نے میرے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ میں سچ بول رہا ہوں۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ان کا یہ سچ ’بلٹ پروف‘ ہے۔ مسٹر گاندھی نے الزام لگایا کہ ملک کے نوجوانوں کے ووٹ چرائے جا رہے ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ ووٹ کون چرا رہا ہے۔ پہلے ان کے پاس اس چوری کے ثبوت نہیں تھے لیکن اب ان کے پاس سو فیصد ثبوت ہیں، تمام ڈیٹا ہے۔ یہ ووٹ چوری کئی حلقوں میں کی گئی ہے۔ اس لیے اب الیکشن کمیشن کو بہانہ نہیں بنانا چاہیے اور انہیں سی سی ٹی وی فوٹیج اور الیکٹرانک ووٹر لسٹ دے دینی چاہیے۔ یہ ان کے ساتھ پوری اپوزیشن کا مطالبہ ہے۔

الیکشن کمیشن پر راہل کے الزامات بے بنیاد ہیں: رجیجو

نئی دہلی: پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے کہا کہ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی طرف سے الیکشن کمیشن پر لگائے گئے الزامات پوری طرح سے بے بنیاد ہیں۔ مسٹر رجیجو نے جمعرات کو یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ مسٹر گاندھی نے آج پھر الیکشن کمیشن پر حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر گاندھی نے ایک این جی او کی طرف سے کی گئی پیشکش کو دوبارہ دہرایا ہے۔ کانگریس پارٹی نے کل سپریم کورٹ پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ عدالت یہ فیصلہ نہیں کرے گی کہ کون ہندوستانی ہے اور کون ہندوستانی نہیں ہے۔

نائب صدر کے انتخاب کے لیے نوٹیفکیشن جاری

نئی دہلی، (ایجنسی) الیکشن کمیشن نے جمعرات کو نائب صدر کے عہدے کے لیے 9 ستمبر کو ہونے والے انتخاب کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔ الیکشن کمیشن انتخاب کا شیڈول پہلے ہی جاری کر چکا ہے، اس کے تحت کاغذات نامزدگی جمع کرانے کی آخری تاریخ 21 اگست مقرر کی گئی ہے، جب کہ کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال 22 اگست کو کی جائے گی اور 25 اگست تک نام واپس لیے جاسکیں گے۔ ضرورت پڑنے پر 9 ستمبر کو صبح 10 بجے سے شام 5 بجے تک ووٹنگ ہوگی اور اسی دن ووٹوں کی گنتی بھی کرائی جائے گی۔

قابض اسرائیل کی دادا گیری! بیت المقدس کے مفتی اعظم پر مسجد الاقصیٰ میں داخلے پر پابندی میں 6 ماہ کی توسیع

مقبوضہ بیت المقدس، (ایجنسیاں): غزہ میں خطبہ دینے پر اسرائیلی حکام نے بدھ کے روز یروشلم اور فلسطینی علاقوں کے مفتی اعظم شیخ محمد حسین کے مسجد اقصیٰ میں داخلے پر پابندی میں توسیع کر دی۔ شیخ حسین کے وکیل نے کہا کہ اسرائیل نے مسجد اقصیٰ میں ان کے داخلے پر ابتدائی 8 دن کی پابندی میں مزید 6 ماہ تک توسیع کر دی ہے۔ وافا نیوز ایجنسی کے مطابق حکام نے پہلی بار پابندی جولائی کے آخر میں خطبہ جمعہ کے بعد لگائی جس کے دوران شیخ حسین نے غزہ میں 20 لاکھ فلسطینیوں کے خلاف فاقہ کشی پر اسرائیل کی مذمت کی تھی۔ اسرائیلی افواج نے 27 جولائی کو مفتی اعظم کو طلب کیا اور انہیں مسجد سے 8 دن کے لیے بے دخلی کا حکم جاری کیا جو قابل تجدید تھا۔ فلسطینی اتھارٹی کی وزارت اوقاف و مذہبی امور نے اسرائیلی فیصلے کی مذمت کی ہے۔ اس نے ایک بیان میں کہا کہ مفتی پر پابندی (اسرائیلی) قابض طاقت کی جانب سے الاقصیٰ کو ان دینی حکام سے خالی کرنے کی ایک واضح کوشش ہے جو اس کے منصوبوں کی مخالفت کرتے ہیں اور غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے میں بالعموم اور مسجد اقصیٰ میں بالخصوص اس کی خلاف ورزیوں کی حد اور دائرہ کار کو ظاہر کرتے ہیں۔

قومی اداروں کے بعد اب کیا عزاداری کا تقدس بھی نہیں بچے گا؟

رزق حلال کھانے والے شیعیان ہند کیلئے فیصلے کی گھڑی

(امان عباس)

لکھنؤ: تاریخ سے ثابت ہے کہ مرد اگر حق کے معاملے میں ساتھ دینے یا بولنے میں عافیت پسندی یا مصلحت پسندی سے کام لیتے ہیں تو خواتین بڑھ کے ان کو غیرت دلاتی ہیں۔ حال ہی میں ایسا ہی ایک معاملہ سامنے آیا جب ایک ذاکرہ نے سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہے ایک ویڈیو جس میں ایک جلوس میں کچھ نوجوان تابوت کو بہت تیزی سے لے کر دوڑ لگاتے دکھائی دے رہے ہیں، پر قوم کی غیرت کو للکارتے ہوئے سوال کیا کہ عزاداری کے نام پر یہ کیا ہو رہا ہے جو مادر حسینؑ کی ناراضگی کے ساتھ- ساتھ قوم کی بدنامی کا سبب بن رہا ہے۔ حالانکہ ان محترمہ نے اس عمل کو ”کچھ نیا کر جانے“ کی خواہش سے تعبیر کیا ہے لیکن اصل ایسا ہے نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ان کی نظر میں یہ پہلا واقعہ ہو لیکن میری نظر میں ”ہوتا ہے شب و روز تماشہ مرے آگے“ بات یہ ہے کہ تابوت کو لے کر بھاگنا ہو یا ذوالجناح کی جگہ بڑے سینگھوں والے بیل لے کر جلوس میں چلنا یا ان جیسے بہت سے واقعات ان کے پیچھے وہ مال حرام ہے جو دشمنان اسلام کی جانب سے دو راستوں سے قوم کے ذمہ داروں کو طے شدہ ایجنڈے کے تحت دیا جا رہا ہے۔ ایک تو علماء سو کو خمس کی شکل میں اور دوسرا اخباری و ملنگی لیڈران کو عزاداری کے نام پر ایسے تماشہ کرنے کے لئے۔ مال حرام کے اثر سے تو پوری قوم کے علماء حق اور مومنین جانتے ہیں کہ جب یہ سر چڑھ کر بولتا ہے تو ایک بڑے خطیب کا لڑکا ایک صاحب عمامہ عالم سے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے کہ اپنے بھائی کو سمجھا لو ورنہ چورا ہے پر عمامہ نچوا دوں گا۔ ان کا قصور یہی تو تھا کہ ان کے بھائی نے جو خود بھی ایک عالم دین ہیں شیعہ کالج میں بغیر کلاس لیے حرام کی تنخواہ لینے کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ اب رہی بات عوام کی جو ان حرکتوں کو برداشت کر رہی ہے تو ان میں بھی بیشتر کے باپ کس طرح کی رقم سے اپنی اولاد کی پرورش کر رہے ہیں یہ غور کرنے اور تحقیق کا موضوع ہے۔ آج ہماری قوم میں رشوت خوری، حرام خوری، لے ماری اور بدکاری کا تناسب کتنا بڑھ گیا ہے کہ ہمارا عمل کھلے عام مولاؑ کی ہدایات اور عمل سے ٹکرا رہا ہے اور ہم نام نہاد مولوی و ذاکرین کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ اپنی بات کی تصدیق میں ایک عالم دین کے بیان کا ذکر کروں گا کہ وہ یعسوب جیسے ذاکرین کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ یہ جو مجلسوں کو خطاب کرنے گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کے قافلہ کے ساتھ جا رہے ہیں یہ مولا علیؑ کی سیرت کے خلاف ہے اور یہ دین کو بیچ ڈالیں گے۔ اور ان کے ساتھ جو لونڈوں کی بھیڑ ہے اس میں سے بیشتر ایسے ہوں گے جو بیمار پڑنے پر اپنی ماں کی دوا بھی نہیں لائیں گے۔

بدقسمتی اور ٹریجڈی یہ ہے کہ قومی اداروں کے غاصبین اور علماء سو و پیشہ ور ذاکرین نے یہ بھرم پھیلا رکھا ہے کہ ان سب معاملوں پر بات ایام عزا کے بعد کی جائے جب کہ اللہ نے شہادت حسینؑ کے طفیل میں انہیں دنوں میں یہ اثر رکھا ہے کہ ہر شخص حق بات سننے کے لئے آمادہ ہوتا ہے۔ دیکھتے ہیں کہ ہندوستانی شیعوں کو یہ توفیق کب نصیب ہوتی ہے جس کی طرف سے ان کے نقلی و حرام خور قائدین و ذاکرین نے بے بہرہ کر رکھا ہے۔ کم سے کم رزق حلال کھانے والوں کا تو یہ فرض بنتا ہی ہے کہ وہ ہر طریقہ سے ان حرام خوروں اور قومی اداروں کے غاصبین کے خلاف آواز اٹھائیں تا کہ وہ بارگاہ معصومینؑ میں سرخرو ہوسکیں۔ کیونکہ امام حسینؑ کی آواز استغاثہ انہیں لوگوں پر اثر نہیں کرتی جن کے شکم مال حرام سے پُر ہوں۔

علماء اور ائمہ کی فضیلت اور ان کی سماجی ذمہ داریاں

حفظ الرحمٰن یونس خان
(امام وخطیب، انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر، نئی دہلی)

ائمہ امام کی جمع ہے جس کے معنی دینی رہنما، پیشوا یا قائد کے ہیں، اور علماء عالم کی جمع ہے جس کی معنیٰ ہوتے ہیں صاحب علم، جاننے والا، اور خبر رکھنے والا۔ سماج میں علماء اور ائمہ کا کردار ایک نہایت اہم، مرکزی اور ہمہ جہت اور بہت ہی اہمیت و فضیلت کی حیثیت رکھتا ہے۔ ائمہ اور علماء دین صرف مذہبی امور کے ماہر ہی نہیں ہوتے بلکہ وہ سماج کے فکری، اخلاقی، تعلیمی اور اصلاحی پہلوؤں میں بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ سماج کا ہر خاص و عام وزیر اور وزیرزادے حتی کہ شاہ اور شاہ زادے ان کی قدموں میں بیٹھ کر زندگی گزارنے کے طریقے اور اصول حکمرانی کے نکات و اسباق پڑھتے اور سیکھتے ہیں۔ ذیل میں علماء اور ائمہ کے سماجی کردار کے چند اہم پہلو بیان کیے دیتا ہوں

1. دینی رہنمائی اور تعلیم: علماء اور ائمہ قرآن وسنت کی روشنی میں لوگوں کو دینی مسائل کی سمجھ دیتے ہیں، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور دیگر فرائض کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں اور دین کی صحیح تعلیمات کو عام کرتے ہیں۔

2. اخلاقی تربیت: علماء معاشرے کو اخلاقی گراوٹ سے بچانے کے لیے کردار سازی پر زور دیتے ہیں۔ وہ صبر، سچائی، عدل، امانت داری، اور بھائی چارے جیسے اوصاف کو فروغ دیتے ہیں اور جھوٹ، غیبت، ظلم، اور بدعنوانی جیسے گناہوں سے روکنے کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

3. سماجی اصلاح: علماء معاشرتی برائیوں جیسے جہیز، سود، جھوٹی رسومات، غیر اسلامی ثقافت، ظلم اور ناانصافی کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں اور اصلاحِ معاشرہ کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔

4. اتحاد و اتفاق کی کوششیں: فرقہ واریت، تعصب اور انتشار کے ماحول میں علماء لوگوں کو اتحاد، ہم آہنگی اور بھائی چارے کا پیغام دیتے ہیں، تاکہ ایک پرامن اور مستحکم معاشرہ قائم ہو۔

5. رہنمائی و قیادت: علماء کبھی کبھی سیاسی، سماجی یا فلاحی قیادت کا کردار بھی ادا کرتے ہیں، خاص طور پر جب قوم بحران کا شکار ہو۔ وہ صحیح اور غلط میں فرق بتاتے ہیں اور مظلوموں کے حق میں آواز بلند کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، علامہ ثناء اللہ امرتسری، مولانا ابوالکلام آزاد، قاسم نانوتوی، مولانا شبلی نعمانی حسین احمد مدنی، سید نزیر حسین محدث دہلوی رحمہم اللہ وغیرہم، ابوالکلام آزاد جن کی ذہانت کے بارے میں سروجنی نائیڈو کہتی تھیں کہ آزاد جب پیدا ہوئے تو پچاس سال کے تھے، اور جواہر لال نہرو کہتے تھے کہ آزاد ایک ایسے چراغ ہیں جن سے ہم سب روشنی حاصل رہتے ہیں۔

6. نوجوانوں کی رہنمائی: نوجوان نسل کو دینی تعلیم سے روشناس کرانا، انہیں اسلامی اقدار کی طرف راغب کرنا، اور ان کی توانائی کو مثبت سمت میں لگانا علماء کی بڑی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

7. بین المذاہب ہم آہنگی: علماء کا ایک کردار یہ بھی ہے کہ وہ دیگر مذاہب کے ساتھ مکالمہ کریں اور پرامن بقائے باہمی کی فضا قائم رکھیں۔ علماء اور ائمہ قوم وسماج کے معمار ہوتے ہیں۔ اگر وہ اپنے علم، تقویٰ، اخلاص اور حکمت کے ساتھ اپنا کردار ادا کریں تو نہ صرف معاشرہ سدھر سکتا ہے بلکہ پوری قوم کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ لیکن اگر علماء خاموش ہو جائیں یا ذاتی مفادات کے تابع ہو جائیں تو معاشرہ جہالت، بدامنی اور اخلاقی انحطاط کا شکار ہوسکتا ہے۔

قارئین! اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جو انسان کی انفرادی، اجتماعی، روحانی، اخلاقی، سیاسی اور معاشی زندگی کے تمام پہلوؤں کو منظم کرتا ہے۔ اس ضابطۂ حیات کی صحیح تفہیم اور اس پر عمل درآمد کے لیے ایک باشعور، مخلص، صاحبِ علم وتقویٰ قیادت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی قیادت علماء اور ائمہ کی صورت میں امت کو عطا کی گئی ہے، جنہیں نبی کریم ﷺ کے بعد ”ورثۃ الانبیاء“ یعنی ”انبیاء کا وارث“ قرار دیا گیا ہے۔

علماء اور ائمہ کا بلند مقام

قرآن وسنت میں علماء کی فضیلت اور ان کے مقام کو بہت واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے

”إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ“ (بیشک اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں) (سورۃ فاطر: 28)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”العلماء ورثة الأنبياء“ (علماء انبیاء کے وارث ہیں) (ترمذی)

ان آیات واحادیث سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ علماء اور ائمہ صرف معلومات کے حامل نہیں بلکہ معاشرے کے معمار اور رہنما ہیں۔

علماء اور ائمہ کی بنیادی ذمہ داریاں:

علماء اور ائمہ صرف مسجد کے امام یا دینی سوالات کے جوابات دینے والے افراد نہیں بلکہ وہ اس امت کے رہنما، فکری معمار، اور سماجی مصلح ہیں۔ اگر وہ اپنا کردار احسن طریقے سے ادا کریں، تو نہ صرف امت مسلمہ کے مسائل حل ہو سکتے ہیں بلکہ پوری انسانیت ان کے علم و کردار سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ امت کو ایک بار پھر ایسی قیادت کی ضرورت ہے جو علم کے ساتھ حکمت، اور تقویٰ کے ساتھ جرأت رکھتی ہو۔ علمائے کرام کو اب محض دینی علوم کے محافظ نہیں بلکہ دین کے ترجمان اور جدید دنیا کے مسائل کے رہنما بننے کی طرف بڑھنا ہوگا۔ بلاشبہ کام بڑا عظیم اور ذمہ داری بہت وسیع اور بھاری بھرکم ہے اور الحمدللہ اس احساس ذمہ داری کے بوجھ کو کما حقہ ادا کرنے کے لیئے آج کے نحیف و ناتواں کمزور و بے بس علماء اور ائمہ حتی المقدور کوششیں کر بھی رہے ہیں ورنہ سماج کے احوال اور بھی بدترین ہوتے۔ لیکن کیا سماج اور قوم میں آج انہیں وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے، اگر نہیں ہے تو یہ ایک لمحہ فکریہ ہے

دینی تعلیمات کی اشاعت: علماء کا سب سے پہلا فریضہ قرآن وسنت کی اصل تعلیمات کو بغیر تحریف اور تعصب کے عوام تک پہنچانا ہے۔ انہیں چاہیے کہ وہ سادہ اور عام فہم زبان میں دین کی روح کو بیان کریں تا کہ ہر طبقے کے لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔

اصلاحِ معاشرہ: علماء معاشرے کے لیے آئینہ ہوتے ہیں۔ ان کا کردار معاشرتی برائیوں جیسے جھوٹ، فریب، سود، بے حیائی، غیبت، ناانصافی اور ظلم کے خلاف آواز بلند کرنا ہونا چاہیے۔ انہیں صرف عبادات تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ عدل، اخوت، مساوات اور خدمت خلق کے پیغام کو عام کرنا چاہیے۔

نوجوان نسل کی رہنمائی: آج کا نوجوان مختلف ذہنی، فکری اور سماجی الجھنوں کا شکار ہے۔ علماء وائمہ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ محبت اور حکمت سے نوجوانوں کے سوالات کا جواب دیں، اور انہیں دین سے جوڑنے کے لیے سائنسی، عقلی اور روحانی دلائل پیش کریں۔

فتویٰ واجتہاد: فتویٰ دینا ایک نہایت نازک عمل ہے جو علم، فہم اور تقویٰ کا متقاضی ہے۔ علماء کو چاہیے کہ وہ روایتی وجدید فقہی اصولوں کے مطابق مسائل کا حل پیش کریں اور اجتہاد کے دروازے کو علمی انداز میں کھلا رکھیں تا کہ زمانے کے نئے مسائل کا شرعی حل ممکن ہو۔

خطبہ و وعظ کا مؤثر استعمال: خطبہ جمعہ یا عام دروس، عوام تک دینی پیغام پہنچانے کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ ان مواقع کو صرف رسمی یا مسلکی گفتگو کے لیے نہیں بلکہ تعلیمی، اصلاحی اور تربیتی پہلوؤں کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔

کردار میں توازن اور اعتدال: علماء اور ائمہ کو چاہیے کہ ان کے قول و فعل میں مطابقت ہو۔ صرف تقریر و تحریر نہیں بلکہ ان کا عمل بھی دین کی نمائندگی کرتا ہو۔ اگر وہ تقویٰ، عاجزی، عدل، دیانت اور اخلاص کی عملی تصویر ہوں گے تو ان کی بات دلوں پر اثر کرے گی۔

موجودہ دور کے چیلنجز: آج کے دور میں علماء کو درج ذیل چیلنجز کا سامنا ہے:

* دین کے نام پر سوشل میڈیا پر پھیلتی غلط معلومات کا سدّباب۔
* فرقہ واریت، انتہا پسندی اور تعصب کا مقابلہ۔
* جدید سائنس وٹیکنالوجی سے پیدا ہونے والے فکری سوالات کا جواب۔

مسلمانوں کے اندر اخلاقی، فکری اور دینی زوال:

ان چیلنجز کا مقابلہ صرف وہی علماء کر سکتے ہیں جو علم، حکمت، جدید دنیا کی سمجھ اور دینی اخلاص کے جامع ہوں۔

علماء اور ائمہ صرف مسجد کے امام یا دینی سوالات کے جوابات دینے والے افراد نہیں بلکہ وہ اس امت کے رہنما، فکری معمار، اور سماجی مصلح ہیں۔ اگر وہ اپنا کردار احسن طریقے سے ادا کریں، تو نہ صرف امت مسلمہ کے مسائل حل ہو سکتے ہیں بلکہ پوری انسانیت ان کے علم و کردار سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ امت کو ایک بار پھر ایسی قیادت کی ضرورت ہے جو علم کے ساتھ حکمت، اور تقویٰ کے ساتھ جرأت رکھتی ہو۔ علمائے کرام کو اب محض دینی علوم کے محافظ نہیں بلکہ دین کے ترجمان اور جدید دنیا کے مسائل کے رہنما بننے کی طرف بڑھنا ہوگا۔ بلاشبہ کام بڑا عظیم اور ذمہ داری بہت وسیع اور بھاری بھرکم ہے اور الحمدللہ اس احساس ذمہ داری کے بوجھ کو کما حقہ ادا کرنے کے لیئے آج کے نحیف و ناتواں کمزور و بے بس علماء اور ائمہ حتی المقدور کوششیں کر بھی رہے ہیں ورنہ سماج کے احوال اور بھی بدترین ہوتے۔ لیکن کیا سماج اور قوم میں آج انہیں وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے، اگر نہیں ہے تو یہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔

مسجدیں سب کیلئے خیر وامن کا پیغام

ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی
8090301471

یہ ملک جو تہذیب، روایت اور عقائد کے تنوع سے مالا مال ہے، جہاں ہر مذہب کو اپنی شناخت کے ساتھ جینے کی آزادی حاصل ہے، وہیں عبادت گاہیں بھی صرف روحانی مراکز نہیں بلکہ معاشرتی میل جول، مکالمہ اور انسان دوستی کے پُل کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان میں سرفہرست وہ عمارتیں ہیں جو اذان کی صدا کے ساتھ دن کا آغاز کرتی ہیں — جنہیں ہم ”مسجد“ کے نام سے جانتے ہیں۔ مسجد کی چار دیواری جہاں خالص بندگی اور اخلاص کی علامت ہے، وہیں یہ احترامِ انسانیت، سماجی ہم آہنگی اور بین المذاہب خیر سگالی کا بھی مظہر ہے۔ ان دروازوں سے نہ صرف اہلِ ایمان نماز کے لیے آتے ہیں، بلکہ وہ بھی آتے ہیں جو سیکھنے، سمجھنے اور قریب سے دیکھنے کے متمنی ہوتے ہیں۔ یہ رجحان کوئی نیا نہیں۔ ہندوستان میں صدیوں سے ایسا ہوتا رہا ہے کہ دیگر مذاہب کے اہل دانش، سماجی کارکنان، حتیٰ کہ سیاسی شخصیات نے بھی مساجد کا دورہ کیا، ماحول کو دیکھا، مکالمہ کیا اور متعدد غلط فہمیوں کو خود بخود دور ہوتے پایا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ جب ملک کو سب سے زیادہ مذہبی ہم آہنگی اور رواداری کی ضرورت ہے، ہم بعض تنگ نظریوں، سطحی ردِ عمل اور غیر ضروری شور کی وجہ سے انہی دروازوں کو تنازع کا مرکز بنا دیتے ہیں۔ ابھی چند روز قبل ایک خاتون رہنما، جو اپنی شرافت اور معتدل گفتگو کے لیے جانی جاتی ہیں، ایک مسجد میں محض ایک سادہ حاضری کے لیے آئیں۔ مکمل ادب، احترام اور روایت کے مطابق موجود تھیں — نہ کوئی سیاسی بیان، نہ نمائشی حرکت۔ لیکن کچھ افراد نے بلاوجہ تنقید کا طوفان برپا کر دیا، جس سے معاشرتی بگاڑ بھی بڑھا اور خود مسلمانوں کی شبیہ بھی غیر ضروری بحثوں میں الجھ گئی۔ سوال یہ ہے کہ مسجد کو ہم قلعہ کیوں بنا رہے ہیں؟ کیا مسجد کا اصل کردار دلوں کو جوڑنا نہیں؟ کیا وہ ایک ایسی جگہ نہیں جہاں انسان کو انسان سے قریب ہونا چاہیے؟ اگر کوئی غیر مسلم فرد ادب و احترام کے ساتھ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو کیا اسے شک کی نگاہ سے دیکھنا دانشمندی ہے؟ یاد رکھیں، عبادت گاہ کے تقدس کا تقاضا سخت رویہ نہیں، بلکہ نرمی، حکمت اور خوش اخلاقی ہے۔ اگر ہم سیرتِ نبوی کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مسجد نبوی صرف نماز کی جگہ نہ تھی، بلکہ سماجی، تعلیمی اور بین المذاہب مکالمے کا مرکز بھی تھی۔ وہاں یہودی، عیسائی اور غیر مسلم لوگ بھی آتے، سوالات کرتے اور رسول اللہ ان سے شفقت و حکمت سے بات کرتے۔ ان پر طنز نہیں کیا جاتا، دروازے بند نہیں کیے جاتے، بلکہ محبت سے ان کے دلوں کو جیتا جاتا۔ آج اگر ہماری مساجد بھی اسی سنت کو اپنائیں تو نہ صرف بہت سے بگڑے دل سنور سکتے ہیں بلکہ اسلام کا چہرہ بھی واضح ہو کر سامنے آسکتا ہے۔

ہندوستان کی تحریک آزادی میں بھی مساجد نے نہایت اہم کردار ادا کیا۔ علما، ائمہ اور مجاہدین انہی مسجدوں میں بیٹھ کر لائحۂ عمل تیار کرتے۔ برادرانِ وطن کے ساتھ مل کر ان کے دروازے کھلے رکھتے، اور ملت و ملک دونوں کے حق میں گفتگو کی جاتی۔ بعض مدارس و مساجد اسی سوچ پر قائم ہوئے کہ وہ دینی مرکز بھی ہوں اور قومی تحریک کے محاذ بھی۔ مسجد صرف روحانیت کا مظہر نہ تھی، بلکہ وہ عوامی شعور کی بیداری کا مرکز بھی تھی۔ برطانی استعمار کے خلاف مساجد سے خطبے بلند ہوئے، قربانی، اتحاد اور آزادی کے خواب وہیں بُنے گئے۔ یہ تاریخ محض روایتی نہیں، زندہ مثال ہے کہ جب مسجد نے دروازے کھولے، قوم نے ایک نئی سمت پائی۔ مسجد کا کھلا دروازہ محض داخلی راستہ نہیں، بلکہ ایک نظریہ ہے۔ یہ وہی نظریہ ہے جو اسلام کی ابتدائی تعلیمات اور ہندوستان کی تہذیبی روح میں پیوست ہے — یعنی محبت، مکالمہ، خوش اخلاقی، اور انسانیت کی خدمت۔ اگر کوئی شخص مسجد میں بغیر وضو یا عام لباس میں آجائے اور مسجد کے آداب سے واقف نہ ہو، تو ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اسے نرمی سے سکھائیں، نہ کہ سخت کلامی سے دکھی کریں۔ مساجد کو صرف عبادت کا مقام سمجھنے کے بجائے، انہیں فکری، سماجی اور اصلاحی مرکز بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ بچوں کے لیے دینی و اخلاقی تعلیم، خواتین کے لیے مشورہ و رہنمائی، بزرگوں کے لیے سکون، اور نوجوانوں کے لیے رہنمائی — یہ سب مسجد کی حدود میں آسکتا ہے۔ جب مسجد اپنی ہمہ جہتی کو قبول کرے گی تو وہ محض مقدس دیواروں کا مجموعہ نہیں رہے گی بلکہ سماج کا قیمتی اثاثہ بن جائے گی۔ یہ بات بھی فراموش نہیں کی جاسکتی کہ آج کے دور میں میڈیا بعض اوقات مذہبی معاملات کو سنسنی خیزی سے پیش کرتا ہے۔ اگر مسجد میں کوئی غیر روایتی واقعہ ہو جائے تو اس کا منفی پہلو خوب اجاگر کیا جاتا ہے، جب کہ اس کے پیچھے موجود خیر سگالی اور محبت کا جذبہ دب جاتا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ایسے مواقع پر حکمت، دانشمندی اور حسنِ اخلاق سے کام لیں تا کہ مسجد کا وقار محفوظ رہے اور وہ سوالات کا مرکز نہ بنے۔

مسجد کمیٹیوں اور ائمہ کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان مواقع کو محض رسمی کارروائی نہ بنائیں، بلکہ اسے دعوتِ دین، بین المذاہب مکالمے اور خیر خواہی کے لیے استعمال کریں۔ غیر مسلم اگر مسجد میں آئے تو اسلام کے بنیادی اصول محبت، عدل، اور توحید کو سادگی سے پیش کیا جائے۔ اس کے سوالات کو سنجیدگی اور خندہ پیشانی سے سنا جائے، کیونکہ دل دلیل سے کم اور رویے سے زیادہ جیتے جاتے ہیں۔ آج جب دنیا بھر میں نفرت کے بازار گرم ہیں، شناختوں پر دیواریں کھڑی ہو رہی ہیں، ایسے وقت میں ہمیں چاہیے کہ ہم مسجد کے دروازے بند کرنے کے بجائے انہیں علم، محبت اور رواداری کے ساتھ سب کے لیے کھلا رکھیں۔ جو لوگ مسجد کو صرف اپنوں تک محدود کرنا چاہتے ہیں، وہ اس کے اصل مقصد اور اسلامی تعلیمات سے ناواقف ہیں۔ مسجد اللہ کا گھر ہے، لیکن وہ اللہ جو ربّ العالمین ہے۔ جب ہم مسجد کو سب کے لیے روشنی کا مرکز بنائیں گے، تو وہ نفرتوں کے اندھیروں میں امید کی مشعل بن کر چمکے گی۔

قابض اسرائیلی قیدیوں کی تلاش میں برطانیہ کی غزہ پر خفیہ پروازوں کا انکشاف

لندن: برطانوی روزنامہ "دی ٹائمز" نے انکشاف کیا ہے کہ برطانیہ کی فضائیہ غزہ کی فضا میں خفیہ پروازیں انجام دے رہی ہے، جن کا مقصد قابض اسرائیل کے ان فوجیوں کا پتہ لگانا ہے جو فلسطینی مزاحمتی تنظیموں کے قبضے میں ہیں۔ اخبار نے برطانوی سرکاری ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ "برطانیہ نے خصوصی جاسوس طیارے غزہ کی فضائی حدود میں روانہ کیے، جن سے حاصل کردہ خفیہ معلومات قابض اسرائیل کو فراہم کی گئی ہیں"۔ رپورٹ کے مطابق برطانوی جاسوس طیارے جنگ کے آغاز سے لے کر اب تک تقریباً روزانہ کی بنیاد پر غزہ میں زمینی نقل و حرکت سے متعلق حساس معلومات اکٹھی کر رہے ہیں۔

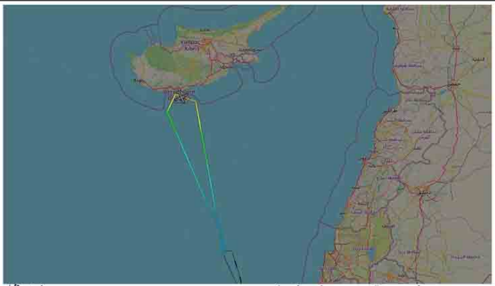

اخبار نے مزید وضاحت کی ہے کہ اوپن سورس نگرانی کے ڈیٹا سے پتہ چلا ہے کہ "شیڈو آر 1" (Shadow R1) نامی جاسوس طیارے غزہ پر سینکڑوں پروازیں کر چکے ہیں، جن میں تازہ ترین پرواز گذشتہ ماہ قبرص میں واقع برطانوی فضائی اڈے "اکروتیری" سے روانہ ہوئی۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ جدید ترین جاسوس طیارے انتہائی حساس برقی اور بصری سینسرز سے لیس ہیں۔ دی ٹائمز کے مطابق یہ طیارے کارواں کی نقل و حرکت، سڑکوں، رہائشی عمارتوں کی نگرانی اور مخصوص اہداف کا سراغ لگانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

برطانیہ کی وزارت دفاع نے ان انٹیلی جنس پروازوں کے جاری رہنے کی تصدیق کی ہے، اگرچہ حالیہ دنوں میں کوئی پرواز ریکارڈ پر نہیں آئی۔ رائل ایئر فورس کے ایک ذریعے نے بتایا کہ طیارہ "شیڈو آر 1" واپس برطانیہ پہنچ چکا ہے، تاہم یہ واضح نہیں ہو سکا کہ اس کی جگہ کن طیاروں کو انٹیلی جنس مشن کے لیے بھیجا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق لندن اور تل ابیب کے درمیان سفارتی کشیدگی کے باوجود جو اس وقت شدت اختیار کر گئی جب برطانیہ نے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا عندیہ دیا، برطانوی فوجی ادارے قابض اسرائیل کو انٹیلی جنس مدد فراہم کرتے رہے ہیں۔

"دی ٹائمز" لکھتا ہے کہ برطانیہ سنہ 2023ء کے اکتوبر میں شروع ہونے والی جنگ کے آغاز سے اب تک غزہ میں ان مبینہ طور پر لاپتہ فوجیوں کی تلاش کے لیے روزانہ کی بنیاد پر جاسوسی پروازیں انجام دے رہا ہے۔

رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ برطانیہ کے اندر بائیں بازو کی سرگرم تنظیموں نے اس تعاون کی شدید مذمت کی ہے۔ جون سنہ 2025ء میں "ایکشن فار فلسطین" کے کارکنان نے برطانیہ کے ایک فضائی اڈے پر دھاوا بول کر طیاروں کو نقصان پہنچایا، جنہیں اسرائیلی امداد میں شامل سمجھا جا رہا تھا۔ اس واقعے کے بعد اس تنظیم پر پابندی عائد کر دی گئی۔ فروری سنہ 2025ء میں "فلائٹ ریڈار" نامی طیارہ نگرانی کے ایک معروف ویب سائٹ نے دو برطانوی جاسوس طیاروں کو غزہ کے قریب پرواز کرتے ہوئے دیکھا۔ یہ پروازیں قابض اسرائیل اور اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے درمیان اسیران کے تبادلے کے دوران انجام دی گئیں، جو 19 جنوری سے 1 فروری کے درمیان عمل میں آیا۔

مذکورہ طیارے قبرص میں موجود برطانوی فضائی اڈے سے اڑان بھر کر قابض اسرائیل کی ساحلی حدود کی طرف بڑھے، وہاں سے ان کی ریڈار پر موجودگی ختم ہوئی اور واپسی پر دوبارہ ظاہر ہوئے۔ برطانوی تحقیقاتی ویب سائٹ "ڈیکلا سفائیڈ" نے بھی تصدیق کی ہے کہ فائر بندی کے دوران رائل ایئر فورس نے غزہ کی سمت دو جاسوسی طیارے روانہ کیے تاکہ حماس اور قابض اسرائیل کے درمیان اسیران کی ممکنہ تبادلہ کاری میں قابض ریاست کی مدد کی جا سکے۔

روزنامہ "دی ٹائمز" کا مزید کہنا ہے کہ ان جاسوسی سرگرمیوں کا آغاز دسمبر سنہ 2023ء میں "طوفان الاقصیٰ" آپریشن کے بعد شروع ہوا۔ اس وقت سے لے کر اب تک رائل ایئر فورس کے طیارے غزہ کے پچیس میل لمبے علاقے پر روزانہ کی بنیاد پر نگرانی کے مشن پر مامور ہیں تاکہ ان فلسطینیوں کے خلاف معلومات فراہم کی جا سکیں جنہوں نے قابض اسرائیل کے ظلم کے جواب میں دفاعی کارروائی کرتے ہوئے اسیران کو گرفتار کیا تھا۔

یہ انکشاف ایک بار پھر اس تلخ حقیقت کو نمایاں کرتا ہے کہ مغرب کی حکومتیں ظالم کے ساتھ کھڑی ہیں اور مظلوم فلسطینی قوم کو مسلسل نظرانداز کر رہی ہیں، جو ہر روز بمباری، محاصرے اور نسل کشی جیسے جرائم کا شکار بن رہی ہے۔

قابض اسرائیل کی جنوبی لبنان پر جارحیت تولین میں کم سن بچہ شہید، والد شدید زخمی

بیروت: قابض اسرائیل نے جنوبی لبنان کے قصبے تولین پر فضائی حملہ کر کے ایک معصوم بچے کو شہید اور اس کے والد کو شدید زخمی کر دیا۔ یہ واقعہ بدھ کے روز اس وقت پیش آیا جب صہیونی ڈرون طیاروں نے ایک رہائشی مکان اور موٹر سائیکل کو نشانہ بنایا۔ لبنانی ذرائع ابلاغ کے مطابق صہیونی فضائی حملے میں تولین کے ایک گھر کے

گیراج اور وہاں کھڑی موٹر سائیکل کو براہ راست نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں ایک کم سن بچہ موقع پر ہی شہید ہو گیا اور اس کا والد شدید زخمی ہو گیا۔ لبنانی نیوز ایجنسی نے رپورٹ کیا ہے کہ قابض اسرائیل کے ڈرون طیاروں نے تولین کے علاوہ یارون (بنت جبیل کا نواحی علاقہ) پر ایک صوتی بم اور جنوبی لبنان کے قصبے الخیام پر دو صوتی بم بھی گرائے۔ واضح رہے کہ قابض اسرائیل تقریباً روزانہ کی بنیاد پر لبنان میں فضائی حملے کر رہا ہے، جنہیں وہ حزب اللہ کے ٹھکانوں اور کارکنان کے خلاف کارروائیاں قرار دیتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ یہ حملے حزب اللہ کی تنظیم نو اور اس کی عسکری صلاحیتوں کو بحال ہونے سے روکنے کے لیے کیے جا رہے ہیں۔ قابض اسرائیلی فوج نے آج صبح اعلان کیا کہ اس نے حسام قاسم غراب کو قتل کر دیا ہے، جسے حزب اللہ کا رکن قرار دیا گیا۔ صہیونی دعوے کے مطابق، وہ لبنان سے شام میں سرگرم مزاحمتی سیلوں کو ہدایات دے رہا تھا اور ان پر قابض جولان میں راکٹ حملوں کی منصوبہ بندی کا الزام بھی لگایا گیا۔ یہ جارحیت ایک ایسے وقت میں کی گئی جب لبنانی حکومت کا اجلاس منعقد ہو رہا تھا، جس میں اسلحہ صرف ریاست کے پاس رکھنے اور حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے کے امریکی مطالبے پر غور کیا جا رہا تھا۔ اجلاس کے دوران حزب اللہ کے سیکرٹری جنرل، نعیم قاسم نے ایک اہم خطاب کیا، جس میں انہوں نے قابض اسرائیل کی لبنان پر مسلسل جارحیت اور امریکہ کی طرف سے پیش کیے گئے اسلحہ بے دخلی کے منصوبے پر سخت ردعمل دیا۔ لبنانی حکومت نے اجلاس میں فیصلہ کیا کہ لبنانی فوج ایک جامع منصوبہ تیار کرے گی جس کا مقصد ہتھیار صرف ریاست کے کنٹرول میں رکھنا ہو گا اور یہ منصوبہ سال کے آخر تک وزارتی کونسل میں پیش کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ، جمعرات کے روز امریکی تجویز پر مزید گفتگو بھی طے کی گئی ہے۔ قبل ازیں، حزب اللہ کے سیکرٹری جنرل نعیم قاسم نے واضح کر دیا کہ حزب اللہ کسی نئے معاہدے پر اس وقت تک رضامند نہیں ہو گی جب تک پرانے معاہدے پر عمل درآمد یقینی نہ بنایا جائے۔ انہوں نے زور دیا کہ کوئی بھی نیا شیڈول اگر قابض اسرائیل کی جارحیت کے سائے میں بنایا جائے گا تو وہ اسے قبول نہیں کریں گے۔

خوراک کے متلاشی فلسطینیوں کا قتل عام بند کیا جائے: انروا

غزہ: اقوام متحدہ کی ذیلی ادارہ برائے فلسطینی مہاجرین 'انروا' نے کہا ہے کہ قابض اسرائیلی ریاست کی جانب سے خوراک کی تلاش میں نکلنے والے فلسطینیوں کا قتل عام کسی صورت جاری نہیں رہ سکتا، خاص طور پر اس صورتحال میں جب اسرائیلی قبضے کے تحت امریکی حمایت یافتہ نسل کشی بدستور جاری ہے۔ 'انروا' کی جانب سے یہ بیان بدھ کی شام سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری کیا گیا، جو غزہ میں جاری انسانیت سوز المیے اور دانستہ قحط کے نتیجے میں انسانی بحران کی شدت پر تبصرہ تھا۔ بیان میں واضح کیا گیا کہ اقوام متحدہ کئی ماہ سے غزہ میں اس بدترین قحط کے نتائج سے دنیا کو خبردار کرتی آ رہی ہے، مگر آج صورت حال یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ فلسطینی عوام فاقہ کشی پر مجبور ہیں اور جیسے ہی وہ اپنے بچوں کے لیے غذا لینے نکلتے ہیں تو ان پر گولیاں برسا دی جاتی ہیں۔ انروا نے زور دے کر کہا کہ یہ حالت اب مزید نہیں چل سکتی۔ عالمی برادری کو فوری طور پر سیاسی فیصلہ کرنا ہو گا کہ غزہ کی تمام گزرگاہیں بغیر کسی شرط کے کھولی جائیں تاکہ امداد پہنچائی جا سکے۔ بیان کے اختتام پر 'انروا' نے زور دیا کہ اقوام متحدہ اور اس کے شراکت دار اداروں کو فوری طور پر اپنی امدادی سرگرمیاں بلا روک ٹوک جاری رکھنے کی اجازت دی جائے تاکہ اس ہولناک انسانی المیے کو روکا جا سکے۔ قابض اسرائیل کی جانب سے دانستہ قحط، انسانی امداد کی بندش اور خوراک لینے والے شہریوں پر براہ راست فائرنگ جیسے اقدامات نہ صرف بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی ہیں بلکہ یہ اس درندگی کی جھلکیاں ہیں جس کا فلسطینی عوام روزانہ کی بنیاد پر سامنا کر رہے ہیں۔ بے گناہ شہری، خصوصاً بچے، خواتین اور بزرگ، ایک طرف بھوک سے بلک رہے ہیں اور دوسری طرف ان پر گولیاں برسائی جا رہی ہیں۔

لبنان سے مزاحمتی ہتھیار چھیننے کا فیصلہ اسرائیل کو کھلی چھوٹ دینے کے مترادف: حزب اللہ

بیروت: لبنانی مزاحمتی تنظیم حزب اللہ نے اپنے ایک سخت ردعمل میں لبنانی حکومت کے اُس فیصلے کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے جس کے تحت مزاحمتی قوتوں کو غیر مسلح کرنے کی راہ ہموار کی جا رہی ہے۔ حزب اللہ کے مطابق یہ فیصلہ درحقیقت قابض اسرائیل کے اُس خواب کو پورا کر رہا ہے جسے وہ اپنی عسکری جارحیت کے باوجود حاصل نہ کر سکا۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ لبنانی حکومت نے ایک سنگین غلطی کا ارتکاب کیا ہے، کیونکہ یہ اقدام لبنان کی مزاحمتی قوتوں کو غیر مسلح کر کے اسے اسرائیلی اور امریکی جارحیت کے سامنے کمزور اور ناتواں بنا دیتا ہے۔

حزب اللہ کے مطابق یہ فیصلہ ایک صریح آئینی خلاف ورزی ہے، جو نہ صرف لبنانی حکومت کے وزارتی بیان کے منافی ہے بلکہ اس سے طائف معاہدے کے تحت قومی وحدت اور آزادی کی جدوجہد کو بھی شدید نقصان پہنچتا ہے۔ حزب اللہ نے وضاحت کی کہ وزارتی بیان کی شق نمبر پانچ میں واضح طور پر حکومت کو اس بات کا پابند کیا گیا تھا کہ وہ قابض اسرائیلی فوج کے قبضے سے تمام لبنانی علاقوں کی آزادی کے لیے ضروری اقدامات کرے، اور یہ کام صرف ریاستی قوتوں، خصوصاً لبنانی فوج کے ذریعے انجام دیا جائے۔

بیان میں کہا گیا کہ لبنان کی سلامتی کو برقرار رکھنے کے لیے مزاحمت کا وجود ناگزیر ہے۔ مزاحمتی قوتیں لبنانی قوت کا حصہ ہیں، اور انہیں طاقتور بنانا، لبنانی فوج کو اسلحے سے لیس کرنا اور دشمن قابض اسرائیل سے سرزمین کا دفاع کرنا ایک ناگزیر قومی ضرورت ہے۔

حزب اللہ نے اس فیصلے کے پس منظر میں امریکہ کے ایلچی بَراک کے دباؤ کو براہِ راست ذمہ دار قرار دیا، جس کا ذکر وزراء کے اجلاس میں بھی سامنے آیا۔ صدر سلام نے خود اس بات کا اعتراف کیا کہ امریکی دستاویز پر بحث اگلے جمعرات کو مکمل کی جائے گی، اور لبنانی فوج کو سال کے اختتام تک ایک عملی منصوبہ تیار کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے جس کے تحت تمام اسلحہ محدود کر دیا جائے گا۔

حزب اللہ کا کہنا تھا کہ یہ فیصلہ قابض اسرائیل کے مفاد میں ہے اور اس سے لبنان کو دشمن کے سامنے مکمل طور پر غیر مسلح کر کے کھلا چھوڑ دیا گیا ہے، جو کسی بھی خطرے کو روکنے کی صلاحیت سے محروم ہو گا۔

بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ حکومت نے لبنانی صدر جنرل جوزف عون کی طرف سے دی گئی قومی سیکیورٹی حکمتِ عملی کی تجاویز کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔ حزب اللہ اور تحریک امل کے وزراء کا اجلاس سے واک آؤٹ کرنا نہ صرف اس فیصلے کو مسترد کرنے کا اظہار ہے بلکہ لبنانی عوام، مختلف طبقات، مسالک، علاقوں اور جماعتوں کی جانب سے اس فیصلے کو ناقابل قبول قرار دینے کا نمائندہ عمل بھی ہے۔

حزب اللہ نے واضح کیا کہ امریکہ کی تابعداری اور قابض اسرائیل کی مرضی کے مطابق لبنان کو زیرِ نگیں لانے کی کوئی بھی کوشش لبنانی خودمختاری کو مٹا دینے کے مترادف ہے۔ اس فیصلے کے بعد قابض اسرائیل کو لبنان کے جغرافیہ، سکیورٹی، سیاست اور قومی وجود کے ساتھ کھیلنے کا کھلا موقع فراہم کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ حزب اللہ اس فیصلے کو تسلیم نہیں کرتا اور اسے موجود ہی نہیں سمجھتا۔

بیان کے اختتام پر حزب اللہ نے کہا کہ ہم مکالمے، اسرائیلی جارحیت کے خاتمے، سرزمین کی آزادی، قیدیوں کی رہائی، ریاست کی تعمیر اور حملے سے تباہ شدہ علاقوں کی بحالی کے لیے تیار ہیں، مگر یہ سب اس وقت ممکن ہو گا جب دشمن قابض اسرائیل بھی معاہدے کی شرائط کو پورا کرے۔

آخر میں حزب اللہ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی اولین ترجیح کے طور پر قابض اسرائیل کے تسلط سے تمام لبنانی سرزمین کی آزادی کے لیے وہ تمام ضروری اقدامات کرے جیسا کہ اس نے اپنے وزارتی بیان میں وعدہ کیا تھا۔

غزہ میں 14 ہزار 800 مریض موت و زیست کی کشمکش میں، فوری طبی انخلاء کی ضرورت: عالمی ادارہ صحت

غزہ: عالمی ادارۂ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے سربراہ ٹیڈروس اڈہانوم گیبریسوس نے خبردار کیا ہے کہ غزہ میں 14 ہزار 800 سے زائد مریض ایسے ہیں جنہیں فوری طور پر خصوصی طبی نگہداشت کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے عالمی برادری پر زور دیا کہ ان مریضوں کے طبی انخلاء کو ہر ممکن طریقے سے فوری یقینی بنایا جائے۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر جاری کردہ بیان میں گیبریسوس نے بتایا کہ عالمی ادارۂ صحت نے بدھ کی صبح غزہ سے 15 شدید علیل بچوں اور ان کے 42 قریبی عزیزوں کو اردن منتقل کرنے میں مدد فراہم کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ "غزہ میں اب بھی 14 ہزار 800 سے زیادہ افراد ایسے ہیں جنہیں خصوصی طبی توجہ کی سخت ضرورت ہے۔ ہم تمام ممالک سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری اقدامات کریں تاکہ ان مریضوں کو انخلاء کی سہولت دی جا سکے اور ان کی جان بچائی جا سکے۔"

یہ اعداد و شمار ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب قابض اسرائیل نے 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ میں فلسطینی عوام کے خلاف بدترین نسل کشی کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ نہ صرف گھروں، ہسپتالوں، سکولوں اور پناہ گاہوں کو بمباری کا نشانہ بنایا جا رہا ہے بلکہ 2 مارچ کو قابض اسرائیلی حکومت نے غزہ کی تمام گزرگاہیں بند کر کے طبی، انسانی اور غذائی امداد کی ترسیل پر بھی مکمل پابندی عائد کر دی۔ اس سفاکانہ اور انسانیت سوز اقدام کے نتیجے میں غزہ میں قحط کی صورتحال بدترین شکل اختیار کر چکی ہے۔ معصوم بچوں، زخمیوں، بیماروں اور خواتین کو علاج، دوا اور خوراک سے محروم کر کے اجتماعی سزاء کے طور پر جان بوجھ کر موت کے دہانے پر دھکیلا جا رہا ہے۔

مفتیٔ بیت المقدس کی جبری بے دخلی، قابض اسرائیل کی مذہبی دہشت گردی ہے: حماس

مقبوضہ بیت المقدس: اسلامی تحریک مزاحمت حماس نے قابض اسرائیلی حکام کی جانب سے مفتیٔ اعظم القدس و فلسطین الشیخ محمد حسین کو مسجد اقصیٰ سے جبری طور پر چھ ماہ کے لیے بے دخل کرنے کے فیصلے کو صریحاً ایک قابضانہ، انتقامی اور ظالمانہ اقدام قرار دیا ہے۔ بدھ کے روز مرکز اطلاعات فلسطین کو موصول ہونے والے بیان میں حماس نے اس فیصلے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ قابض اسرائیل اس وقت مسجد اقصیٰ پر مکمل کنٹرول قائم کرنے کے خطرناک منصوبے پر عمل پیرا ہے۔ یہ فیصلہ اسی تسلسل کا حصہ ہے، جس کے ذریعے مسجد اقصیٰ کے خطباء، آئمہ، اور خادمین کو گرفتار کیا جا رہا ہے، انہیں ہراساں کیا جا رہا ہے یا ان پر جبری پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں۔

حماس نے واضح کیا کہ یہ اقدام نہ صرف مذہبی آزادیوں پر حملہ ہے بلکہ قبلہ اول کی حرمت پر کھلی یلغار ہے، جسے امت مسلمہ کسی صورت برداشت نہیں کر سکتی۔

بیان میں حماس نے عرب لیگ، اسلامی تعاون تنظیم اور عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر اس خطرناک اقدام کا نوٹس لیں اور قابض اسرائیل کی طرف سے مسجد اقصیٰ اور دیگر اسلامی و عیسائی مقدسات کے خلاف جاری خطرناک اور تیز تر "یہودیانے" کی سازش کو روکنے کے لیے عملی اور فوری اقدامات کریں۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ مسجد اقصیٰ ایک مقدس اسلامی مقام ہے، جو صرف فلسطینیوں کا ہی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کا اثاثہ ہے۔ اس پر قابض دشمن کی یلغار اور مسلسل پامالی، ایک عالمگیر دینی و قومی المیہ ہے۔ حماس نے اس اقدام کے پیچھے کارفرما سوچ کو بے نقاب کرتے ہوئے کہا کہ قابض اسرائیلی حکومت اور اس کے شدت پسند صہیونی آبادکار ایک ایسے فاشسٹ منصوبے پر عمل پیرا ہیں جس کا مقصد مسجد اقصیٰ کی شناخت، تاریخ اور اسلامی تشخص کو مٹا دینا ہے۔ اسی دوران قابض اسرائیلی پولیس نے آج بدھ کے روز باقاعدہ حکم نامہ جاری کیا ہے جس کے تحت مفتیٔ اعظم شیخ محمد حسین کو مسجد اقصیٰ سے چھ ماہ کے لیے جبری طور پر دور رہنے کا پابند کیا گیا ہے۔ القدس گورنری نے اپنی فیس بک پوسٹ میں بتایا کہ ابتدائی طور پر آٹھ دن کی عارضی پابندی کے بعد اب قابض پولیس کے بیت المقدس ریجن کے سربراہ امیر ارزانی نے اس فیصلے کو مستقل بنا دیا ہے، جس کے تحت شیخ محمد حسین کو مسجد اقصیٰ سے چھ ماہ تک دور رکھا جائے گا۔

دنیا بھر میں غزہ کے حق میں آوازیں، حماس کی عالمی تحریک کو تیز کرنے کی اپیل

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے دنیا بھر میں غزہ کی مظلوم عوام کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے لیے جاری عوامی مظاہروں، ریلیوں اور احتجاجی سرگرمیوں کو سراہا ہے۔ ان مظاہروں کا مقصد قابض اسرائیل کی جانب سے جاری نسل کشی، قحط پھیلانے کی دانستہ پالیسی اور بچوں و عورتوں کے خلاف صہیونازی دہشت گردی کو مسترد کرنا ہے۔

بدھ کے روز مرکز اطلاعات فلسطین کو موصول ہونے والے ایک بیان میں حماس نے عالمی برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ احتجاجی دباؤ میں مزید شدت لائے، خصوصاً جمعہ، ہفتہ اور اتوار (8، 9 اور 10 اگست) کو تمام شہروں، چوراہوں، عوامی مقامات پر مظاہروں کا انعقاد کیا جائے اور یہ سلسلہ آئندہ دنوں تک بڑھایا جائے۔

بیان میں زور دیا گیا ہے کہ اسرائیلی، امریکی اور دیگران سفارت خانوں کے سامنے مظاہرے اور دھرنے منعقد کیے جائیں جو قابض اسرائیل کی حمایت میں پیش پیش ہیں، تاکہ عالمی سطح پر ایسا دباؤ پیدا کیا جا سکے جو غزہ کی ناکہ بندی کے خاتمے اور فوری انسانی امداد کی ترسیل کا ذریعہ بنے۔

حماس نے عالمی برادری کے ضمیر کو جھنجھوڑتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قتل عام، بمباری اور بھوک کے اس سامراجی کھیل پر اپنی خاموشی توڑے جو اس وقت غزہ کے 20 لاکھ سے زائد مظلوم فلسطینیوں پر مسلط ہے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ جب تک غزہ کی ناکہ بندی ختم نہیں ہوتی، جب تک تمام راستے اور گزرگاہیں نہیں کھلتیں، جب تک بمباری اور جارحیت بند نہیں ہوتی، تب تک دنیا کے ہر ملک، ہر شہر، ہر چوک، ہر عدالت، ہر فورم پر مظلوم فلسطینیوں کے حق میں یہ صدائے احتجاج بلند ہونی چاہیے۔ حماس نے واضح کیا ہے کہ یہ عالمی بیداری صرف فلسطینیوں کے لیے نہیں بلکہ انسانیت، آزادی، وقار اور عدل کے لیے ایک عالمگیر جدوجہد ہے۔

غزہ میں بچوں کو بھوکا پیاسا رکھنے کے گھناؤنے اسرائیلی جنگی جرم کے سماجی اثرات

غزہ: غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کی جانب سے مسلسل ڈیڑھ دہائی سے زیادہ عرصے سے جاری محاصرہ، فلسطینی زندگی کو ایک بدترین قید خانے میں بدل چکا ہے۔ معاشی، سماجی اور انسانی سطح پر زندگی مفلوج ہو چکی ہے۔ 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والی نسل کش جنگ نے اس صورتحال کو مزید ابتر کر دیا ہے۔ اب حالت یہ ہے کہ غزہ کے دس لاکھ سے زائد بچے شدید غذائی قلت، بیماری، غربت اور خوف کے سایے میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

یہ قحط صرف خوراک کی قلت کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ ایک ہمہ جہت انسانی بحران ہے، جو معاشی بدحالی، صحت کی سہولیات کی تباہی اور نفسیاتی و سماجی زوال کا مجموعہ ہے۔ قابض اسرائیل نے گذشتہ برس سے غزہ کی سرحدی گزرگاہیں بند کر رکھی ہیں اور خوراک، دوا اور ایندھن کے داخلے پر سخت ترین پابندیاں لگا دی ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ پوری غزہ پٹی ایک کھلی جیل میں تبدیل ہو چکی ہے، جہاں کے باسی بھوک، افلاس اور یاسیت کی دلدل میں دھنس چکے ہیں۔ یہ رپورٹ بھوک سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے طبقے یعنی بچوں کی حالت زار کو اجاگر کرنے کے لیے تیار کی گئی ہے۔

اول: محاصرہ اور گزرگاہوں کی بندش: کبھی زندگی سے بھرپور بستیوں کا مرکز کہلانے والی غزہ آج ایسی اندوہناک داستان بن چکی ہے جس کا ہر صفحہ اذیت سے بھرا ہے۔ قابض اسرائیل کا سنہ 2007ء سے نافذ کردہ محاصرہ محض راستوں کی بندش نہیں بلکہ یہ فلسطینی عوام کے خلاف اجتماعی سزا کا ایک بھیانک نمونہ سنہ 2023ء میں قابض اسرائیل کی جانب سے شروع کی گئی تازہ ترین جارحیت نے حالات کو ناقابل تصور حد تک بگاڑ دیا۔ اشیائے خورونوش نایاب ہو چکی ہیں، ادویات ختم ہو چکی ہیں، تعلیم اور صحت کی سہولیات تقریباً مفقود ہو چکی ہیں۔

غزہ کی آبادی 23 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے، جن میں نصف سے زیادہ بچے ہیں۔ وہ بچے جنہیں تعلیم، کھیل اور سکون کی فضا میں پرورش پانا چاہیے تھا، آج بھوک، بیماری اور خوف کے سائے میں پل رہے ہیں۔ ہر بار جب قابض اسرائیل گزرگاہیں بند کرتا ہے، بحران شدت اختیار کرتا ہے۔ بجلی کا مکمل بلیک آؤٹ، ایندھن کی عدم دستیابی اور طبی سہولیات کی ناکامی نے زندگی کو مزید اذیت ناک بنا دیا ہے۔

کرم ابو سالم کی گزرگاہ جو غزہ کی زندگی کی واحد شہ رگ سمجھی جاتی ہے سنہ 2024ء کے وسط سے تقریباً مکمل بندش کا شکار ہے۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی امور (OCHA) کے مطابق، اشیائے خورونوش اور ادویات کی آمد 15 فیصد سے بھی کم سطح پر پہنچ چکی ہے۔ ایندھن کی قلت کے باعث ہسپتالوں، پانی کی پمپنگ، صفائی اور بلدیاتی نظام مفلوج ہو چکا ہے۔ عالمی ادارہ خوراک (WFP) کے مطابق، فروری سنہ 2025ء میں غزہ میں انتہائی غربت کی شرح 60 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔

خوراک اور دوا کی قیمتوں میں 120 سے 1000 فیصد تک کا اضافہ ہوا، جس کے باعث عام خاندان اپنی بنیادی ضروریات بھی پوری نہیں کر پا رہے۔ بے روزگاری 65 فیصد سے تجاوز کر چکی ہے۔ بنجمن نیتن یاہو کی سرکردگی میں قابض اسرائیل کی فوج نے غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن کے مراکز کو موت کے جال بنا دیا، جہاں 1500 سے زائد فلسطینی خوراک لینے کے دوران قتل کر دیے گئے۔ 90 فیصد سے زائد بچے غذائی قلت کا شکار ہیں۔ وزن میں کمی، چہرے کی زردی، قد میں کمی، قوت مدافعت کی کمزوری، خون کی شدید کمی اور بال جھڑنے جیسے اثرات عام ہیں۔ کئی بچے کواشیورکور اور مارازمس جیسی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ متبادل دودھ دستیاب نہیں، قیمتیں آسمان کو چھو رہی ہیں۔ نومولود بچوں میں اموات کی شرح خوفناک حد تک بڑھ چکی ہے۔ مائیں خود بھی غذائی قلت کا شکار ہونے کے باعث اپنے بچوں کو دودھ پلانے کے قابل نہیں رہیں۔

ہسپتالوں کی فعالیت 20 فیصد سے بھی کم رہ گئی ہے۔ پانچ سال سے کم عمر بچوں کی اموات میں 45 فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔ دوا، خاص طور پر اینٹی بایوٹکس اور سپلیمنٹس کی شدید قلت ہے۔ پینے کے پانی کی قلت، گندگی، انفرااسٹرکچر کی تباہی اور صفائی کے نظام کی ناکامی نے بچوں کو وباؤں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے۔ غزہ کے بچے خوف اور اضطراب میں مبتلا ہیں۔ بڑی تعداد میں بچے شدید ڈپریشن، گوشہ نشینی اور PTSD کا شکار ہو رہے ہیں۔ پانچ سال سے کم عمر بچے ذہنی اور لسانی نشوونما میں تاخیر کا شکار ہو رہے ہیں۔ 2 فیصد بچے روزانہ بھوکے سوتے 68 فیصد خاندانوں کو صرف ایک وقت کا کھانا یا اس سے بھی کم میسر ہے۔ 34 فیصد بچے شدید غذائی قلت میں مبتلا ہیں۔ جنوری سنہ 2024ء سے اب تک 1700 سے زائد بچوں کی اموات صرف بھوک اور علاج کی عدم فراہمی کی وجہ سے ہو چکی ہیں۔ مرکز اطلاعات فلسطین پوری دنیا سے اپیل کرتا ہے کہ غزہ میں بچوں کے خلاف ہونے والے اس اجتماعی قتل عام کو فوری طور پر روکنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جائیں۔ بچوں، حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والی ماؤں کے لیے غذائی پروگراموں کو مالی امداد فراہم کی جائے۔ بچوں کا متبادل دودھ، ضروری ادویات اور غذائی سپلیمنٹس وافر مقدار میں مہیا کیے جائیں۔ ہسپتالوں کو ایندھن اور طبی سامان کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔ نفسیاتی و سماجی بحالی کے پروگرام شروع کیے جائیں۔ بچوں کے تحفظ سے متعلق عالمی قوانین پر مکمل عملدرآمد کرایا جائے۔

غزہ میں بچپن دم توڑ رہا ہے۔ نہ صرف آج کے بچے بلکہ آنے والی نسلیں اس قحط، بیماری، خوف اور محرومی کا خمیازہ بھگتیں گی۔ دنیا اگر خاموش رہی تو یہ خاموشی انسانیت کے خلاف ایک جرم بن جائے گی۔ غزہ کے بچوں کی زندگیوں کو بچانا اب صرف فلسطینیوں کی نہیں، پوری انسانیت کی ذمہ داری ہے۔ یہ وقت ہے کہ دنیا کھڑے ہو کر کہے: بس بہت ہو چکا۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی۔ 42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔ میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔